سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2013

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2013

(جمعۃ المبارک29۔نومبر، سوموار2، منگل3، بدھ4،
جمعرات5، جمعۃ المبارک6۔دسمبر2013)

(یوم الجمع24، یوم الاثنین27، یوم الثلاثہ28، یوم الاربعاء29 محرم الحرام،
یوم الخمیس، یکم یوم الجمع2۔صفر المظفر1435ھ)

سولھویں اسمبلی: پانچواں اجلاس

جلد5(حصہ اوّل): شمارہ جات : 1تا6

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

پانچواں اجلاس

جمعتہ المبارک،29۔نومبر2013

جلد 5 : شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	-----------	1
2۔	ایجنڈا	-----------	3
3۔	ایوان کے عہدے دار	-----------	5
4۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	-----------	9
5۔	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	10
6۔	چیئرمینوں کا پینل	-----------	11

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	حلف		
7۔	نو منتخب ممبران اسمبلی کا حلف	------------	11
	تعزیت		
8۔	پشاور چرچ میں بم دھماکے میں جاں بحق ہونے والے مسیحیوں کے لئے ایک منٹ کی خاموشی، بلوچستان زلزلے، سانحہ راولپنڈی میں شہید ہونے والوں، جناب جاوید انصاری، ایم پی اے کے بھائی اور ڈاکٹر صلاح الدین، ایم پی اے کے والد محترم کے لئے دعائے مغفرت	------------	12
	سوالات (محکمہ جات صنعت، تجارت و سرمایہ کاری)		
9۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	------------	18
10۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	------------	50
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)		
11۔	مجلس خصوصی نمبر1 کے مسودات قوانین کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا	------------	56
	تحاریک استحقاق		
12۔	اے سی شکر گڑھ اور ڈی سی او نارووال کا معزز ممبر کے ساتھ ہتک آمیز رویہ	------------	57
	تحاریک التوائے کار		
13۔	پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد کو پی ایم ڈی سی کی منظوری کے بغیر چلایا جانا (---جاری)	------------	60
14۔	دریائے راوی لاہور میں زہریلا پانی اور کوڑا کرکٹ ڈالنے سے زیر زمین پانی بھی زہریلا ہونے کا خدشہ (---جاری)	------------	62
15۔	لاہور میں متروکہ وقف (ہندو اوقاف) کی سینکڑوں کنال اراضی خلاف قانون و پالیسی ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی کے نام منتقل (---جاری)	------------	63
16۔	پنجاب میں ہیپاٹائٹس کے مرض میں مسلسل اضافہ (---جاری)	------------	66

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
17۔	پنجاب میں لاکھوں گاڑی مالکان قیمت ادا کرنے کے باوجود نمبر پلیٹوں سے محروم (۔۔۔جاری)	------------	67
18۔	جوزف کالونی بادامی باغ لاہور کے متاثرہ افراد کا امدادی چیک نہ ملنے پر شدید احتجاج (۔۔۔جاری)	------------	68
19۔	پنجاب کے ادارہ صحت میں متعدی بیماریوں اور سانپ کے کاٹے کے علاج کے لئے ادویات کی عدم دستیابی (۔۔۔جاری)	------------	69
20۔	ٹوبہ ٹیک سنگھ کے مین بازار میں سینکڑوں چھابڑی فروش اور ریڑھی بانوں کو بغیر پیشگی نوٹس کے بے دخل کرنے سے پریشانی کا سامنا (۔۔۔جاری)	------------	70
21۔	مین بازار ٹوبہ ٹیک سنگھ کے دکانداروں کا ٹی ایم اے کے عملہ سے ساز باز کر کے سینکڑوں چھابڑی فروشوں کو بے دخل کرنا (۔۔۔جاری)	------------	71
22۔	ضلع میانوالی کے حلقہ پی پی۔46 کے قصبہ علووالی کی سڑکوں اور قابل کاشت رقبہ کو مون سون کی بارشوں اور دریائے سندھ کے سیلابی ریلے سے بچانے کے لئے دفاعی بند تعمیر کرنے کا مطالبہ (۔۔۔جاری)	------------	71
23۔	تحصیل شکر گڑھ میں واقع نور کوٹ قلعہ احمد آباد سے گزرنے والے نالہ کی خستہ حال پل کی ہنگامی بنیادوں پر مرمت کا مطالبہ (۔۔۔جاری)	------------	72
24۔	صوبہ میں چکن کے گوشت اور انڈوں کی قیمتوں میں مزید اضافہ (۔۔۔جاری)	------------	73
	رپورٹ (میعاد میں توسیع)		
25۔	تحریک استحقاق نمبر6/13 کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	------------	74
	پوائنٹ آف آرڈر		
26۔	سانحہ راولپنڈی پر دیئے گئے توجہ دلاؤ نوٹس پر بات کرنے کا مطالبہ	------------	75
	سرکاری کارروائی		
	ہنگامی قوانین (جو پیش ہوئے)		
27۔	ہنگامی قانون (ترمیم) لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی مجریہ 2013	------------	85

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
28۔	ہنگامی قانون شفافیت اور حق رسائی معلومات پنجاب مجریہ2013 ------------	85
29۔	ہنگامی قانون(ترمیم)سوشل سکیورٹی صوبائی ملازمین مجریہ2013 ------------	86
30۔	ہنگامی قانون(ترمیم)مقامی حکومت پنجاب مجریہ2013 ------------	87
31۔	ہنگامی قانون(دوسری ترمیم)مقامی حکومت پنجاب مجریہ2013 ------------	87
32۔	ہنگامی قانون(تیسری ترمیم)مقامی حکومت پنجاب مجریہ2013 ------------	88
33۔	ہنگامی قانون(چوتھی ترمیم)مقامی حکومت پنجاب مجریہ2013 ------------	88
	سوموار،2۔دسمبر2013	
	جلد 5:شمارہ 2	
34۔	ایجنڈا ------------	91
35۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ ------------	95
36۔	نعت رسول مقبولﷺ ------------	96
	حلف	
37۔	نومنتخب خاتون ممبر اسمبلی کا حلف ------------	97
	سوالات(محکمہ سکولزایجوکیشن)	
38۔	نشان زدہ سوالات اوراُن کے جوابات ------------	98
39۔	نشان زدہ سوالات اوراُن کے جوابات(جوایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	128
	پوائنٹ آف آرڈر	
40۔	انتظامیہ کی غفلت کی وجہ سے شیخ زید ہسپتال کے سامنے گھنٹوں ٹریفک بلاک ہونے سے مریضوں،طلباء اور مسافروں کو پریشانی کا سامنا ------------	144
	توجہ دلاؤنوٹس	
41۔	گجرات:دہشت گردوں کے ہاتھوں چھ افراد کے قتل کی تفصیلات ------------	147
42۔	تھانہ شرقپور ضلع شیخوپورہ میں شہری کی پولیس تشدد سے ہلاکت ودیگر تفصیلات(۔۔۔جاری) ------------	148

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
43۔	لاہور: نامعلوم موٹر سائیکل سواروں کی فائرنگ سے وکیل کے قتل کی تفصیلات(۔۔۔جاری)	-----------	149
	تحاریک استحقاق		
44۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)	-----------	150
	تحاریک التوائے کار		
45۔	حلقہ پی پی۔222 ساہیوال کے دیہات حالیہ سیلاب سے شدید متاثر ہونے کی وجہ سے اہل علاقہ کو پریشانی کا سامنا(۔۔۔جاری)	-----------	151
46۔	نالہ لئی راولپنڈی میں ڈوبتے ہوئے شخص کو بچاتے ہوئے ڈوبنے والے شخص کی نعش کی بازیابی کا مطالبہ (۔۔۔جاری)	-----------	152
47۔	چیئرمین ہندو وقف املاک اور اس کے ممبران کا ننکانہ صاحب میں گردوارہ کی کئی ایکڑ زمین وکلاء ہاؤسنگ کالونی کے نام سے ہڑپ کرنا(۔۔۔جاری)	-----------	152
48۔	فاطمہ جناح میڈیکل کالج برائے خواتین لاہور میں خاتون کی بجائے مرد پرنسپل کی تعیناتی(۔۔۔جاری)	-----------	154
49۔	کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی لاہور کے بارہ شعبہ جات کی اسامیاں خالی ہونے کی وجہ سے عوام کو پریشانی کا سامنا(۔۔۔جاری)	-----------	59
50۔	لاہور بورڈ اور دیگر بورڈوں کے طلباء کی بہت بڑی تعداد کا لاہور کے کالجوں میں داخلہ سے محروم رہنے کا خدشہ (۔۔۔جاری)	-----------	161
51۔	سرکاری گوداموں سے گندم کے اجراء کا مطالبہ (۔۔۔جاری)	-----------	162
	سرکاری کارروائی		
	رپورٹیں (جو ایوان کی میز پر رکھی گئیں)		
52۔	حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس پر مدبندی حسابات محکمہ جنگلات برائے سال 09-2008 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا	-----------	164

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
53۔	حکومت پنجاب کی مالیاتی سٹیٹمنٹس برائے سال 2009-10 کاایوان کی میز پر رکھا جانا ------------	165
54۔	حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس پر مدبندی حسابات برائے سال 2010-11 کاایوان کی میز پر رکھا جانا ------------	165
55۔	تونسہ بیراج ایمرجنسی بحالی وجدت پراجیکٹ آئی اینڈ پی ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس پر آڈٹ رپورٹ برائے سال 2010-11 کاایوان کی میز پر رکھا جانا ------------	166
56۔	محکمہ (ورکس) سی اینڈ ڈبلیو، ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای، آئی اینڈ پی اور پی اینڈ ڈی حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس پر آڈٹ رپورٹس برائے سال 2011-12 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا ------------	166
57۔	کمرشل آڈٹ اینڈ ایویلیوایشن (پبلک سیکٹر انٹرپرائزز) حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس پر آڈٹ رپورٹ برائے سال 2011-12 کاایوان کی میز پر رکھا جانا ------------	167
58۔	خشک سالی بحالی معاونتی پروگرام پراجیکٹ (DRAPP) پنجاب، حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس پر آڈٹ رپورٹ برائے سال 2010-11 کاایوان کی میز پر رکھا جانا ------------	168
59۔	حکومت پنجاب کے مالیاتی گوشوارے برائے سال 2010-11 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا ------------	168
60۔	حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس پر مدبندی حسابات برائے سال 2011-12 کاایوان کی میز پر رکھا جانا ------------	169
61۔	حکومت پنجاب کی مالیاتی سٹیٹمنٹس رپورٹ برائے سال 2011-12 کاایوان کی میز پر رکھا جانا ------------	169
62۔	حکومت پنجاب (ورکس ڈیپارٹمنٹ) کے اکاؤنٹس پر آڈٹ رپورٹ برائے سال 2012-13 کاایوان کی میز پر رکھا جانا ------------	170

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
63۔	انصاف تک رسائی پروگرام (سول ورکس اینڈ سافٹ ریفارمز کمپونٹس) محکمہ جات سی اینڈ ڈبلیو، داخلہ، قانون و پارلیمانی امور اینڈ پبلک پراسیکیوشن کی سپیشل آڈٹ رپورٹ کا ایوان کی میز پر رکھا جانا ------------	170
64۔	ڈومیلی ڈیم ضلع جہلم کی تعمیر پر آئی اینڈ پی ڈیپارٹمنٹ کی پراجیکٹ آڈٹ رپورٹ کا ایوان کی میز پر رکھا جانا ------------	171
65۔	کورم کی نشاندہی ------------	172
	منگل، 3۔دسمبر 2013	
	جلد 5: شمارہ 3	
66۔	ایجنڈا ------------	174
67۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	176
68۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	177
	سوالات (محکمہ صحت)	
69۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	178
70۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	216
71۔	ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت ------------	240
	پوائنٹ آف آرڈر	
72۔	سوالات کی کاپی ایوان میں ایک دن قبل تقسیم کرنے کا مطالبہ ------------	259
	تحاریک التوائے کار	
73۔	پنجاب کے تعلیمی اداروں کی ناقص کارکردگی سے طلباء کے والدین کو پریشانی کا سامنا (---جاری) ------------	260
74۔	سرکاری کالجوں کے گرتے ہوئے معیار تعلیم کو بہتر بنانے کے لئے اساتذہ کو واضح ٹارگٹ دینے کا مطالبہ (---جاری) ------------	262

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
75۔	گورنمنٹ بوائز ہائی سکول چک نمبر 69ر۔ب گھسیٹ پورہ فیصل آباد میں حالیہ بارشوں کا پانی داخل ہونے سے قیمتی سامان کا زیاں (۔۔۔جاری) ------------	263
76۔	پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں انجیو گرافی کی مشینیں خراب ہونے سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا (۔۔۔جاری) ------------	264
77۔	محکمہ لیبر کی عدم دلچسپی اور سیفٹی آلات کی عدم دستیابی کی وجہ سے فیکٹریوں کی تعداد میں خطرناک حد تک اضافہ (۔۔۔جاری) ------------	264
78۔	صوبہ میں ڈینگی وائرس کے مریضوں میں تیزی سے اضافہ کی وجہ سے عوام کو پریشانی کا سامنا (۔۔۔جاری) ------------	266
79۔	پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی جماعت نہم کی انگریزی کی کتاب میں دو جانثاران وطن "نشان حیدر" کا اعزاز پانے والوں کا نام خارج کئے جانے کا انکشاف (۔۔۔جاری) ------------	267
80۔	ڈی سی او کی اسامی پر گریڈ۔17 کے آفیسر کی تعیناتی سے عوام الناس کو پریشانی کا سامنا (۔۔۔جاری) ------------	267
81۔	نہر مرالہ راوی لنک میں ڈسکہ کے مقام پر محکمہ کی ملی بھگت سے کٹ لگانے سے کسان پانی سے یکسر محروم (۔۔۔جاری) ------------	268
82۔	گورنمنٹ چوبرجی گارڈنز اسٹیٹ ملتان روڈ لاہور کے کوارٹروں کے درمیان چھوٹے پارکس کو ختم کرنے کی تجویز سے رہائشیوں کو پریشانی کا سامنا (۔۔۔جاری) ------------	269
83۔	لاہور میں آٹے اور سبزیوں کی قیمتوں میں مسلسل اضافے سے شہریوں کو پریشانی کا سامنا (۔۔۔جاری) ------------	270
84۔	گورنمنٹ کالج برائے خواتین مدینہ ٹاؤن فیصل آباد کو اپ گریڈ کرنے کے ساتھ ساتھ فیسوں میں بھی کئی گنا اضافہ ------------	272
	پوائنٹ آف آرڈر	
85۔	معزز ممبران اسمبلی کو رہائش فراہم کرنے کا مطالبہ ------------	274

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	قرار دادیں (مفادِ عامہ سے متعلق)	
86۔	کراچی میں ایکسپریس نیوز کے دفتر پر حملے کی مذمت ------------	278
87۔	اخبارات میں شائع ہونے والی قرآنی آیات کو محفوظ کرنے کا مطالبہ ------------	280
88۔	ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز کالج جھنگ کو یونیورسٹی کا درجہ دینے اور اس کا نام میاں محمد شریف کے نام سے موسوم کرنا ------------	284
89۔	سیمنٹ کی قیمت کم کرنے کے لئے فیکٹریز کے کارٹل کے خاتمے کا مطالبہ ------------	285
90۔	صوبہ میں قیدی شادی شدہ خواتین کو جیل میں اپنے خاوندوں سے ملاقات کی اجازت کا مطالبہ ------------	288
91۔	فیصل آباد کے صنعتی اداروں کے آلودہ پانی کو سمندری ڈرین میں گرنے سے روکنے اور ٹریٹمنٹ پلانٹ لگانے کا مطالبہ ------------	289
	بدھ،4۔دسمبر2013	
	جلد 5 :شمارہ 4	
92۔	ایجنڈا ------------	294
93۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	296
94۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	297
	سوالات (محکمہ جات مال و کالونیز)	
95۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	298
96۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	331
	پوائنٹ آف آرڈر	
97۔	پاکستان میں کرپشن میں کمی کے حوالے سے ٹرانسپیرنسی انٹرنیشنل کی رپورٹ پر پاکستانی قوم کو مبارکباد کا پیش کیا جانا ------------	347
	تحاریک استحقاق	
98۔	چوکی کھیانہ تھانہ صدر جھنگ کے انچارج کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ ہتک آمیز روّیہ ------------	354

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تحاریک التوائے کار	
99۔	لاہور میں نام نہاد حکماء کا ہربل اور یونانی ادویات کی آڑ میں Steroids ملی ادویات کا فروخت کرنا ------------	359
100۔	لاہور میں مفکر پاکستان علامہ اقبال کا مسکن کھنڈر میں تبدیل ------------	361
	سرکاری کارروائی	
	رپورٹیں (جو ایوان کی میز پر رکھی گئیں)	
101۔	ڈھارابی ڈیم، ضلع چکوال کی تعمیر پر آئی اینڈ پی ڈیپارٹمنٹ کی پراجیکٹ آڈٹ رپورٹ کا ایوان کی میز پر رکھا جانا ------------	366
102۔	روٹ پرمٹس کے اجراء اور تجدید کے ضمن میں محکمہ ٹرانسپورٹ، حکومت پنجاب کی سٹڈی رپورٹ برائے سال 10-2009 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا ------------	367
103۔	حکومت پنجاب (محکمہ جنگلات) کے اکاؤنٹس پر مدبندی حسابات برائے سال 12-2011 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا ------------	367
104۔	حکومت پنجاب کی ریونیو وصولی کے اکاؤنٹس پر آڈٹ رپورٹس برائے سال 13-2012 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا ------------	368
105۔	حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس پر آڈٹ رپورٹ برائے سال 13-2012 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا ------------	368
106۔	پنجاب پبلک سیکٹر انٹرپرائزز حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس پر آڈٹ رپورٹ برائے سال 13-2012 (کمرشل آڈٹ اینڈ ایویلیوایشن) کا ایوان کی میز پر رکھا جانا ------------	369
107۔	پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2011 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا ------------	369
108۔	محتسب پنجاب کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2011 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا ------------	370

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	بحث		
109۔	امن عامہ پر عام بحث	------------	370
110۔	کورم کی نشاندہی	------------	413
	جمعرات،5۔دسمبر2013		
	جلد 5: شمارہ 5		
111۔	ایجنڈا	------------	415
112۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	------------	417
113۔	نعت رسول مقبولﷺ	------------	418
	سوالات (محکمہ آبپاشی)		
114۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	------------	419
115۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	------------	451
	توجہ دلاؤ نوٹس		
116۔	راولپنڈی: مذہبی گروپوں کے درمیان تصادم سے 10 افراد کی ہلاکت کی تفصیلات	------------	462
117۔	ضلع فیصل آباد: موٹر سائیکل سواروں کی فائرنگ سے دو پولیس اہلکاران کی ہلاکت کی تفصیلات	------------	471
	تحاریک التوائے کار		
118۔	لاہور میں مسلم لیگ (ن) سے تعلق رکھنے والے ایم پی ایز کو ترقیاتی فنڈز کا اجراء	------------	472
119۔	گورنمنٹ انگلش میڈیم گرلز ہائی سکول "رکھ ماچھیکے" شیخوپورہ کی ہیڈ مسٹریس کا نصابی کتب کو کباڑیئے کو فروخت کرنا	------------	473
120۔	تحصیل چک جھمرہ کے رہائشی صفدر علی اعوان کی بیٹی کی ڈاکٹروں کی غفلت سے ہلاکت	------------	474

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
121۔	ملک پارک شاہدرہ لاہور میں نام نہاد ادارہ کا مفت علاج کا جھانسہ دے کر گردہ نکالنا ------------	476
122۔	ٹھوکر نیاز بیگ تا چوبرجی ملتان روڈ کی سوڈیوال تا سمن آباد توسیع نہ کرنے کی وجہ سے مسافروں، طالب علموں اور مریضوں کو پریشانی کا سامنا ------------	477
123۔	لاہور میں غازی آباد پولیس کے نجی ٹارچر سیل سے چودہ سالہ طالب علم برآمد ------------	478
124۔	لاہور، جی او آر۔IV خوشنما کے گراؤنڈ فلور کے رہائشیوں کی تجاوزات سے دیگر الاٹیوں کو مشکلات کا سامنا ------------	479
125۔	لاہور کی منڈیوں میں چین، برما، سنگاپور اور انڈیا سے خریدے گئے غیر معیاری لہسن اور ادرک سے انسانی صحت کو شدید خطرات کا خدشہ ------------	480
126۔	صوبہ کے پنشنرز عدالت عظمیٰ اور محتسب اعلیٰ پنجاب کے حکم کے باوجود پنشن میں اضافہ کی رقم سے محروم ------------	482
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
127۔	مسودہ قانون (ترمیم پہلی، دوسری، تیسری اور چوتھی) مقامی حکومت پنجاب مصدرہ 2013 کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 2 کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	483
128۔	مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی ملازمین سوشل سکیورٹی مصدرہ 2013 کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 1 کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	484
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
129۔	امن و امان پر عام بحث (۔۔۔جاری) ------------	484
	پوائنٹ آف آرڈر	
130۔	صوبہ کے پُرامن رہائشیوں کو Four Schedule سے نکالنے کا مطالبہ ------------	491

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
131۔	امن وامان پر عام بحث(۔۔۔جاری)	------------	492
	جمعۃ المبارک،6۔دسمبر2013		
	جلد 5:شمارہ 6		
132۔	ایجنڈا	------------	519
133۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	------------	521
134۔	نعت رسول مقبولﷺ	------------	522
	سوالات(محکمہ ہائرایجوکیشن)		
135۔	نشان زدہ سوالات اوراُن کے جوابات	------------	523
136۔	نشان زدہ سوالات اوراُن کے جوابات (جوایوان کی میزپررکھے گئے)	------------	566
	رپورٹ(جوپیش ہوئی)		
137۔	مسودہ قانون(ترمیم)لاہورڈویلپمنٹ اتھارٹی مصدرہ2013کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر1کی رپورٹ کاایوان میں پیش کیاجانا	------------	572
	پوائنٹ آف آرڈر		
138۔	بہاؤالدین ذکریایونیورسٹی کے لاہور کیمپس کواچانک بندکرنے سے ہزاروں طلباء وطالبات کوپریشانی کا سامنا	------------	573
	تعزیت		
139۔	جمہوریت کے ہیرونیلسن منڈیلاکی وفات پرمعززممبران کاکھڑے ہوکرخاموشی اختیارکرنا	------------	575
	پوائنٹ آف آرڈر		
140۔	بہاؤالدین ذکریایونیورسٹی کے لاہور کیمپس کواچانک بندکرنے سے ہزاروں طلباء وطالبات کوپریشانی کا سامنا(۔۔۔جاری)	------------	575
141۔	حالیہ الیکشن کی رزلٹس کی تصدیق کے لئے انگوٹھوں کے نشان کی تصدیق سے قبل چیئرمین نادراکوخلاف قانون برطرف کرنا	------------	578

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تحاریک استحقاق	
142۔	اے سی شکر گڑھ اور ڈی سی او نارووال کا معزز ممبر کے ساتھ ہتک آمیز رویّہ (۔۔۔جاری) ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	582
	تحاریک التوائے کار	
143۔	پنجاب میں غیر معیاری ادویات اور سپرے سے ہونے والی اموات میں مسلسل اضافہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	585
144۔	صوبہ میں محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کی جانب سے پراپرٹی ٹیکس میں پانچ گنا اضافے کی تجویز ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	586
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
145۔	امن وامان پر عام بحث (۔۔۔جاری) ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	588
146۔	انڈکس	

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(38)/2013/960. Dated: 27th November, 2013. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:-

> "In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Mohammad Sarwar,** Governor of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on Friday, 29th November, 2013 at 03:00 pm in the Provincial Assembly Chambers Lahore."

Dated Lahore, the
27th November, 2013

MOHAMMAD SARWAR
GOVERNOR OF THE PUNJAB

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،29۔نومبر2013

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات صنعت، تجارت وسرمایہ کاری)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

آرڈیننسوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1۔ آرڈیننس (ترمیم) لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2013

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2013 ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ آرڈیننس شفافیت اور حق رسائی معلومات پنجاب 2013

ایک وزیر آرڈیننس شفافیت اور حق رسائی معلومات پنجاب 2013 ایوان میں پیش کریں گے۔

3۔ آرڈیننس (ترمیم) سوشل سکیورٹی صوبائی ملازمین 2013

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) سوشل سکیورٹی صوبائی ملازمین 2013 ایوان میں پیش کریں گے۔

4۔ آرڈیننس (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2013

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2013 ایوان میں پیش کریں گے۔

5۔ آرڈیننس (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2013

ایک وزیر آرڈیننس (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2013 ایوان میں پیش کریں گے۔

6۔ آرڈیننس (تیسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2013

ایک وزیر آرڈیننس (تیسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2013 ایوان میں پیش کریں گے۔

7۔ آرڈیننس (چوتھی ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2013

ایک وزیر آرڈیننس (چوتھی ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2013 ایوان میں پیش کریں گے۔

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

1- ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	رانا محمد اقبال خان
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار شیر علی گورچانی
وزیراعلیٰ	:	میاں محمد شہباز شریف
قائد حزب اختلاف	:	میاں محمود الرشید

2- چیئرمینوں کا پینل

1-	میاں مناظر حسین رانجھا، ایم پی اے	پی پی-31
2-	ملک محمد ظہور انور، ایم پی اے	پی پی-23
3-	محترمہ صباء صادق (ایڈووکیٹ)، ایم پی اے ڈبلیو-306	
4-	جناب محمد سبطین خان، ایم پی اے	پی پی-46

3- کابینہ

1-	راجہ اشفاق سرور	:	وزیر محنت وانسانی وسائل
2-	کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ	:	وزیر تحفظ ماحول
3-	جناب شیر علی خان	:	وزیر توانائی، کانکنی ومعدنیات*
4-	جناب تنویر اسلم ملک	:	وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

* بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-10/2013 مورخہ 11-جون 2013 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (29-نومبر تا 13-دسمبر 2013) تفویض کیا گیا۔

6

5۔	جناب محمد آصف ملک	:	وزیر جنگلات، جنگلی حیات اور ماہی پروری
6۔	جناب بلال یٰسین	:	وزیر خوراک / مال و کالونیز*
7۔	رانا ثناء اللہ خان	:	وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ وزیر قانون و پارلیمانی امور*
8۔	محترمہ حمیدہ وحید الدین	:	وزیر ترقی خواتین
9۔	میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن	:	وزیر خزانہ، آبکاری و محصولات*
10۔	رانا مشہود احمد خان	:	وزیر سکول ایجوکیشن، ہائر ایجوکیشن*، امور نوجواناں* کھیلیں*، آثار قدیمہ اور سیاحت*
11۔	میاں یاور زمان	:	وزیر آبپاشی
12۔	جناب عبدالوحید چودھری	:	وزیر جیل خانہ جات، ایس اینڈ جی اے ڈی*
13۔	ملک ندیم کامران	:	وزیر زکوٰۃ و عشر
14۔	میاں عطاء محمد خان مانیکا	:	وزیر سماجی بہبود و بیت المال
15۔	ڈاکٹر فرخ جاوید	:	وزیر زراعت / صحت*
16۔	جناب آصف سعید منیس	:	وزیر خصوصی تعلیم
17۔	سید ہارون احمد سلطان بخاری	:	وزیر اوقاف و مذہبی امور
18۔	ملک محمد اقبال چنڑ	:	وزیر امداد باہمی
19۔	چودھری محمد شفیق	:	وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری
20۔	محترمہ ذکیہ شاہنواز خان	:	وزیر بہبود آبادی، انفارمیشن و کلچر*
21۔	جناب خلیل طاہر سندھو	:	وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور

7

5۔ ایڈووکیٹ جنرل

جناب مصطفیٰ رمدے

6۔ ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی	:	رائے ممتاز حسین بابر
ڈائریکٹر جنرل(پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ)	:	جناب عنایت اللہ لک

9

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا پانچواں اجلاس

جمعتہ المبارک،29۔نومبر2013

(یوم الجمع،24۔محرم الحرام1435ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز،لاہور میں شام5بج کر20منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ﴿١٣﴾
وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ ﴿١٤﴾ يَصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّينِ ﴿١٥﴾ وَمَا هُمْ
عَنْهَا بِغَائِبِينَ ﴿١٦﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الدِّينِ ﴿١٧﴾ ثُمَّ مَا أَدْرَاكَ
مَا يَوْمُ الدِّينِ ﴿١٨﴾ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا ۖ
وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلَّهِ ﴿١٩﴾

سورۃ الانفطار13 تا 19

بے شک نیکوکار نعمتوں (کی بہشت)میں ہوں گے۔ (13)اور بدکردار دوزخ میں (14)(یعنی)جزا کے دن اس میں داخل ہوں گے (15)اور اس سے چھپ نہیں سکیں گے (16)اور تمھیں کیا معلوم کہ جزا کا دن کیسا ہے؟ (17)پھر تمھیں کیا معلوم کہ جزا کا دن کیسا ہے(18) جس روز کوئی کسی کا بھلانہ کر سکے گااور حکم اس روز صرف اللہ ہی کا ہو گا(19)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبولﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضورؐ اپنے کرم کے حصار میں رکھنا
دیارِ نور کے قرب و جوار میں رکھنا
جب آپؐ اپنے غلاموں کو یاد فرمائیں
ہمیں بھی شاہِ مدینہؐ شمار میں رکھنا
جیئوں تو گنبد خضراء کے سائے میں آقاؐ
جو مر بھی جاؤں تو اپنے دیار میں رکھنا

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے:۔

1۔ میاں مناظر حسین رانجھا، ایم پی اے پی پی۔31
2۔ ملک محمد ظہور انور، ایم پی اے پی پی۔23
3۔ محترمہ صباء صادق (ایڈووکیٹ)، ایم پی اے پی پی۔306
4۔ جناب محمد سبطین خان، ایم پی اے پی پی۔46

شکریہ

حلف

نو منتخب ممبران اسمبلی کا حلف

جناب سپیکر: مجھے بتایا گیا ہے کہ نو منتخب ممبران اسمبلی جناب حماد نواز خان ٹیپو صاحب، میاں مرغوب احمد صاحب اور جناب خرم شہزاد صاحب حلف اٹھانے کے لئے چیمبر میں موجود ہیں۔ میں ان سے گزارش کروں گا کہ وہ حلف اٹھانے کے لئے اپنی اپنی نشستوں کے سامنے کھڑے ہو جائیں اور حلف اٹھانے کے بعد حلف کے رجسٹر پر دستخط ثبت فرمائیں۔

(اس مرحلہ پر نو منتخب معزز ممبران اسمبلی نے اپنی اپنی نشست کے سامنے کھڑے ہو کر حلف اٹھایا اور اس کے بعد حلف کے رجسٹر پر دستخط ثبت کئے)

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

تعزیت

پشاور چرچ میں بم دھماکے میں جاں بحق ہونے والے مسیحیوں کے لئے ایک منٹ کی خاموشی، بلوچستان زلزلے، سانحہ راولپنڈی میں شہید ہونے والوں، جناب جاوید انصاری، ایم پی اے کے بھائی اور ڈاکٹر صلاح الدین، ایم پی اے کے والد محترم کے لئے دعائے مغفرت

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! پشاور چرچ میں ہونے والے بم دھماکے میں جاں بحق مسیحیوں کے لئے ایک منٹ کی خاموشی اختیار کی جائے یا ان کے لئے دعا کی جائے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! بلوچستان میں آنے والے زلزلے میں شہید ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! راولپنڈی میں دسویں محرم کو ہونے والے سانحہ کے دوران شہید ہونے والوں کے لئے بھی دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب سپیکر: بلوچستان زلزلے، سانحہ راولپنڈی میں شہید ہونے والے، جناب جاوید انصاری ایم پی اے کے بھائی اور ڈاکٹر صلاح الدین ایم پی اے کے والد محترم کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔ پھر پشاور چرچ میں دھماکوں کے دوران ہلاک ہونے والے غیر مسلموں کے لئے ایک منٹ کی خاموشی اختیار کی جائے۔ اس کے بعد نئے منتخب ممبران اسمبلی دو دو منٹ کے لئے بات کریں گے۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! پشاور چرچ دھماکوں میں مرنے والے مسیحیوں کو ہلاک کی بجائے "شہید" کہا جائے۔

جی، آپ کی مرضی، جو آپ مناسب سمجھیں کہہ لیں۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

(اس مرحلہ پر شہداء اور مرحومین کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی)

اب ایک منٹ کے لئے کھڑے ہو کر مرحوم مسیحیوں کے لئے خاموشی اختیار کی جائے۔

(اس مرحلہ پر ہلاک ہونے والے مسیحیوں کے لئے ایوان میں موجود معزز ممبران اسمبلی نے کھڑے ہو کر ایک منٹ کی خاموشی اختیار کی)

نو منتخب ممبران اسمبلی میں سے اگر کوئی بات کرنا چاہتے ہیں تو باری باری دو دو منٹ میں اپنی بات کر لیں۔

جناب حماد نواز خان ٹیپو: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں۔۔۔

جناب سپیکر: اپنا پورا تعارف کرا دیں تاکہ سب کو پتا چل جائے۔

جناب حماد نواز خان ٹیپو: جناب سپیکر! میرا نام حماد نواز ٹیپو ہے۔ میں مظفر گڑھ شہر سے اپنی جماعت کا ایک سیاسی کارکن ہوں اور الحمد للہ مجھے فخر ہے کہ میری تیسری نسل مسلم لیگ سے وابستہ ہے۔ میں اپنے قائد محترم میاں محمد نواز شریف اور محترم میاں محمد شہباز شریف خادم پنجاب کا انتہائی مشکور اور ممنون ہوں کہ انہوں نے اس علاقے میں میرے جیسے غریب کارکن کو ٹکٹ دیا جہاں feudal lords کی حکمرانی تھی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! الحمد للہ ہم نے ہر دور میں پاکستان مسلم لیگ (ن) سے وابستہ رہنے اور وہاں کی عوام نے میری قیادت کا شکریہ ادا کرنے کے لئے مجھے کہا تو میں آپ کا اور اپنی قیادت کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میرے حلقے میں تعلیم اور صحت کے حساب سے جو پسماندگی ہے میں آپ کی وساطت سے اس کا ذکر ضرور کروں گا کہ میرے علاقے میں 1962 میں ایک انٹر کالج بنا تھا جہاں اسی عمارت میں اب ڈگری کالج ہے۔۔۔

جناب سپیکر: وہاں پر کیڈٹ کالج بھی بنے ہوئے ہیں۔

جناب حماد نواز خان ٹیپو: جناب سپیکر! نہیں، وہ پرائیویٹ ہیں۔ اسی کے ساتھ ہی میں ایک ہسپتال کا ذکر کروں گا کہ اسے بھی فنڈز فراہم کئے جائیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔ جی، میاں مرغوب صاحب!

میاں مرغوب احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! مجھے میاں مرغوب احمد کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ میں آج اپنی قیادت کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے مجھے ایک بار پھر موقع فراہم کیا اور میں آج اس معزز ایوان میں پہنچا ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں ایک سیاسی کارکن ہوں میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے میری وابستگی ہمیشہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے ساتھ ہی رہی ہے۔ مختلف اُتار چڑھاؤ آتے رہے ہیں، ڈکٹیٹرز کے دور بھی آئے لیکن پایہ استقامت میں کسی قسم کی کوئی لغزش نہ آئی۔ مجھے اس سے پہلے بھی 2008 کے انتخابات میں میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف نے ممبر قومی اسمبلی کے لئے ٹکٹ دیا تھا۔ میں نے پچھلے پانچ سال اپوزیشن میں بطور ممبر نیشنل اسمبلی گزارے اور ایک بار پھر قیادت نے مجھ پر اعتماد کا اظہار کیا جس کا میں انتہائی مشکور ہوں۔ مجھے یہ بات کہنی ہے کہ آج میاں محمد نواز شریف قوم کی واحد امید ہیں۔ جس طرح سے ہمارے ملکی حالات میں بگاڑ پیدا ہو چکا ہے، ادارے تباہ و برباد ہو چکے ہیں، اس وقت جو ملک کے حالات ہیں چاہے وہ دہشت گردی کا سامنا ہو، توانائی کا بحران ہو یا مہنگائی کی لہر ہو ان حالات میں قوم کو ایک دیانتدار اور تجربہ کار قیادت میسر ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جو اقدامات کئے جا رہے ہیں اس کے نتیجے میں جلد ہی یہ قوم اپنی منزل کی طرف آگے بڑھے گی اور اس ملک کے اندر امن و امان ہو گا۔ اس وقت جو خلاء ہے اور آج وہ لوگ جو کہ خط غربت سے نیچے کی زندگی بسر کر رہے ہیں انشاء اللہ وہ خوشحالی کے سفر پر گامزن ہوں گے۔

جناب سپیکر! مجھے یہ بات بھی کہنی ہے کہ آج میں اس ایوان تک پہنچا ہوں تو اس دوران اپوزیشن کی طرف سے جو واویلا مچایا گیا اور جس طرح جنرل الیکشن کے انتخابات میں تحریک انصاف نے دھاندلی کے نعرے لگا کر اس الیکشن کو داغدار کرنے کی کوشش کی وہی ایک۔۔۔(شور وغل)

جناب سپیکر: Interrupt نہ کریں، بڑی مہربانی ہو گی۔ No interruption please دیکھیں، ماحول کو خراب نہیں کرنا بلکہ اس کو اچھا رکھنا آپ کی ذمہ داری ہے۔

میاں مرغوب احمد: جناب سپیکر! ماحول انشاء اللہ اچھا ہی رہے گا۔ میں ریکارڈ کی درستی کے لئے چند ایک گزارشات کرنا چاہتا ہوں کہ اپوزیشن نے روایتی طور پر دھاندلی کا شور وغل بلند کیا اور اسی اسمبلی کے سامنے انہوں نے احتجاجی کیمپ بھی لگائے اور یہ کیمپ انہوں نے پنجاب بھر میں لگانے کے دعوے بھی کئے۔ الیکشن کمیشن نے suo moto action لیا تو میرے وکیل نے کہا کہ جس جس پولنگ سٹیشن میں یہ re-counting کروانا چاہتے ہیں کروالیں۔ آخر کار انہوں نے constituency کے تمام پولنگ سٹیشنوں میں re counting کروائی۔۔۔(شور وغل)

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ کو بہت بہت مبارک ہو کہ ماشاء اللہ آپ جیت گئے ہیں۔

میاں مرغوب احمد: جناب سپیکر! مجھے یہ بات کہنی ہے کہ re-counting میں میرے ووٹ بڑھ بھی گئے، اس کے ساتھ ساتھ جو انہوں نے جھوٹا شور وغل اور واویلا کیا تھا اس کے نتیجے میں جو پی ٹی آئی کے rejected ووٹ تھے، یہ بات بھی ایک حسن اتفاق ہے کہ ان کی تعداد 420 بنی۔ (نعرہ ہائے تحسین) مجھے یہ بات کہنی ہے کہ آج اداروں کو مضبوط کرنے کی بجائے ان پر انگشت نمائی کرنا، عدلیہ پر انگشت نمائی کرنا، اس دن فوج کا ایک ایک جوان ایک ایک بیلٹ بکس پر کھڑا تھا ان کو تنقید کا نشانہ بنانا اور آج جس سسٹم کے ذریعے سے یہ یہاں تک پہنچے ہیں اس کو داغدار نہ کریں۔ یہ آج اداروں پر اعتماد کریں اور مجھے یہ بات کہنی ہے کہ آج اپوزیشن یہ بھی جرأت کا مظاہرہ کرے۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ کی بڑی مہربانی۔ جی، خرم شہزاد صاحب! آپ میری بات غور سے سنیں، اگر ٹائم ضائع نہیں کریں گے تو بہتر رہے گا۔

جناب خرم شہزاد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میرا نام شیخ خرم شہزاد ہے اور میرا تعلق business community سے ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کروں کم ہے کہ وہ سیٹ پچیس سال تک (ن) لیگ کے پاس رہی ہے جو آج ہم نے win کی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: آپ سے ڈیسک اچھی طرح سے نہیں بجایا گیا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے بھرپور طریقے
سے ڈیسک بجا کر خراج تحسین پیش کیا گیا)

جناب خرم شہزاد: جناب سپیکر! اس سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ 11۔ مئی والا الیکشن fake تھا۔ جو سیٹ (ن) لیگ نے 32 ہزار ووٹوں سے جیتی آج اس سیٹ پر 70/30 کا مقابلہ ہوا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: آپ اپنی بات کریں میرے خیال میں یہ باتیں چھوڑ دیں۔ جب آپ ایسی بات کریں گے تو دوسری جانب سے بھی ایسی باتیں ہوں گی پھر فائدہ کیا ہو گا؟

جناب خرم شہزاد: جناب سپیکر! میں یہ سیٹ اس وجہ سے نہیں جیتا، لوگوں نے مجھے اس وجہ سے ووٹ نہیں ڈالے کہ بجلی کے بل ڈبل ہو گئے ہیں، گیس کے بل ڈبل ہو گئے ہیں بلکہ میں اس وجہ سے جیتا ہوں کہ قائداعظم کے بعد اگر کوئی لیڈر ہے تو وہ عمران خان ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے "اک واری فیر۔ شیر" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے

"کون بچائے گا پاکستان۔ عمران خان، عمران خان" کی نعرہ بازی)

MR SPEAKER: Order please, order please. Order in the House.

جناب خرم شہزاد: جناب سپیکر! کل مورخہ یکم دسمبر کو میرا شہر جو پاکستان کا مانچسٹر کہلاتا ہے 6.5 ملین افراد بے روزگار ہو رہے ہیں۔ وہاں پر گیس کی بندش دو مہینے تک ہونی ہے، انڈسٹریاں بند ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: اس کے لئے آپ کو ٹائم ملے گا پھر بحث کر لینا، اس وقت اپنی بات ختم کریں۔

جناب خرم شہزاد: جناب سپیکر! میں آخر میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور عمران خان کی اس تاریخ ساز کامیابی پر ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: اُن کو جا کر مل کر کریں، مجھے کیا اعتراض ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اپنی اور وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی جانب سے ان تینوں بھائیوں کو جو منتخب ہو کر اس ایوان کا حصہ بنے ہیں اور آج انہوں نے حلف اٹھایا ہے دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: شاباش!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں امید کرتا ہوں کہ ان کے اس ایوان کا حصہ بننے کے بعد اس ایوان کی جو روایات ہیں، جو یہاں پر discussions ہوں گی، یہاں پر Adjournment Motions, Questions اور جو بھی عمل ہو گا اس سے اس صوبے اور ملک کی بہتری کے لئے جو کام ہو گا وہ ان میں اپنا بھرپور کردار ادا کریں گے۔ میں ان کو ایک بار پھر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور خوش آمدید بھی کہتا ہوں۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی، شاباش! اچھی بات ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں Being Opposition Leader ان تمام نو منتخب ممبران دوستوں کو پنجاب اسمبلی میں welcome کرتا ہوں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ اب وقت آ گیا ہے کہ جو elected لوگ قطع نظر اس کے کہ ان کا تعلق ٹریژری بنچوں سے ہے یا اپوزیشن بنچوں سے ہے ہم سب کو مل کر rule of law کی بات کرنی ہو گی اور جمہوریت کے ثمرات عام عوام تک پہنچانے کے لئے اپنی جدوجہد کرنا ہو گی۔ عوام سخت مشکلات کا شکار ہیں ہم یہاں اسمبلیوں میں بیٹھ جاتے ہیں لیکن آج جس تیزی کے ساتھ عوام ریلیف چاہتے ہیں، مہنگائی کو دیکھ لیں اور باقی مسائل کو دیکھ لیں، میری درخواست ہو گی کہ نو منتخب ممبران across the board عوامی issues کو address کریں اور ہم مل جل کر عوام کی خدمت کریں اور اس صوبے کو ایک مثالی صوبہ بنائیں۔ بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: دونوں ہی صاحبان لاء منسٹر اور Leader of the Opposition کا میں بھی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے بڑے اچھے انداز میں اپنی گفتگو کی ہے اور آج دونوں صاحبان مبارکباد کے مستحق ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

سوالات

(محکمہ جات صنعت، تجارت و سرمایہ کاری)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات صنعت، تجارت و سرمایہ کاری سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! On his behalf.

جناب سپیکر: سب سے پہلے استحقاق ادھر کا ہے اس کے بعد آپ کو مل سکتا ہے۔ اگر ادھر سے کوئی لینا چاہے تو ٹھیک ہے اور اگر نہیں لینا چاہتے تو پھر آپ لے لیں، سوال نمبر بولئے گا؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 52 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے ڈاکٹر سید وسیم اختر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا گیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور میں صنعتوں کو فروغ دینے کا معاملہ

*52: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بہاولپور میں بڑے پیمانے پر بے روزگاری ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ بہاولپور میں ماضی میں کوئی بڑی صنعتیں نہ لگائی گئی ہیں؟

(ج) کیا حکومت پنجاب بہاولپور میں بے روزگاری کے خاتمہ کے لئے بڑی صنعتوں کو فروغ دینے کے لئے آئندہ بجٹ 14-2013 میں اقدامات کے لئے فنڈز مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ملک کے دوسرے حصوں کی طرح بہاولپور میں بھی بے روزگاری ہے جس کی کئی وجوہات ہیں، مثلاً بڑی صنعتوں کا نہ ہونا اور ہنر مند افراد اور بجلی کی عدم دستیابی۔

(ب) زرعی علاقہ ہونے کی بنیاد پر ضلع میں زیادہ تر Agro based انڈسٹریز موجود ہیں جن میں 154 کاٹن فیکٹریز، 39 فلور ملز، 3 گھی ملز، 10 ٹیکسٹائل ملز، ایک شوگر مل اور 6 رائس ملز موجود ہیں۔ تاہم گورنمنٹ کی طرف سے لبرل پالیسی کے تحت صنعتیں لگانے پر کوئی پابندی نہ ہے لہذا پرائیویٹ طور پر صنعتیں لگانے کی پوری آزادی ہے۔

(ج) بجٹ 14-2013 میں ڈائریکٹوریٹ آف انڈسٹریز صنعتوں کے فروغ کے لئے کوئی فنڈ مختص نہ کئے ہیں تاہم موجودہ لبرل انڈسٹریل پالیسی کے تحت پرائیویٹ entrepreneurs صنعتیں لگانے کے لئے مکمل طور پر آزاد ہیں۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! منسٹر صاحب سے اس پر میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے جز(ب) میں یہ کہا ہے کہ صنعتیں لگانے کی پوری آزادی ہے تو کیا اس میں شوگر مل اور fertilizer کی صنعت شامل ہے؟

جناب سپیکر: جی، مجھے بھی پتا ہے، آپ کو بھی پتا ہے اور ان کو بھی پتا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! نہیں، یہ پوری آزادی تو نہ ہوئی پھر جواب غلط ہے۔

جناب سپیکر: کئی چیزوں پر پابندیاں ہیں۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اس میں exemption آنی چاہئے تھی کہ سوائے ان چیزوں کے۔۔۔

جناب سپیکر: وہ بتائیں گے۔ آپ ان کی بات بھی تو سنیں۔ آپ اپنی بات کر رہے ہیں۔ منسٹر صاحب! وہ جز(ب) کی بات کر رہے ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! میں جز(ب) کی بات کروں گا۔ پہلے تو یہ سوال تھا کہ بہاولپور کا جو علاقہ ہے اس میں صنعتوں کی کیوں کمی ہے اور اس کی وجوہات بتائی جائیں۔ میں نے اس کا جواب دیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ شیخ صاحب کے ضمنی سوال کا بھی جواب دینا چاہتا ہوں کہ پاکستان واحد ملک ہے جس میں بغیر کسی علاقے کو assess کئے انڈسٹری لگائی جاتی ہے۔ جیسے انہوں نے شوگر مل کے بارے میں کہا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہماری بدقسمتی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: انہوں نے ایک اور بھی کہا ہے۔ انہوں نے دو کا نام لیا ہے، fertilizer کا بھی نام لیا ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق):جناب سپیکر!اس میں کوئی شک نہیں، میں اس کی بھی بات کروں گا کہ ہمیشہ پوری دنیا میں یہ assess کیا جاتا ہے کہ کہاں کہاں، کس کس انڈسٹری کی ضرورت ہے۔۔۔(شور وغل)

MR SPEAKER: Order please, order in the House.

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق):جناب سپیکر!کہ کون سے areas کاٹن کے ہیں اور کون سے wheat areas کے ہیں اور کون سے شوگر کین کے ہیں لیکن اگر کسی علاقے میں کسی بھی انڈسٹری کو اتنی تعداد میں لگا دیا جائے کہ دوسرے پراجیکٹ فیل ہونا شروع ہو جائیں۔ اگر کسی جگہ پر شوگر کی فیکٹری لگتی ہے تو وہاں کاٹن کی بیجائی کم ہو جاتی ہے جب کاٹن کی کمی آئے گی تو ہماری ٹیکسٹائل مل جو ہمارا زرِ مبادلہ کا سب سے بڑا ذریعہ ہے اس میں کمی آ جاتی ہے لہذا ان چیزوں کو مدنظر رکھتے ہوئے پہلے پورے پنجاب اور پورے پاکستان میں اتنی شوگر ملیں لگ چکی ہیں اس لئے حکومت پاکستان یا حکومت پنجاب نے یہ پابندی لگائی ہے تاکہ کسی قسم کا مسئلہ نہ پیدا ہو کیونکہ already ہم بہت سے بحرانوں میں ہیں جس کی وجہ سے اس پر عارضی طور پر پابندی ہے۔ باقی کوئی بھی انڈسٹری لگانے میں کسی قسم کی پابندی نہیں ہے۔ ہمارا ڈیپارٹمنٹ جو NOC دیتا تھا ہم نے تو وہ بھی ختم کر دیا ہے کہ جس شخص نے جس جگہ پر بھی اپنی انڈسٹری لگانی ہے وہ کھلے دل سے لگائے۔ اسی سلسلے کی کڑی ہے کہ ہمارے قائد میاں محمد نواز شریف نے تاجروں کو جو بزنس پیکج دیا ہے وہ اس کا سب سے بڑا ثبوت ہے۔ انہوں نے کہا ہے آپ آئیں اور اس ملک میں انڈسٹری لگائیں، انرجی سیکٹر میں لگائیں جس جگہ بھی آپ لگانا چاہتے ہیں لگائیں۔ ہم آپ سے پیسے کے بارے میں بھی نہیں پوچھیں گے کہ آپ نے پیسا کہاں سے حاصل کیا ہے۔ ہم نے تاجروں کو benefit ملکی مفاد میں دیا ہے۔ اگر private sector میں انڈسٹری زیادہ لگے گی تو ملک ترقی کرے گا۔ یہاں پر جو بے روزگاری پیدا ہو رہی ہے، ہمارے صوبے کی لیبر جو بے روزگار ہے جب private industry لگے گی تو انشاء اللہ تعالیٰ یہ بے روزگاری خود بخود ختم ہو جائے گی۔

شیخ علاؤالدین:جناب سپیکر!آپ کو جواب کی کوئی سمجھ آئی ہے؟وہی جواب ہے منسٹر صاحب نے جواب میں خود کہہ دیا ہے کہ ہاں اس پر عارضی پابندی ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ پھر یہ جواب غلط ہوا ناں کہ صنعتیں لگانے کی پوری آزادی ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق):جناب سپیکر!۔۔۔

شیخ علاؤالدین:جناب سپیکر!آپ منسٹر صاحب سے فرمائیں کہ ابھی وہ بیٹھ جائیں وہ بات مجھے کر لینے دیں یا خود کر لیں۔جب پوری آزادی ہے تو پھر پوری آزادی کیا ہے؟

جناب سپیکر:یہ تو میرا اختیار ہے۔مہربانی کر کے میرا اختیار آپ استعمال نہ کریں۔جی،فرمائیں!

شیخ علاؤالدین:جناب سپیکر!میں بات نہیں کرنا چاہتا تھا انہوں نے خود کاٹن کی بات کی ہے۔کسان کا بیڑہ غرق ہو گیا ہے 2200 روپے فی من میں اس کی پھُٹی بک رہی ہے اور 3500 روپے اس کی cost ہے۔یہ کہتے ہیں کہ ہم انڈسٹری لگا رہے ہیں۔انہوں نے خود کہا ہے کہ پوری آزادی ہے یہ مجھے ابھی بہاولپور میں شوگر مل،fertilizer کا NOC دیں اور گیس دیں۔میں انڈسٹری ایک سال میں نہ لگاؤں تو میرا نام بدل دیں۔

جناب سپیکر:جی،منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق):جناب سپیکر!میرے بھائی معزز ممبر بلاوجہ جذباتی ہو رہے ہیں۔۔۔

شیخ علاؤالدین:جناب سپیکر!یہ بات کو کسی اور طرف نہ لے جائیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق):میں بات کو کسی اور طرف نہیں لے کر جا تا۔آپ بزنس مین ہیں اور میں بھی business community سے تعلق رکھتا ہوں۔آپ تاجر ہیں اور میں بھی تاجر پیشے سے تعلق رکھتا ہوں۔میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ کس لئے کہہ رہے ہیں۔آپ کو اس بات کا علم ہونا چاہئے کہ بہاولپور میں already شوگر مل لگی ہوئی ہے اور وہاں 154 کے قریب کاٹن انڈسٹریاں بھی ہیں اور دیگر انڈسٹریاں بھی ہیں۔ہم اس چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے وہاں انرجی کے لئے قائد اعظم سولر پارک بھی بنا رہے ہیں۔میرے دوست میں آپ کو یہ بتاتا چلوں کہ حکومت۔۔۔

جناب سپیکر:آپ دوست کو نہ بتائیں،آپ مجھے بتائیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق):جناب سپیکر!حکومت ہمیشہ اپنی پالیسی میں تھوڑی بہت تبدیلی لاتی رہتی ہے جس چیز کو محسوس کرتی ہے۔اگر کسی چیز پر پابندی لگانی پڑتی ہے تو اس پر عارضی طور پر پابندی لگائی جا سکتی ہے کہ اگر ایک چیز وافر ہو گئی ہے تو اس کو ہم کنٹرول کریں۔۔۔

شیخ علاؤالدین:پھر پوری آزادی تو نہ کہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! میں پوری آزادی کا بھی ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ جمہوریت میں پوری آزادی ہے کہ آپ جو مرضی کریں لیکن جمہوریت کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ قانون شکنی کریں۔ قانون کس لئے بنائے جاتے ہیں؟ قانون امن وامان کے لئے بنائے جاتے ہیں لہذا اس پر عارضی طور پر پابندی لگی ہوئی ہے اور بھی بہت سارے یونٹس ہیں جن پر عارضی طور پر پابندی ہو سکتی ہے---

MR SPEAKER: Order please, order in the House.

پیر کاشف علی چشتی: جناب سپیکر!---

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

پیر کاشف علی چشتی: جناب سپیکر! اگر یہ ٹیکس فری زون declare کریں گے جس طرح انہوں نے خوشاب کو declare کیا ہے تو انڈسٹری زیادہ سے زیادہ لگے گی---

جناب سپیکر: نہیں، آپ ضمنی سوال کریں تجاویز پھر بعد میں دیں۔ ضمنی سوال اسی سوال کے متعلقہ کریں۔

قاضی عدنان فرید: جناب سپیکر!---

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر!---

جناب سپیکر: میاں صاحب! پہلے ان کو بولنے دیں۔

قاضی عدنان فرید: جناب سپیکر! میری وزیر موصوف سے گزارش ہو گی کہ چلیں یہ تو ایک بحث ہے کہ آزادی مکمل ہے یا جزوی ہے کیونکہ ہمارے ہاں بے روزگاری یقیناً اپنی انتہا کو ہے اور ہمارا علاقہ بھی agro-based ہے تو وہاں پر انڈسٹری کو Incentive wise کرنے کے لئے کوئی plan ہے؟ وزیر صاحب اپنی سیٹ سے اُٹھ کر گئے ہیں تب تک میں اپنا سوال withhold کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں! ہم سُنتے جائیں گے، ان کو کوئی تھوڑا سا مسئلہ ہوا ہے۔ جی، وہ آ گئے ہیں آپ بات کریں۔ آرام اور اطمینان سے بات کریں تاکہ وہ بھی سن لیں پھر آپ کو جواب دیں۔

قاضی عدنان فرید: جناب سپیکر! ہمارا بہاولپور چونکہ agro-based area ہے---(شور وغل)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ اگر گپ شپ لگانی ہے تو آپ لابی میں تشریف لے جائیں۔ ورنہ میں اُٹھوا کر باہر بھجوا دوں گا۔ جی، قاضی صاحب!

قاضی عدنان فرید: جناب سپیکر! ہمارا بہاولپور چونکہ agro-based area ہے اور وہاں پر اکثر لوگوں کے روزگار کا ذریعہ کاشتکاری ہے تو میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ وہاں پر انڈسٹری کو Incentive دینے کے لئے ان کا کیا plan ہے؟ وہاں پر کچھ ایسا incentive دیا جائے کہ لوگ لاہور، ملتان یا بڑے شہروں کو چھوڑ کر بہاولپور میں انڈسٹری لگائیں تاکہ یہاں پر بھی روزگار کی کوئی صورت نکلے، اس کے علاوہ کیا گورنمنٹ کا tax holiday یا اس قسم کا کوئی اور incentive دینے کا ارادہ ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! ہم نے بہاولپور میں ایک نئی انڈسٹریل اسٹیٹ بنانے کا منصوبہ بنا لیا ہے اس کے لئے ہم نے paper work شروع کر دیا ہے، feasibility report تیار ہو رہی ہے تاکہ ہم زیادہ سے زیادہ لوگوں کو مواقع فراہم کریں اور وہ انڈسٹری لگائیں۔

MR SPEAKER: It’s very good.

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! میں ایک ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: بہاولپور سے ایک اور ضمنی سوال آ گیا ہے۔ جی، فرمائیں!

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ نئی انڈسٹریل اسٹیٹ کے لئے plan تیار ہے۔ اس کی منظوری کب ہو گی اور کب نئی انڈسٹریل اسٹیٹ نصب ہو گی اور یہ بھی بتا دیں کہ جو پرانی انڈسٹریل اسٹیٹ ہے وہ معرض وجود میں آئی؟ شکریہ

جناب سپیکر: جی، بتائیں کہ پرانی انڈسٹریل اسٹیٹ کب معرض وجود میں آئی؟ ویسے یہ نیا سوال بنتا ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! جو ہماری سابق انڈسٹریل اسٹیٹ ہے سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کے نام پر ہے وہ آج سے 20 یا 25 سال پہلے بنی تھی جس میں اس وقت تک تمام انڈسٹریز لگ چکی ہیں اور کام ہو رہا ہے۔ پنجاب سمال انڈسٹریل اسٹیٹ اور ہے، جو ہم حکومت پنجاب کی سطح پر انڈسٹریل اسٹیٹ بنا رہے ہیں وہ اور ہے لہذا اِس میں اور اُس میں فرق ہے۔ انڈسٹریل اسٹیٹ جس میں ہمارا ایک باقاعدہ بورڈ ہے اس میں انجینئر ہیں اور جنرل جاوید صاحب اس کے انچارج ہیں۔ وہ انڈسٹریل اسٹیٹ اور ہوتی ہے جس طرح سے رحیم یار خان میں ہماری انڈسٹریل

اسٹیٹ بن رہی ہے، بھلوال میں بن رہی ہے، پنڈدادن خان میں ہم بنا رہے ہیں، وہاڑی میں بن رہی ہے تو یہ انڈسٹریل اسٹیٹ جو ہے اس کا رقبہ بھی زیادہ ہوتا ہے اور پوری ڈویلپمنٹ کے ساتھ بنائی جاتی ہے بہاولپور میں تو پہلے ہی پنجاب سال انڈسٹریل اسٹیٹ موجود ہے اور اب ہم جو انڈسٹریل اسٹیٹ بنا رہے ہیں وہ بہت بڑے رقبہ پر ہے۔

جناب سپیکر: شاباش۔جی، محترمہ شمیلہ اسلم صاحبہ!

محترمہ شمیلہ اسلم: شکریہ۔جناب سپیکر! سوال نمبر155 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع وہاڑی میں انڈسٹریل اسٹیٹ کی تفصیلات

*155: محترمہ شمیلہ اسلم: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع وہاڑی میں انڈسٹریل اسٹیٹ کس جگہ پر قائم کی گئی ہے اس کا رقبہ کتنا ہے اور یہ کب قائم ہوئی؟

(ب) یہاں کتنے پلاٹ کس کس سائز کے بنائے گئے ہیں؟

(ج) مذکورہ جگہ میں کون کون سی انڈسٹری لگائی جا رہی ہے؟

(د) حکومت پنجاب نے یہاں کیا کیا سہولیات فراہم کی ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) ضلع وہاڑی میں انڈسٹریل اسٹیٹ خانیوال وہاڑی روڈ (11 کلومیٹر وہاڑی شہر) پر واقع ہے اور 1212 ایکڑ رقبہ پر محیط ہے۔ اس کا افتتاح وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے 13۔فروری 2013 کو کیا اس وقت سے اس کی تعمیر کا کام شروع ہو چکا ہے جو کہ دسمبر 2015 کو مکمل ہوگا۔

(ب) ماسٹر پلان کی ڈیزائننگ کا کام مکمل ہونے پر پلاٹ کے سائز اور انڈسٹری کی اقسام کے بارے میں مطلع کیا جائے گا۔

(ج) ایضاً۔

(د) حکومت پنجاب نے ڈیڑھ سوملین روپے کی رقم بطور loanاور اسٹیٹ لینڈDPACکے بتائے ہوئے ریٹس کے مطابق فراہم کی ہے ۔ علاوہ ازیں اسٹیٹ کے سلسلہ میں تمام سہولیات کی فراہمی PIEDMCکے ذمے ہے اور تمام کام حکومت پنجاب کی سرپرستی اورنگرانی میں کئے جاتے ہیں۔ سہولیات میں سڑکیں، سیوریج، پانی، بجلی، گیس وغیرہ فراہم کئے جائیں گے جس کا کل تخمینہ اندازاً ایک سے ڈیڑھ ارب روپے ہو گا۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے ؟

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! میں اس سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔ میرا کوئی ضمنی سوال نہیں ہے بلکہ میں اس سوال کے ذریعے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں جنہوں نے وہاڑی کو انڈسٹریل اسٹیٹ کی صورت میں گراں قدر تحفہ دیا جو یقیناً بے روزگاری کے خاتمہ میں معاون ثابت ہو گا۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ کو مبارک ہو۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، میاں نصیر احمد!

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! جواب کے جز(الف) میں بتایا گیا ہے کہ تقریباً دس ہزار کنال پر ایک بہت بڑے منصوبے کا آغاز فروری میں کر دیا گیا ہے اور جز(ب) میں بتایا گیا ہے کہ ماسٹر پلاننگ کی ڈیزائننگ کے بعد بتایا جا سکے گا کہ وہاں پر کس قسم کے پلاٹ بنانے ہیں، کس قسم کی انڈسٹری وہاں پر لگائی جائے گی۔2015 میں اس پراجیکٹ کو مکمل کرنا ہے تو اس کی ماسٹر پلاننگ کی ڈیزائننگ مکمل ہونے کا کوئی ٹائم ہے ؟تقریباً ایک سال گزر چکا ہے اور2014آ گیا ہے تو ماسٹر پلاننگ کا ٹائم کیا ہے، کب تک مکمل ہو گی ؟

جناب سپیکر: کیا آپ کو آئے ہوئے ایک سال گزر گیا ہے ؟

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! فروری 2013 میں سی ایم صاحب نے اس کی openingکی تھی۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں یہ بتانا چاہوں گا کہ پرنٹنگ میں غلطی ہوئی ہے یہ رقبہ 212ایکڑ ہے1212ایکڑ نہیں ہے۔ میں اس کے لئے معذرت خواہ ہوں۔13۔فروری2013 کو میاں محمد شہباز شریف نے اس کا افتتاح کیا تھا۔اب یہ ہے کہ جیسے انہوں نے ابھی feasibilityیا پلاٹ کے بارے میں پوچھا ہے تو ہم نے اس کی تمام working

complete کر لی ہے، رقبہ ہم نے acquire کر لیا ہے اور اس کے فنڈز جاری کر دیئے ہیں جب leveling کا سارا کام ہو جاتا ہے اس کے بعد ہم سڑکیں اور پلاٹ بناتے ہیں لہذا ہمارا کام تیزی سے جاری ہے یہ تقریباً 90 کروڑ روپے کا پراجیکٹ ہے اس وقت تک وہاں تقریباً 10 کروڑ روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ ہمارا کام جاری ہے، انشاء اللہ تعالیٰ ہم نے اس کو 2015 تک ہر صورت میں مکمل کرنا ہے تو آپ مطمئن رہیں یہ ایک بہت اہم جگہ ہے جہاں ہم یہ انڈسٹریل اسٹیٹ بنا رہے ہیں۔ میں ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم اس منصوبہ کو انشاء اللہ تعالیٰ پایہ تکمیل تک بھی پہنچائیں گے اور اپنے تاجران کو سہولتیں بھی فراہم کریں گے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں ایک ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ب) میں لکھا گیا ہے کہ ماسٹر پلان کی ڈیزائننگ کا کام مکمل ہونے پر پلاٹ کے سائز اور انڈسٹری کی اقسام کے بارے میں مطلع کیا جائے گا۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا یہ پہلے identify کر چکے ہیں کہ وہاں پر سٹیل مل لگنی ہے، فلور مل لگنی ہے، کوئی پلاسٹک فیکٹری لگنی ہے یا یہ ڈیزائننگ پہلے ہو جائے گی، پلاٹ بن جائیں گے اور اس کے بعد allocate کیا جائے گا کہ وہاں پر کون سی انڈسٹری لگنی ہے؟ میرے خیال میں اگر ایک دفعہ پلاٹ بن جائیں گے تو اس کے اوپر آپ انڈسٹری allocate نہیں کر سکتے۔ میرے نقطہ نظر میں یہ پہلے ہو جانا چاہئے کیونکہ اگر آپ انڈسٹریل اسٹیٹ بنا رہے ہیں تو آپ کو پتا ہونا چاہئے، پچھلے سوال کے جواب میں بھی یہ کہا گیا ہے کہ ہر ڈویژن میں یہ پہلے identify کیا جاتا ہے کہ وہاں پر کس قسم کی انڈسٹری لگنی ہے، agro-based industry لگنی ہے، labour intensive industry لگنی ہے، کیا plan chalk out کیا گیا ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! کوئی بھی انڈسٹریل اسٹیٹ جو بنائی جاتی ہے اس میں یہ identify نہیں کیا جاتا کہ یہاں کون کون سی فیکٹری لگے گی۔ ہر تاجر، بزنس مین اپنی حیثیت کے مطابق جتنا اس کے پاس finance ہوتا ہے، اس سلسلے میں وہ بہتر طور پر جانتا ہے کہ میں نے وہاں پر کون سی فیکٹری لگانی ہے۔ وہاں یہ قطعاً نہیں کہا جاتا کہ یہاں سٹیل مل لگنی ہے، ٹیکسٹائل مل لگنی ہے یا گارمنٹس فیکٹری لگنی ہے۔ It depends upon the businessmen. لہذا اس سلسلے میں ہماری طرف سے کوئی پابندی نہیں ہے چند چیزیں ایسی ہیں جن پر ہم نے عارضی طور

پر پابندی لگائی ہوئی ہے جس میں خطرناک قسم کی چیزیں نہیں بنائی جا سکتیں باقی کسی سلسلے میں ہماری کوئی پابندی نہیں ہے، جو معزز ممبران، ان کے دوست احباب یا جو بھی فیکٹری لگانا چاہیں ان کو پوری آزادی ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں محترم منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ انہوں نے جو plan chalk out کیا ہے کیا اس میں waste disposal کے بارے میں سوچا ہے؟

جناب سپیکر: آپ مجھ سے بات کریں، ادھر آپ بات نہیں کریں گے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں آپ سے ہی بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: مہربانی کریں، آپ مجھ سے مخاطب ہوں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ محکمہ نے اس کی waste disposal کے بارے میں کیا سوچا ہے؟ یہاں پر مختلف قسم کی انڈسٹریز لگیں گی ان کا solid and liquid waste ہو گا جس طرح پہلے ہی فیصل آباد میں waste disposal کا مسئلہ ہے اور ہم لوگوں کی زندگیاں مشکل میں ہیں۔ کیا وہاڑی کے اندر بھی انڈسٹریل اسٹیٹ جیسے تحفے کے نام پر ہم ان کو موت دیں گے؟

جناب سپیکر: وہ بھی ان کے پروگرام میں ضرور شامل ہو گا۔ پنڈ وسیا ای نئیں۔ پنڈ تے وسن دیو۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! جب بھی کوئی انڈسٹریل اسٹیٹ بنتی ہے تو یہ ساری چیزیں plan میں ہوتی ہیں وہاں پر disposal بھی بنا ہوتا ہے، سیوریج سسٹم بھی ہم نے بحال کرنا ہوتا ہے، water supply بھی ہم نے ان کو دینی ہے، roads دینی ہیں، بجلی پہنچانی ہے، جس جگہ گیس نہیں ہے وہاں گیس مہیا کریں گے لہذا ہر چیز وہاں موجود ہوتی ہے اور انشاء اللہ ہم اپنے تاجران کو سکیورٹی بھی دیں گے۔

جناب سپیکر: اب اگلا سوال جناب اعجاز خان صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی اعجاز خان صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ جی، محترمہ راحیلہ انور صاحبہ!

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! سوال نمبر766 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: آپ خود محترمہ راحیلہ انور بول رہی ہیں یا کسی کے behalf پر سوال کر رہی ہیں؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں خود راحیلہ انور ہی بات کر رہی ہوں اور میرا ہی سوال ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

موٹروے ﷲ interchange پر صنعتی زون کے قیام کی تفصیلات

*766: **محترمہ راحیلہ انور:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موٹروے ﷲ interchange کے دونوں طرف حکومت چائنا کے اشتراک سے صنعتی زون قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) مذکورہ پراجیکٹ کے لئے کس جگہ کتنی اراضی مختص کی گئی ہے اور کیا اس پراجیکٹ کے لئے بجٹ 2013-14 میں کوئی رقم مختص کی گئی ہے؟

(ج) حکومت کب تک مذکورہ صنعتی زون قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) حکومت پنجاب موٹروے ﷲ interchange کے دونوں اطراف صنعتی زون بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(ب) مذکورہ پراجیکٹ کے لئے تقریباً دس ہزار ایکڑ اراضی کے لئے کوشش جاری ہے۔ پراجیکٹ کے لئے ADP2013-14 میں تین ہزار ملین روپے فراہم کئے گئے ہیں اور اس کی منظوری کے لئے چیف منسٹر پنجاب کو ایک سمری ارسال کر دی گئی ہے۔

(ج) فی الحال حتمی طور پر وقت کا تعین نہیں کیا جا سکتا جب تک علاقے کے بارے میں مکمل طور پر feasibility معلومات میسر نہیں ہو پاتیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب والا! جز(ب) کے متعلق میرا ضمنی سوال ہے کہ کیا دس ہزار ایکڑ اراضی کے لئے متعلقہ ضلع کے ڈی سی او، ای ڈی او کو اس سلسلے میں لیٹر لکھا گیا یا کوئی ہدایات جاری کی گئیں ہیں، اس کے علاوہ چیف منسٹر صاحب کو جو سمری ارسال کی گئی ہے وزیر موصوف اس کا status بتائیں گے ؟

جناب سپیکر: وزیر موصوف اس کا status بتائیں اور یہ بھی بتائیں کہ اس سلسلے میں ڈی سی او صاحبان کو لیٹر لکھا گیا اور اگر لکھا گیا تو کوئی بات بنی ؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب والا! میری محترمہ بہن بتائیں کہ ہم نے ڈی سی او صاحبان کو کس سلسلے میں لیٹر لکھنا تھا؟ ان کا سوال کچھ تھا، اب کچھ اور پوچھ رہی ہیں۔

جناب سپیکر: ان کا سوال نمبر 766 ہے اور وہ دس ہزار ایکڑ اراضی کے بارے میں پوچھ رہی ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب والا! محترمہ کا سوال ہے کہ حکومت پنجاب موٹروے للہ interchange کے دونوں اطراف حکومت چین کے اشتراک سے صنعتی زون قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟ اب یہ مجھ سے ڈی سی او کے بارے میں پوچھ رہی ہیں۔

محترمہ راحیلہ انور: آپ نے جز(ب) میں جو جواب دیا ہے میں اس بارے میں ضمنی سوال پوچھ رہی ہوں۔ مہربانی فرما کر آپ جز(ب) پڑھ لیں کہ اس میں آپ نے کیا جواب دیا ہوا ہے ؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): آپ جواب پڑھ سکتی ہیں ؟

محترمہ راحیلہ انور: میں نے تو کہا تھا کہ اس سوال کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے لیکن اس کے باوجود میں پڑھ دیتی ہوں۔

(ب) مذکورہ پراجیکٹ کے لئے تقریباً دس ہزار ایکڑ اراضی کے لئے کوشش جاری ہے پراجیکٹ کے لئے ADP 2013-14 میں تین ہزار ملین روپے فراہم کئے گئے ہیں اور اس کی منظوری کے لئے وزیر اعلیٰ کو ایک سمری ارسال کر دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ موٹروے interchange نہ صرف للہ کی جگہ پر بلکہ پوری موٹروے interchange پر ہم انڈسٹریل اسٹیٹس بنا رہے ہیں اور یہ اسی سلسلے کی کڑی ہے۔ ہم نے اسی للہ interchange کے قریب، پنڈدادن خان کے قریب دس ہزار ایکڑ رقبہ acquire کیا ہے۔

جناب سپیکر: یہ رقبہ acquire کر لیا ہے یا ابھی کرنا ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب والا! یہ رقبہ acquire کرنے کی آخری stage پر ہے، اس سلسلے میں ہم ڈی سی او صاحبان اور دوسرے متعلقہ محکموں کے ساتھ کام مکمل کر چکے ہیں اور اسی دس ہزار ایکڑ رقبہ کے لئے حکومت پنجاب نے تین ہزار ملین روپے مختص کئے ہوئے ہیں سارا process تقریباً مکمل ہو چکا ہے۔ اس رقم کو release کروانے کے لئے سمری میں نے بذات خود اپنے ہاتھ سے وزیر اعلیٰ پنجاب کو بھجوا دی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد اس پر کام شروع ہو جائے گا۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب والا! میرا بھی اس سلسلے میں ایک ضمنی سوال ہے؟

جناب سپیکر: جن کا اصل سوال ہے پہلے ان کو ضمنی سوال کرنے دیں۔ محترمہ! آپ اپنا اگلا ضمنی سوال کریں۔

محترمہ راحیلہ انور: اسی سلسلے میں جز (ج) میں جواب دیا گیا ہے کہ فی الحال حتمی طور پر وقت کا تعین نہیں کیا جا سکتا جب تک علاقے کے بارے میں مکمل طور پر feasibility معلومات میسر نہیں ہو پاتیں۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ ابھی تک صنعتی زون کے لئے وقت کا تعین نہیں ہو سکا، یہ مجھے دس سال بتا دیں، بیس سال بتا دیں لیکن کچھ تو بتائیں کہ اس پر کتنا وقت لگے گا؟ پہلے جس طرح سے پراجیکٹ آتے رہے ہیں، اس میں بھی وقت کا تعین نہیں ہو سکا اور وہ پراجیکٹ درمیان میں ہی رہ جاتے ہیں اور کبھی مکمل نہیں ہوتے۔ میرا علاقہ ایک انتہائی remote area ہے ہمیں انڈسٹریل اسٹیٹ کی شدید ضرورت ہے، مہربانی فرما کر آپ ہی بتا دیں کہ کتنے عرصہ میں یہ پراجیکٹ مکمل ہو جائے گا؟

جناب سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! محترمہ کا سوال انتہائی valid ہے۔ پہلی بات میں ان کو بتا تا چلوں کہ گورنمنٹ آف پنجاب۔۔۔ (شور و غل)

MR SPEAKER: Order please. Be careful Ministers.

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): ہمارے خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے کوئی ایسی انڈسٹریل اسٹیٹ یا کوئی ایسا پراجیکٹ شروع نہیں کیا جس کو ہم نے پایہ تکمیل تک نہ پہنچایا ہو۔ تمام پراجیکٹ آخری مراحل میں ہیں اور اس کے علاوہ جو دوسری انڈسٹریل اسٹیٹ بن

رہی ہیں وہ بھی مکمل ہو رہی ہیں۔اس کے لئے ایک processضرور ہوتا ہے کیونکہ ہم نے جو رقبےacquireکرنے ہوتے ہیں،ان کو ہم نے paymentبھی کرنی ہوتی ہےprojects lay outکرنے ہوتے ہیں،consultant companiesنے اس پرfeasibility reportبنانی ہوتی ہے۔ہم نے اسی سال2013-14میں یہ پراجیکٹ شروع کیا ہے،آپ دیکھ لیں کہ ابھی دسمبر کا مہینہ ہے اور اس کا تقریباً60فیصدpaper workمکمل ہو چکا ہے،انشاء اللہ تعالیٰ ہم نے اسے 2013-14 میں ہی شروع کرنا ہے۔میں ایوان کو یہ بھی یقین دلاتا ہوں کہ ہم نے جو تین ہزار ملین روپے اس سلسلے میں مختص کئے ہیں یہ زمین ان زمینداروں کے لئے ہی رکھی ہے جن کی وہ پراپرٹی ہے تاکہ ان کو بروقت paymentکر سکیں اور اپنا کام شروع کر سکیں۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب والا! مجھے بھی ضمنی سوال کرنے کی اجازت دے دیں۔

جناب سپیکر: جن کا سوال ہے ان کے ضمنی سوال ہی نہیں ختم ہو رہے۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب والا! میرا ایک چھوٹا سا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: میں کیا کروں؟You should work yourself.یہ سوال ان کا ہے۔محترمہ فرمائیں!

محترمہ راحیلہ انور: جناب والا!انہوں نے جوland acquireکرنے کی بات کی ہے۔میرے پاس ان کا بہت ہیauthentic paperہے۔وہاں پر جس ایریا میں یہ انڈسٹریل زون بنانا چاہ رہے ہیں وہاں پر کسان اس وقت جو اپنی زمینیں بیچ رہا ہے وہ5لاکھ45ہزار روپے فی ایکڑ کے حساب سے بیچ رہا ہے حکومت نے جو اس کی قیمت لگائی ہے وہ3لاکھ50ہزار روپے فی ایکڑ ہے۔آپ کو بھی پتا ہے مجھے بھی پتا ہے کہ آپ جب کوئی پراپرٹی بیچتے ہیں تو ہمیشہ سے یہی رہا ہے کہ آپ اس کیvalueکم لگواتے ہیں۔مجھے یہ بتائیں جب مارکیٹ میں زمین کیvalueآٹھ لاکھ روپے ہے اور حکومت اس کے3لاکھ50ہزار روپے دے رہی ہے تو کون اپنا نقصان کرنا چاہے گا؟یہی وجہ ہے کہ وہاں کے لوگ بے چین ہیں،وہ لوگ اگر اپنی زمینیں دیتے ہیں تو ان کو اس کے لئے جو رقم دی جارہی ہے اس سے تو وہ اپنا کوئی کاروبار کر سکیں گے نہ ہی کچھ اور کر سکیں گے لیکن ہمیں انڈسٹریل ایریا کی بھی شدید ضرورت ہے۔

جناب سپیکر: پھر تھوڑی سی قربانی بھی دے دیں۔

محترمہ راحیلہ انور: لیکن جناب! جن لوگوں کی زمینیں لی جا رہی ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ میری بات سنیں، یہ اوسط بیچ کا حساب کرتے ہیں اس کے مطابق پھر اس کی مالیت لگاتے ہیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب والا! اس بات کا تو حکومت نے تعین کر دیا ہے۔You can take this paper.

جناب سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب والا! میں اپنی بہن کو مطمئن کروں گا پہلے تو میں ان کا جو پہلا ضمنی سوال تھا اس کا جواب دینا چاہتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا کہ وہاں پر کوئی کام ہی نہیں ہو رہا اب یہ کہہ رہی ہیں کہ وہاں پر زمین کی value بھی لگ چکی ہے کہ اس کی اتنی قیمت ہے، اس کا مطلب یہ ہوا کہ ان کا جو پہلا سوال تھا وہ غلط فہمی کی بنیاد پر تھا۔ وہاں پر کام ہو رہا ہے، کوئی کام ہو رہا ہے، paper work ہو رہا ہے تو اس کی price لگی ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ ان کی بھی وہاں زمینیں ہوں گی لیکن وہاں پر تو ہزاروں ایکڑ رقبہ غیر آباد پڑا ہوا ہے۔ میں ان کو یہ بھی بتاتا چلوں کہ ہمارے پاس وہ دوست احباب بھی آئے ہیں جو ہمیں اپنی زمین دو لاکھ روپے میں بھی دینے کو تیار ہیں۔ ایک اہم آدمی کا ذکر کرتا چلوں وہ بھی ان کے علاقے کا ہی ہے طارق پیرزادہ صاحب جو پچھلے دنوں چیف کمشنر اسلام آباد تھے وہ تو کہتے ہیں ہم اپنی زمینیں ڈیڑھ لاکھ روپے میں بھی دینے کو تیار ہیں تاکہ ہمارا علاقہ develop ہو، یہاں پر انڈسٹری لگے اور لوگوں کو روزگار ملے۔

جناب سپیکر: وہ بھی یہی چاہتی ہیں کہ وہاں پر انڈسٹری لگے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): اس کے علاوہ باقی جس وقت ریٹ طے ہوتا ہے وہ revenue rules کے مطابق ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: بس اب آپ اپنی بات ختم کریں۔ مہربانی۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب والا! میری زمینیں وہاں پر نہیں ہیں، میری زمینیں جہاں سے شروع ہوتی ہیں شاید اگر وزیر صاحب مجھے جانتے ہیں تو انہیں پتا ہو گا کہ میری زمینیں کہاں سے شروع ہوتی ہیں؟ میں تو عوام کی بات کر رہی ہوں۔ حکومت cultivated اور بنجر زمین کا ایک ہی ریٹ لگاتی ہے یا

تو یہ علیحدہ علیحدہ دو prices لگائیں۔ جو اللہ interchange کے ساتھ زمینیں ہیں آپ کبھی وہاں سے گزرے ہوں گے تو آپ نے دیکھا ہوگا کہ وہ کتنی کارآمد زمینیں ہیں، ٹھیک ہے میں مانتی ہوں کہ بیچ میں بنجر زمینیں بھی موجود ہیں لیکن ساروں کو ایک ساتھ رگڑا تو نہ دیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، انہوں نے اس کا جواب دے دیا ہے۔ قریشی صاحب! آپ کیا ضمنی سوال کرنا چاہتے تھے؟

جناب محمد انیس قریشی: جناب والا! میں یہی پوچھنا چاہتا تھا کہ یہ Land Acquisition Collector کے ذریعے زمین acquire کر رہے ہیں یا negotiation کے through لے رہے ہیں؟ اگر تو یہ Land Acquisition Collector کے ذریعے لے رہے ہیں پھر تین ہزار ملین روپے لینے کا کوئی فائدہ نہیں ہے کیونکہ اس پر تو پھر ایک سال لگ جائے گا اور اگر negotiation کے ذریعے زمینیں لے رہے ہیں تب تو تین ہزار ملین روپے کی ضرورت پڑ سکتی ہے کیونکہ ابھی تک تو انہوں نے feasibility report ہی تیار نہیں کی۔ میں یہی بات کر رہا تھا کہ کتنی زمین acquire ہو چکی ہے اور کتنی compensation pay ہو چکی ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب والا! Land Revenue Act کے تحت Collector یا DCO اس کی قیمت کو assess کرتا ہے اس کے علاوہ جو پارٹیاں ہیں ان کے ساتھ بھی بیٹھ کر negotiate کرتے ہیں ہم کسی کو نقصان نہیں پہنچانا چاہتے۔ ہم چاہتے ہیں جس کی پراپرٹی ہے اس کو اس کا معقول معاوضہ ملے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان صاحب کا ہے۔

جناب محمد صدیق خان: جناب والا! میرا ایک چھوٹا سا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: اب میں اگلے سوال پر جا چکا ہوں۔ بہت بہت شکریہ

جناب محمد صدیق خان: جناب والا! بڑا اہم سوال ہے۔

جناب سپیکر: اب میں اس پر واپس نہیں جاؤں گا۔ بہت بہت شکریہ

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے صرف اتنی بات کہنا چاہوں گا چونکہ انہوں نے میری constituency میں بھی ہزار ایکڑ acquire کیا ہے، kindly یہ اتنا کریں کہ ۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اس سوال کے بارے میں بول رہے ہیں؟ میں نے لیفٹیننٹ کرنل(ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان صاحب کا سوال بولا ہے کیا آپ اس کے بارے میں بول رہے ہیں؟

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! میں پہلے والے سوال پر چھوٹا سا ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

MR SPEAKER: No supplementary question.

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! On his behalf

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولئے گا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر802 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے لیفٹیننٹ کرنل(ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ کی تعداد و دیگر تفصیلات

*802: لیفٹیننٹ کرنل(ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں بوائز اور گرلز کے لئے کتنے ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ و کالج ہیں اور کیا یہ پورے ضلع کی عوام کے لئے کافی ہیں؟

(ب) اس ضلع میں موجود ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ و کالجوں میں اساتذہ لیکچرارز یا پروفیسرز کی کتنی اسامیاں خالی ہیں تو حکومت کب تک ان خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا حکومت ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی عوام کے لئے مزید ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ و کمرشل کالج بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق):

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کل آٹھ ادارے ٹیوٹا کے زیر سایہ کام کر رہے ہیں جن میں تین گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین، دو گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ فار بوائز، دو گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر اور ایک گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی ہے۔ٹیوٹا کی پالیسی کے مطابق یہ ادارے کافی ہیں۔

(ب) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے آٹھ اداروں میں لیکچررز کی کل اکیس اسامیاں خالی ہیں اور حکومت پنجاب نے ابھی خالی اسامیوں پر بھرتی کرنے پر پابندی عائد کی ہوئی ہے۔ حکومت کی طرف سے پابندی ختم ہونے کے بعد یہ اسامیاں ٹیوٹا پالیسی کے مطابق پُر کر دی جائیں گی۔

(ج) 14-2013 کی جاری کردہ سکیموں میں حکومت پنجاب نے گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی کمالیہ کی جاری سکیم کے لئے فنڈز مختص کئے ہیں۔ فی الحال حکومت پنجاب کی جانب سے موجودہ مالی سال میں ابھی تک کسی نئی سکیم کی کوئی اطلاع نہیں ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) میں بتایا گیا ہے کہ ایک گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی ہے۔ میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ محکمہ کی پالیسی نہیں ہے کہ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پر ٹیکنیکل کالج یا پولی ٹیکنیکل کالج بنے گا اور کسی دوسری سائیڈ پر یہ نہیں بن سکتا؟ اسے ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پر نہ بنانے کی وجہ سے ایک far away دوسرے علاقے میں سائیڈ پر جا کر بنایا گیا ہے۔ اس سے تحصیل گوجرہ، شورکوٹ اور ٹوبہ ٹیک سنگھ کے لوگ مستفید نہیں ہوتے، تو کیا وجہ ہے کہ اسے دور جا کر بنایا گیا اور یہ پالیسی کی خلاف ورزی کیوں کی گئی، اس کے پیچھے کیا ہے اور کیا حکومت کا آئندہ پالیسی کے مطابق ضلعی ہیڈکوارٹر پر ٹیکنیکل یا پولی ٹیکنیکل کالج بنانے کا ارادہ ہے یا نہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی ایسی پابندی نہیں ہے کہ ضرور ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پر ہی بنایا جائے۔ حکومت جس جگہ پر بھی محسوس کرتی ہے یا لوگوں کی حیثیت کے مطابق کہ وہاں کیا کیا ہونا چاہئے ان چیزوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ادارے بنائے جاتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم نے گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی کمالیہ میں بنایا ہے وہاں زیر تعمیر ہے جس پر کام جاری ہے ہم نے اس سال اس کے لئے تقریباً 84 ملین روپے رکھا ہے اور اسے 14-2013 میں مکمل کرنا ہے۔ ہمارے محکمہ یا حکومت پنجاب کی کوئی ایسی پالیسی نہیں ہے کہ ڈسٹرکٹ لیول یا تحصیل لیول پر ہو۔ بہت ساری ایسی جگہیں ہیں جہاں تحصیل میں ضرورت ہوتی ہے لہذا ہم پر ایسی کوئی پابندی نہیں ہے چونکہ یہ already بن رہا تھا اور اس پر کافی پیسے لگ چکے تھے لہذا ہم اسے مکمل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ پنجاب میں اس کے علاوہ اور کتنے ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہیں جن کو چھوڑ کر تحصیل یا سب تحصیل میں پولی ٹیکنیکل کالج بنائے گئے ہیں؟

جناب سپیکر: یہ fresh question بنے گا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر!۔۔۔

MR SPEAKER: No sir. No sir. Don't talk like this.

جی، احسن ریاض فتیانہ صاحب!

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں اس ایوان کے علم کے لئے وزیر صاحب سے ایک چھوٹی سی چیز پوچھنا چاہوں گا کہ انہوں نے جواب کے جز(ب) میں کہا کہ 21 اسامیاں خالی ہیں جو ٹیوٹا(TEVTA) پالیسی کے تحت fill کی جائیں گی۔ کیا وہ ہمارے علم میں اضافے کے لئے بتا سکتے ہیں کہ ان کی ٹیوٹا(TEVTA) پالیسی کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ یہ کالج کمالیہ کے اندر چل رہا ہے۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ کب سے under construction ہے اور کب تک مکمل کریں گے اور اس کی ongoing سکیم کتنے لوگوں کو cater کرنے کے لئے ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! میرے خیال میں پنجاب میں کوئی ایسا ادارہ نہ ہے جہاں کوئی شخص ریٹائر نہ ہوتا ہو، کوئی شخص ادارہ چھوڑ کر بھی چلا جاتا ہے لہذا یہ ایک process roundable ہے جہاں اسامیاں خالی بھی ہوتی رہتی ہیں اور fill بھی ہوتی رہتی ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سیٹیں خالی ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ 68 اسامیاں fill بھی ہیں جہاں کام ہو رہا ہے۔اگر حکومت پنجاب نے اس پر عارضی پابندی لگائی ہے تو ہم نے وزیر اعلیٰ صاحب کو ان کے لئے سمری بھجوائی ہے کہ یہ پابندی اٹھائی جائے تاکہ جہاں جہاں ہمیں لیکچرار، اسسٹنٹ لیکچرار یا انسٹرکٹر کی ضرورت ہے وہاں تعینات کر کے وہ ضرورت پوری کر سکیں تو یہ سیٹیں چھ ماہ ایک یا دو سال میں خالی نہیں ہوئیں۔

جناب سپیکر: وہ یہ بھی پوچھ رہے ہیں کہ ٹیوٹا(TEVTA) کی پالیسی کیا ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! یہ حکومت پنجاب کی پالیسی ہے انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ کی نہیں۔ایک ادارے پر نہیں بلکہ وقتی طور پر انہوں نے تمام اداروں پر پابندی لگائی ہے جونہی پابندی اٹھے گی تو انشاء اللہ ہم ان کے لئے ایڈورٹائز کریں گے اور انہیں بھرتی کریں گے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ کا ہے۔

معزز ممبران: وہ نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: میں نے خود دیکھا ہے آپ کیسے کہتے ہیں کہ نہیں ہیں۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: آپ راحیلہ خادم حسین ہیں؟(قہقہے)

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! On her behalf سوال نمبر 873 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے محترمہ راحیلہ خادم حسین کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور میں غیر رجسٹرڈ فیکٹریوں کی تفصیلات

*873: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔144 یو سی 37 لاہور میں سریا مل کتنی ہیں اور کس جگہ اور کتنے رقبہ میں ہیں۔ ہر ایک کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) ان میں کتنی ملز رجسٹرڈ ہیں؟

(ج) مذکورہ ملوں میں کتنے ملازمین کام کرتے ہیں؟

(د) جو ملز رجسٹرڈ نہ ہیں ان کے خلاف محکمہ نے کیا کارروائی کی، آگاہ کریں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) پی پی۔144 یو سی 37 میں 60 سریا کی ملز موجود ہیں۔ دیگر تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) دفتر ہذا کے پاس رجسٹریشن کا اختیار نہ ہے۔ یہ اختیار محکمہ لیبر کے پاس ہے۔

(ج) ملازمین کی تعداد تقریباً 1125 ہے۔

(د) جو ملز رجسٹرڈ نہ ہیں ان کے خلاف کارروائی کا اختیار دفتر ہذا کے پاس نہ ہے۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! اس میں ہے کہ پی پی۔144 کی یونین کونسل نمبر 37 لاہور میں کتنی سریا ملز ہیں، کس جگہ اور کتنے رقبے میں ہیں ہر ایک کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟ جز (ب) میں ہے کہ ان میں کتنی ملز رجسٹرڈ ہیں اور جز (ج) میں ہے کہ مذکورہ ملوں میں کتنے ملازمین کام کرتے

ہیں؟ جز(د)میں پوچھا گیا ہے کہ جو ملز رجسٹرڈ نہ ہیں ان کے خلاف محکمے نے کیا کارروائی کی ہے؟میں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے جواب کے جز(ب)میں لکھا ہوا ہے کہ دفتر ہذا کے پاس رجسٹریشن کا اختیار نہ ہے یہ اختیار محکمہ لیبر کے پاس ہے اور پھر(ج)میں لکھا ہے کہ ملازمین کی تعداد 1125ہے---

(اذان عشاء)

جناب سپیکر: جی، حضرت صاحب!

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر!جز(د)کے جواب میں لکھا گیا ہے کہ جو ملز رجسٹرڈ نہ ہیں ان کے خلاف کارروائی کا اختیار دفتر ہذا کے پاس نہیں۔آج ہماری مشکل یہی ہے کہ جو ملز رجسٹرڈ نہیں انہوں نے وہاں پر ٹائر جلا کر لوگوں کی زندگی اجیرن بنائی ہوئی ہے۔اسی طرح ان ملوں کی لیبر بھی رجسٹرڈ نہ ہے جس کی وجہ سے کسی مزدور کا مفت علاج معالجہ نہیں ہو سکتا اور حکومت کی طرف سے مزدور کو جو دوسری سہولتیں دی جاتی ہیں وہ بھی ان کو مہیا نہیں ہو رہیں۔کیا وزیر صاحب ان غیر رجسٹرڈ ملز کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر: وحید گل صاحب!ساری بات تو آپ نے خود ہی بتا دی ہے۔اب منسٹر صاحب کیا بتائیں؟ آپ سوال کرتے ہیں اور پھر خود ہی اس کی تفصیل بتانا شروع کر دیتے ہیں۔آپ تو تقریر شروع کر دیتے ہیں۔کیا یہ ضمنی سوال ہے؟بہر حال اگر منسٹر صاحب جواب دینا چاہتے ہیں تو دیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر!پی پی۔144یو سی37لاہور میں اس وقت تک 60سریا کی ملز موجود ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔پہلے Registration Act,1963کے تحت ملز کی محکمہ صنعت میں رجسٹریشن ہوتی تھی۔اس وقت چار یا پانچ صنعتیں لگانے پر پابندی ہے اس کے علاوہ اب کسی صنعت کو لگانے کے لئے محکمہ صنعت سے رجسٹریشن حاصل کرنے کی ضرورت ہے اور نہ ہی کوئی ایسی پابندی ہے۔کوئی صنعتکار جہاں چاہے صنعت لگا سکتا ہے۔اب صنعتکاروں کو محکمہ صنعت سے این او سی لینے یا رجسٹریشن کرانے کی قطعاً ضرورت نہیں۔یہ اختیار لیبر ڈیپارٹمنٹ یا کسی اور محکمہ کے پاس تو ہو سکتا ہے لیکن محکمہ صنعت کے پاس اب ایسا کوئی اختیار نہیں ہے۔معزز ممبر نے مذکورہ ملوں میں ملازمین کی تعداد کے حوالے سے پوچھا ہے۔یہ سوال محکمہ صنعت سے متعلقہ نہیں لیکن اس کے باوجود ہم نے ان ملازمین کی تعداد

لیبر ڈیپارٹمنٹ سے collect کر کے بتادی ہے۔لیبر ڈیپارٹمنٹ ہی سوشل سکیورٹی یا دیگر معاملات کو deal کرتا ہے اس کا محکمہ صنعت سے کوئی تعلق یا واسطہ نہیں ہے۔سوال کے جز(د) میں پوچھا گیا ہے کہ جو ملز رجسٹرڈ نہ ہیں ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے؟جب ہمارے پاس رجسٹریشن کا اختیار ہی نہیں تو پھر ہم کسی کے خلاف کیا کارروائی کر سکتے ہیں؟لہذا ہمارا محکمہ اس حوالے سے کسی ملز کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرتا۔مزدور کا کوئی مسئلہ ہے تو اس کو لیبر ڈیپارٹمنٹ deal کرتا ہے اور اگر environment problem ہے تو اس کو محکمہ تحفظ ماحولیات deal کرتا ہے لیکن ان چیزوں سے محکمہ صنعت کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

جناب سپیکر: تو پھر آپ اس کے جواب میں لکھ دیتے کہ یہ محکمہ صنعت سے متعلقہ سوال نہیں ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق):جناب سپیکر!ہم نے تمام معلومات collect کر کے اس سوال کا جواب دے دیا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔اگلا سوال محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر!سوال نمبر1222 ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع جہلم: سمال انڈسٹریل اسٹیٹس کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1222: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع جہلم میں سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کتنی ہیں؟

(ب) یہ کس کس جگہ واقع ہیں،ہر انڈسٹریل اسٹیٹ کتنے رقبہ پر مشتمل ہے؟

(ج) ہر انڈسٹریل اسٹیٹ میں کتنے پلاٹ کس کس سائز کے بنائے گئے تھے؟

(د) ان انڈسٹریل اسٹیٹ میں کون کون سی انڈسٹری ہے؟

(ہ) ان انڈسٹریل اسٹیٹ سے حکومت کو کتنی سالانہ آمدنی حاصل ہوتی ہے اور حکومت کتنی رقم سالانہ ان پر خرچ کرتی ہے؟

(و) ان انڈسٹریل اسٹیٹ پر حکومت کی طرف سے کتنا عملہ تعینات کیا گیا ہے؟

وزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) ضلع جہلم میں پنجاب سمال انڈسٹریل کارپوریشن کی صرف ایک ہی انڈسٹریل اسٹیٹ ہے۔ یہ اسٹیٹ 76-1975 میں معرض وجود میں آئی

(ب) یہ جی ٹی روڈ، راٹھیان، جہلم پر واقع ہے۔ اس کا کل رقبہ 52.06 ایکڑ پر مشتمل ہے۔

(ج) کل پلاٹ 288 مختص کیے گئے ہیں۔ جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

کیٹیگری	اے ایک کنال	بی دو کنال	سی دس مرلہ	ڈی پانچ مرلہ
پلاٹوں کی تعداد	60 پلاٹس	115 پلاٹس	89 پلاٹس	24 پلاٹس

(د) سمال انڈسٹریز اسٹیٹ، جہلم میں مندرجہ ذیل انڈسٹریز کام کر رہی ہیں۔

1۔	ماربل انڈسٹریز	2۔	کاٹن ویسٹ انڈسٹریز
3۔	کیمیکل انڈسٹریز	4۔	ووڈن فرنیچر
5۔	انجینئرنگ انڈسٹریز	6۔	پی وی سی پائپ
7۔	الیکٹرک کیبل وائر	8۔	سٹون گرائنڈنگ
9۔	پلاسٹر آف پیرس	10۔	ڈرائی ایکسائیڈ کلر
11۔	پری کاسٹ سلیب	12۔	ڈش واشنگ سوپ
13۔	نمک لیمپ	14۔	آفسٹ پرنٹنگ پریس
15۔	ریڈی میڈ گارمنٹس	16۔	منرل واٹر
17۔	آٹا مشین	18۔	ٹوکہ مشین
19۔	ڈنر سیٹ		

(ہ) ان اسٹیٹس کی سالانہ آمدنی وخرچ کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

1۔	سالانہ آمدن برائے 13-2012		14,23,000/- روپے
2۔	سالانہ خرچ 13-2012		25,50,000/- روپے

(و) سمال انڈسٹریل اسٹیٹ، جہلم میں مندرجہ ذیل سٹاف تعینات ہے۔

نمبر شمار	نام / عہدہ / گریڈ
1۔	مسٹر مظفر حسین رندھاوا، اسسٹنٹ ڈائریکٹر، بی پی ایس 16 منی انڈسٹریل اسٹیٹ، گوجر خان (اضافی چارج ڈپٹی ڈائریکٹر اسٹیٹ جہلم)
2۔	مسٹر عبدالواحد، اکاؤنٹس اسسٹنٹ، بی پی ایس۔14
3۔	مسٹر مقصود اختر، سٹینوگرافر / کمپیوٹر آپریٹر، بی پی ایس۔12
4۔	مسٹر ظفر اقبال، کلرک، بی پی ایس۔7
5۔	مسٹر ابرار حسین، نائب قاصد، بی پی ایس۔1
6۔	مسٹر اکبر حسین، چوکیدار، بی پی ایس۔1
7۔	مسٹر جاوید مسیح، سویپر (پارٹ ٹائم)

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں نے سوال کے جز (ہ) میں پوچھا ہے کہ "ان انڈسٹریل اسٹیٹ سے حکومت کو کتنی سالانہ آمدنی ہوتی ہے اور حکومت کتنی رقم سالانہ ان پر خرچ کرتی ہے؟" محکمہ نے اس کا جواب نہیں دیا۔

جناب سپیکر: محترمہ! اس کا جواب موجود ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں معذرت چاہتی ہوں۔ واقعی جواب آ گے دیا ہوا ہے۔ وہاں پر سوئی گیس کی سہولت بھی میسر نہیں ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا حکومت نے ان کو کوئی incentives دیئے ہیں اور کیا ٹیکس میں چھوٹ دی ہوئی ہے؟ یہ چھوٹی چھوٹی صنعتیں ہیں اور وہاں پر گیس بھی مہیا نہیں کی گئی جس کی وجہ سے ان کے لئے بہت سی مشکلات ہیں۔ منسٹر صاحب مہربانی کر کے اس کی وضاحت فرما دیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! میں محترمہ کے ضمنی سوال کو سمجھ نہیں سکا۔

جناب سپیکر: انہوں نے وہاں پر دیئے گئے incentives اور سوئی گیس مہیا کرنے کے حوالے سے ضمنی سوال پوچھا ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! یہ پنجاب سمال انڈسٹریل اسٹیٹ 76-1975 میں بنی تھی۔ اس کے تقریباً 288 کے قریب پلاٹس ہیں۔ اس اسٹیٹ میں ایک کنال، دس مرلے اور پانچ مرلے کے پلاٹس ہیں۔ ہم نے وہاں پر سڑکیں، واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولتیں مہیا کی ہیں۔ اب تمام انڈسٹری لگ چکی ہے اور ہمارا محکمہ یا عملہ وہاں سے مخصوص قسم کے charges وصول کرتا ہے۔ ہم وہاں سے صرف واٹر سپلائی کے bills اور maintenance charges وصول کرتے ہیں۔ ہم پوری کوشش کرتے ہیں کہ ان کے مسائل حل کریں۔ میرے خیال کے مطابق وہاں پر نزدیک سوئی گیس available نہیں ہے اسی لئے اس انڈسٹریل اسٹیٹ کو ابھی تک سوئی گیس مہیا نہیں کی جا سکی۔ جب یہ انڈسٹریل اسٹیٹ بنی تھی تو اس وقت وہاں پر سوئی گیس موجود نہیں تھی۔ لوگوں نے وہاں پر پلاٹ خریدنے کے بعد اپنی صنعتیں لگائی ہیں۔

جناب سپیکر! میں معزز ممبر کی اطلاع کے لئے یہ عرض کرتا چلوں کہ اب ہم نے سوئی گیس کی فراہمی کے لئے demand notice جمع کروا دیا ہے، اس کی payment ہو گئی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی سوئی گیس مہیا کر دی جائے گی۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! یہاں پنجاب سمال انڈسٹریز کے حوالے سے جتنے بھی اعداد و شمار دیئے گئے ہیں ان کے مطابق اس معاشی بدحالی کے دور میں حکومت کی آمدن میں depreciation اور اخراجات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہوں گا کہ وہ اپنی good governance کی بنیاد پر کب تک اس خسارے پر کنٹرول کر لیں گے؟

جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے یہ تفصیل پڑھ دیتا ہوں۔ سمال انڈسٹریل اسٹیٹ جہلم کی سال 13-2012 کی سالانہ آمدن -/14,23,000 روپے جبکہ سالانہ خرچ -/25,50.000 روپے ہے۔ اب میں آپ کو منی انڈسٹریل اسٹیٹ جی ٹی روڈ گوجر خان کی سال 13-2012 کی آمدن اور اخراجات بتاتا ہوں۔ اس میں اخراجات -/23,00,736 روپے جبکہ آمدن -/5,00,116 روپے ہے۔ اسی طرح سمال انڈسٹریل اسٹیٹ جھنگ بہتر روڈ ٹیکسلا کے 13-2012 کے اخراجات -/21,54,728 روپے اور آمدن -/1,306,662 روپے ہے۔ میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کب تک اس deficiency and out of control اخراجات پر قابو پایا جا سکے گا؟

جناب سپیکر: جی، وزیر صنعت!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! تمام profit projects کے لئے نہیں بنائے جاتے۔ گورنمنٹ آف پاکستان یا گورنمنٹ آف پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹ کے projects پر اربوں روپیہ اس حساب سے خرچ نہیں کرتی کہ یہاں سے کتنی income ہو گی۔ اپنے ملک کی معاشی صورتحال کو بہتر کرنے کے لئے یہ انڈسٹریل اسٹیٹ بنائی جاتی ہے۔ جہاں تک اخراجات کا معاملہ ہے تو وہاں پر کون سے income sources ہیں یا وہاں پر کوئی پلانٹ لگا ہوا ہے؟ یہ اخراجات محکمہ اور انڈسٹریل اسٹیٹ میں تعینات ملازمین کی تنخواہوں کے ہیں اس کے علاوہ تو وہاں پر کوئی اخراجات ہی نہیں ہیں۔ ہم اُن سے maintenance کی مد میں تھوڑے بہت پیسے لیتے ہیں لیکن اس سوال میں معزز ممبر نے جو پوچھا ہے اس کے حوالہ سے ہم نے discussion کی ہے اور محکمہ پنجاب

سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کے تمام charges میں اضافہ کر رہا ہے تاکہ آمدن اور خرچ کو برابر کیا جا سکے۔ لوگ آرام سے اپنا کام کریں اور محکمہ کسی کو کوئی تکلیف نہیں دینا چاہتا۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔اب ہم اگلا سوال لیتے ہیں۔ محترمہ زیب النساء اعوان صاحبہ!

محترمہ زیب النساء اعوان: جناب سپیکر! سوال نمبر 1250 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع راولپنڈی میں سمال انڈسٹریل اسٹیٹس کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1250: محترمہ زیب النساء اعوان: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع راولپنڈی میں سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کتنے ہیں، یہ کہاں کہاں واقع ہیں اور یہ کتنے رقبہ پر مشتمل ہیں۔انڈسٹریل اسٹیٹ کی علیحدہ علیحدہ تفصیل بیان کریں؟

(ب) ہر انڈسٹریل اسٹیٹ میں کتنے پلاٹ کس کس سائز کے بنائے گئے ہیں؟

(ج) ان انڈسٹریل اسٹیٹس میں کون کون سی انڈسٹری ہے؟

(د) مذکورہ انڈسٹریل اسٹیٹ سے حکومت کو سال 13-2012 کے دوران کل کتنی سالانہ آمدن حاصل ہوئی ہے اور حکومت نے کتنی رقم سالانہ ان پر خرچ کی ہے؟

(ہ) ان انڈسٹریل اسٹیٹس پر حکومت کی طرف سے کل کتنا عملہ تعینات ہے یہ کہاں کہاں تعینات ہے عہدہ، گریڈ وار بیان کریں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) ضلع راولپنڈی کی حدود میں دو سمال انڈسٹریل اسٹیٹس بمطابق تفصیل درج ذیل قائم کی گئی تھیں۔

1- منی انڈسٹریل اسٹیٹ جی ٹی روڈ گوجر خان 1978 میں 139 کنال 11 مرلہ رقبہ پر قائم کی گئی۔

2- سمال انڈسٹریل اسٹیٹ جھنگ بہتر روڈ ٹیکسلا 1991 میں 838 کنال 14 مرلہ رقبہ پر قائم کی گئی۔

(ب)

1- منی انڈسٹریل اسٹیٹ جی ٹی روڈ گوجر خان میں مندرجہ ذیل کیٹیگری کے پلاٹ بنائے گئے۔

کیٹیگری	17.7 مرلے	12.8 مرلے	8.5 مرلے	5.3 مرلے	کل پلاٹ
پلاٹس	32	59	56	36	183

-2 سمال انڈسٹریل اسٹیٹ جھنگ بہتر روڈ ٹیکسلا میں مندرجہ ذیل کیٹیگری کے پلاٹ بنائے گئے:۔

کیٹیگری	4 کنال	2 کنال	ایک کنال	10 مرلے	کل پلاٹ
پلاٹس	41	107	167	69	394

(ج)

-1 منی انڈسٹریل اسٹیٹ جی ٹی روڈ گوجر خان میں

-1 ماربل انڈسٹریز -2 آئل ملز
-3 فلور ملز -4 ووڈن فرنیچر
-5 مرچ مصالحہ جات -6 ٹائیل باتھ
-7 پینٹ اینڈ کیمیکل -8 لائیٹ انجینئرنگ
-9 کنفیکشنری اور فوڈ پراسیسنگ کی فیکٹریاں کام کر رہی ہیں۔

-2 سمال انڈسٹریل اسٹیٹ جھنگ بہتر روڈ ٹیکسلا میں

-1 فوڈ پراسیسنگ -2 ماربل انڈسٹریز
-3 فارماسیوٹیکل -4 سٹون گرائینڈنگ
-5 سٹیل ورکس -6 لائیٹ انجینئرنگ
-7 پلاسٹک دانہ اور آئیل ملز کی فیکٹریاں کام کر رہی ہیں۔

(د)

-1 منی انڈسٹریل اسٹیٹ جی ٹی روڈ گوجر خان کی 13-2012 کی آمدن اور اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:۔
اخراجات -/23,00,736 روپے
آمدن -/5,00,116 روپے

-2 سمال انڈسٹریل اسٹیٹ جھنگ بہتر روڈ ٹیکسلا کی 13-2012 کی آمدن اور اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:۔
اخراجات -/21,54,728 روپے
آمدن -/1,306,662 روپے

(ہ)

-1 منی انڈسٹریل اسٹیٹ جی ٹی روڈ گوجر خان میں مندرجہ ذیل سٹاف تعینات ہے:۔

نمبر شمار	نام / عہدہ / گریڈ
1	مسٹر مظفر حسین رندھاوا اسسٹنٹ ڈائریکٹر بی ایس 16
2	مسٹر ناصر رضا سٹینو گرافر بی ایس 12
3	مسٹر سجاد علی، کلرک بی ایس 09
4	مسٹر ناصر احمد، نائب قاصد بی ایس 01
5	مسٹر عبدالمتین نائب قاصد بی ایس 01
6	مسٹر عنصر کھوکھر پارٹ ٹائم سویپر Fixed

2- سمال انڈسٹریل اسٹیٹ جھنگ بہتر روڈ ٹیکسلا میں مندرجہ ذیل سٹاف تعینات ہے۔

نمبر شمار	نام / عہدہ / گریڈ
1	مسٹر خرم رشید ڈپٹی ڈائریکٹر بی ایس 17
2	مسٹر مشتاق احمد سب انجینئر بی ایس 11
3	مسٹر محمد سجاد نائب قاصد بی ایس 01
4	مسٹر ریحان جلیل چوکیدار بی ایس 01
5	مسٹر وقاص محمود پارٹ ٹائم سویپر Fixed

محترمہ زیب النساء اعوان: میرے سوال کا جو جواب دیا گیا ہے میں اُس سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: No Supplementary Question۔ اگلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد کا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1398 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: سٹیل ملز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1398: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی۔144 لاہور میں کل کتنی سٹیل ملز کن کن کی ملکیت ہیں تمام سٹیل ملز کے نام، پتا جات کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) سال 13-2012 میں حلقہ پی پی۔144 میں کتنے مالکان کے خلاف ٹائر جلائے جانے کی وجہ سے پیدا ہونے والی فضائی آلودگی پر کارروائی عمل میں لائی گئی، کتنے مل مالکان کو جرمانہ اور سزائیں ہوئیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) حلقہ پی پی۔144 لاہور میں 98 سٹیل ملز ہیں ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ تحفظ ماحول 98 سٹیل ملوں کے خلاف کارروائی عمل میں لا چکا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جیسا انہوں نے بتایا ہے کہ ان سٹیل ملز کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جا چکی ہے۔ میں نے یہ سوال جولائی میں submit کرایا تھا کوئی شک نہیں کہ اُس کے بعد ان ملز کے خلاف کارروائی ہوئی تھی اور اُنہیں scrubber technology لگانے

کے لئے کہا گیا تھا مگر میرا سوال یہ ہو گا کہ کتنی ملز میں scrubber technology لگی ہے اور وہ کتنی effective ہے کیونکہ اُس کے ساتھ attached motors ہوتی ہیں اور ملز والے اپنی بجلی بچانے کے لئے اُن موٹرز کو on نہیں کرتے جس کی وجہ سے آج بھی اُس علاقے میں اُسی طرح کالا دُھواں موجود ہے جس کی وجہ سے سانس کی بیماریاں بہت زیادہ ہو گئی ہیں، سکول جانے والے بچے بیمار ہو رہے ہیں، گھروں میں ہر طرف کالک ہے اور فضا اُسی طرح سے آلودہ ہے تو میں نے وزیر موصوف سے اس کی implementation کے بارے میں پوچھنا تھا۔ میرا تعلق شمالی لاہور سے ہے تو یہ بات بھی میرے علم میں ہے کہ کچھ فیکٹریاں سیل بھی ہوئی ہیں لیکن لکھوڈیر روڈ پر اس وقت بھی کچھ ایسی فیکٹریاں چل رہی ہیں، اُن کے سٹوروں میں ٹائر موجود ہیں جو انہوں نے جلانے کے لئے سٹور کئے ہوئے ہیں تو ان بقیہ فیکٹریوں کے خلاف ایکشن کیوں نہیں لیا گیا؟

جناب سپیکر: جی، وزیر صنعت!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! پہلے سوال کا جواب ہے کہ حلقہ پی پی۔144 میں تقریباً 98 سٹیل ملز ہیں۔ محترمہ کا ضمنی سوال یہ ہے کہ وہاں ٹائر جلائے جاتے ہیں۔ اب ٹائر جلانے کے دُھوئیں کی وجہ سے environment کا خراب ہونا اس کا ہمارے محکمہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہم نے یہ کام ضرور کیا ہے کہ رہائشی علاقے میں 267 صنعتوں کو نوٹس جاری کئے ہیں کہ ہم آپ کو سُندر انڈسٹریل اسٹیٹ میں جگہ فراہم کرتے ہیں تو آپ اپنی صنعتوں کو وہاں لے جائیں تاکہ رہائشی علاقے کا خراب ماحول بہتر ہو سکے۔

جناب سپیکر: آپ متعلقہ محکمہ سے تو کہہ سکتے ہیں کہ وہ اس کا نوٹس لیں۔ آپ یہ لکھ دیں کیونکہ آپ بھی منسٹر ہیں. You are government too.

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ محکمہ صنعت کا سوال ہے اور میں نے اس کا جواب دینا ہے لیکن آپ بہتر سمجھتے ہیں کہ کیا محکمہ صنعت Environment Department کو instruction دے سکتا ہے؟ میں معزز ایوان کو یہ بات بھی بتا دوں کہ Environment Department خاموش نہیں بیٹھا ہوا۔ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ اور اُن کی پوری ٹیم اس پر دن رات کام کر رہی ہے اور اس وجہ سے صنعتکاروں کی چیخیں نکلی ہوئی ہیں۔ اُن کے بے پناہ چالان اور جرمانے کئے گئے ہیں اور next step یہ ہے کہ اُن کے خلاف ایف آئی آرز بھی کاٹی جائیں گی اور اُن کو اندر بھی کیا جائے گا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ٹائروں کو امپورٹ کیا جارہا ہے اور اس head کے تحت امپورٹ کیا جارہا ہے کہ ٹائر جلائے جائیں گے۔ وزیر موصوف سے میری گزارش یہ ہے کہ کیا کسٹم نے burning tyres کے دو جہاز release نہیں کئے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر صنعت!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چوہدری محمد شفیق): جناب سپیکر! شیخ صاحب نے جو سوال کیا ہے میں آپ کی وساطت سے یہ پوچھتا ہوں کہ کسٹم والوں نے اپنی ڈیوٹی لے کر ٹائر release کئے ہیں تو اُس کا محکمہ صنعت سے کیا تعلق ہے؟ شیخ صاحب ہمارے معزز ممبر ہیں، بزنس مین ہیں، تاجر ہیں لہذا یہ اس معاملہ کو بالکل آگے لے کر جائیں۔ اس معاملہ میں اگر ان کو محکمہ صنعت کی ضرورت ہے تو ہم ان کے ساتھ ہیں۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! ایوان کی میز پر جو لسٹ رکھی گئی ہے اُس کے مطابق لوہا پگھلانے والی 50 فیکٹریاں ہیں جبکہ میرے علم کے مطابق اس وقت لاہور میں ان فیکٹریوں کی تعداد 300 ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس معزز ایوان میں ٹائر جلانے کے حوالے سے کئی مرتبہ سوال آچکا ہے تو آپ کے توسط سے میری یہ گزارش ہوگی کہ اگر وزیر متعلقہ اس پر جواب دیں تو وہ زیادہ بہتر ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! زیر غور سوال کا جز (ب) ہے کہ "سال 13-2012 میں حلقہ پی پی۔144 میں کتنے ملز مالکان کے خلاف ٹائر جلائے جانے کی وجہ سے پیدا ہونے والی فضائی آلودگی پر کارروائی عمل میں لائی گئی، کتنے مل مالکان کو جرمانہ اور سزائیں ہوئیں؟" اس کا جواب بڑا گول مول سا آ گیا کہ "محکمہ تحفظ ماحولیات 98 سٹیل ملوں کے خلاف کارروائی عمل میں لا چکا ہے۔" اُن کے خلاف کیا کارروائی ہوئی، سزائیں ہوئیں، جرمانے ہوئے یا warning letter دے کر چھوڑ دیا گیا؟

جناب سپیکر: جی، وزیر صنعت!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چوہدری محمد شفیق): جناب سپیکر! اس سوال کا تعلق محکمہ صنعت کے ساتھ نہیں ہے پھر بھی ہم نے اس سوال کا جواب دیا ہے کہ سٹیل ملوں کے خلاف محکمہ تحفظ ماحول نے کارروائی کی ہے۔ ہم نے ان کو ایک information دی ہے کہ محکمہ تحفظ ماحول اُن کے خلاف کارروائی کر رہا ہے لہذا انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ نے اگر کوئی کارروائی کی ہوتی، کسی کو جرمانہ کیا ہوتا،

کسی کو سزادی ہوتی یا کسی کے خلاف کوئی ایف آئی آر درج کرائی ہوتی تو میں اپنے دوست احباب کو آپ کی وساطت سے ضرور بتاتا۔

جناب سپیکر: کیا یہ آپ کے ambit میں نہیں آتا؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جی، ہمارا اس کے ساتھ کوئی تعلق واسطہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ کا ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! On her behalf سوال نمبر 1432 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ راحیلہ خادم حسین کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لاہور: 2012 لوہا پگھلانے والی فیکٹریوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1432: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع لاہور میں موجود لوہا پگھلانے والی کل کتنی فیکٹریاں ہیں؟

(ب) ضلع لاہور میں موجود لوہا پگھلانے والی فیکٹریوں نے سال 2012-13 کے دوران کل کتنا ٹیکس جمع کروایا ہر ایک فیکٹری کی الگ الگ تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) لاہور میں لوہا پگھلانے والی فیکٹریوں کی تعداد 50 ہے (لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔)

(ب) وفاقی حکومت سے متعلقہ ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! سوال کے جز (ب) میں پوچھا گیا تھا کہ لوہا پگھلانے والی فیکٹریوں نے 2012-13 کے اندر کل کتنا ٹیکس جمع کرایا ہے؟ اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ یہ وفاقی حکومت سے متعلقہ ہے۔ یہ ذرا اس کی وضاحت فرمادیں کہ کیا انڈسٹری پر کوئی صوبائی حکومت کا ٹیکس لاگو نہیں ہوتا؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق):جناب سپیکر!سوال یہ تھا کہ لوہا پگھلانے والی فیکٹریوں نے 13-2012 میں کتنا ٹیکس جمع کرایا؟ میں آپ کی وساطت سے اپنے دوست کو بتاتا ہوں کہ ان کو اس بات کا علم ہونا چاہئے کہ ٹیکس وصول کرنے والا ڈیپارٹمنٹ FBR ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر!بات FBR کے متعلق نہیں ہے۔یہاں یہ بتایا گیا ہے کہ یہ وفاقی حکومت سے متعلقہ سوال ہے۔ میں نے سوال کیا ہے کہ کیا ان فیکٹریوں پر صوبائی حکومت کی طرف سے کوئی ٹیکس لاگو نہیں ہوتا؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق):جناب سپیکر!سوال یہ کیا گیا ہے کہ کتنا ٹیکس وصول کیا گیا ہے اور مجھے یہ بھی بتادیں کہ انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ کون سا ٹیکس لاگو کرتا ہے؟ ہم تو انڈسٹری لگا کر اپنے تاجروں کے لئے وسائل پیدا کرتے ہیں۔انڈسٹری لگانے کے بعد ہمارا شعبہ ختم ہو جاتا ہے،اس کے بعد لیبر ڈیپارٹمنٹ جانے، سوشل سکیورٹی ڈیپارٹمنٹ جانے،انکم ٹیکس جانے یا جو بھی محکمہ جات ہیں وہ جانیں ہمارا ان کے ساتھ تعلق واسطہ نہیں ہوتا اور نہ ہمارا collection کرنے والا ڈیپارٹمنٹ ہے۔ ہمارا کام صرف انڈسٹریل اسٹیٹ لگانا اور لوگوں کو سہولیات مہیا کرنا ہے۔

جناب سپیکر:آپ تو لوگوں کو facilitate کرتے ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق):جناب سپیکر!ہم نے ان کو سہولتیں مہیا کرنی ہیں اور ہم نے ان کو پلاٹ دینے ہیں لہذا ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

جناب سپیکر:آپ کا کام جرمانہ کرنا نہیں بلکہ آپ لوگوں کو facilitate کرتے ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق):جناب سپیکر!ہم تاجروں کو جو سہولیات دے سکتے ہیں وہ ہم دیتے ہیں۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر!میری گزارش یہ ہے کہ ایک دفعہ غور سے دیکھ لیا جائے کہ جواب دیا گیا ہے کہ "وفاقی حکومت سے متعلقہ ہے" مجھے منسٹر صاحب جواب دے رہے ہیں کہ انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ بتادیں کہ کیا یہ جواب ٹھیک ہے یا جو منسٹر صاحب فرما رہے ہیں وہ جواب ٹھیک ہے؟

جناب سپیکر: یہ سوال انکم ٹیکس ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ ہے۔اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق):جناب سپیکر!میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر:جی، ٹھیک ہے۔بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع وہاڑی:پولی ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ میں انسٹرکٹر کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا معاملہ

*571:جناب اعجاز خان:کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گورنمنٹ پولی ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ چک نمبر EB/507 بورے والا ضلع وہاڑی میں انسٹرکٹر کی کل بارہ اسامیاں ہیں جن میں سے سات پر کنٹریکٹ ملازمین کام کر رہے ہیں اور پانچ اسامیاں خالی ہیں؟

(ب) کیا حکومت ان اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیوں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق):

(الف) گورنمنٹ پولی ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ چک نمبر EB/507 بورے والا ضلع وہاڑی میں انسٹرکٹر کی کل 11 اسامیاں ہیں یہ ساری اسامیاں پُر ہیں اور ان پر کنٹریکٹ اور مستقل اساتذہ تعینات ہیں لہذا کوئی اسامی خالی نہ ہے ان اسامیوں پر سٹاف کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تمام اسامیاں پُر ہیں۔

ضلع فیصل آباد:ٹیکنیکل کالجوں میں خالی اسامیوں کو پُر کرنے کی تفصیلات

*572:جناب اعجاز خان:کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع فیصل آباد میں کل کتنے ٹیکنیکل کالج ہیں اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) مذکورہ ٹیکنیکل کالجوں میں پروفیسرز، اسسٹنٹ پروفیسرز، لیکچررز اور دیگر سٹاف کی کل اسامیاں کتنی ہیں، کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ج) کیا حکومت ان خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) ضلع فیصل آباد میں کل چار ٹیکنیکل کالجز ہیں اور مندرجہ ذیل جگہوں پر واقع ہیں:۔

1۔ گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی (M) سمن آباد فیصل آباد

2۔ گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی (W)، ڈی۔بلاک پیپلز کالونی نمبر 1 نزد خضرا مسجد فیصل آباد۔

3۔ گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی (W)، نزد فائر بریگیڈ سٹیشن جڑانوالہ۔

4۔ گورنمنٹ سٹاف ٹریننگ کالج، پیپلز کالونی نمبر 1 حشمت خان روڈ فیصل آباد

(ب) مذکورہ ٹیکنیکل کالجز میں مندرجہ ذیل اسامیاں ہیں:۔

	کل اسامیاں	خالی اسامیاں
پروفیسرز	1	1
اسسٹنٹ پروفیسرز	23	4
لیکچرار	30	6
دیگر سٹاف بشمول اوپر دی گئی اسامیاں	478	116

ادارہ کے حساب سے تمام اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) فی الحال موجودہ حکومت کی طرف سے نئی بھرتیوں پر پابندی ہے۔ جونہی پابندی ہٹالی جاتی ہے ان اسامیوں کو بلحاظ ضرورت میرٹ پر پُر کیا جائے گا۔

ضلع راولپنڈی: خواتین کے ٹیکنیکل اداروں کی تعداد و مسائل کی تفصیلات

*1483: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع راولپنڈی میں کتنے ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین ہیں؟

(ب) کتنے انسٹیٹیوٹ ایسے ہیں جن میں بچیوں کے لئے فرنیچر و دیگر بنیادی آلات و مشینری نہ ہے؟

(ج) کتنے انسٹیٹیوٹ ایسے ہیں جن میں strength کے مطابق انسٹرکٹر نہ ہیں؟

(د) کتنی انسٹرکٹرز کی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہوئی ہیں، اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ہ) کیا حکومت مذکورہ اداروں کے مسائل کے حل کے لئے فوری اور مثبت اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) بارہ جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ جی ٹی ٹی آئی (خواتین) ڈھوک سیداں راولپنڈی
2۔ جی وی ٹی آئی گوجر خان ٹی ٹی آئی (خواتین) مری
3۔ جی وی ٹی آئی گوجر خان وی ٹی آئی (خواتین) کرتارپورہ راولپنڈی
4۔ جی وی ٹی آئی گوجر خان وی ٹی آئی (خواتین) راولپنڈی کینٹ
5۔ جی وی ٹی آئی گوجر خان وی ٹی آئی (خواتین) گوجر خان
6۔ جی وی ٹی آئی گوجر خان وی ٹی آئی (خواتین) کہوٹہ
7۔ جی وی ٹی آئی گوجر خان وی ٹی آئی (خواتین۔آآباد) دھمیال راولپنڈی
8۔ جی وی ٹی آئی گوجر خان وی ٹی آئی (خواتین۔آآباد) کہوٹہ
9۔ جی وی ٹی آئی گوجر خان وی ٹی آئی (خواتین۔آآباد) مندرہ
10۔ جی وی ٹی آئی گوجر خان وی ٹی آئی (خواتین۔آآباد) گوجر خان
11۔ جی وی ٹی آئی گوجر خان ٹی ٹی آئی (خواتین) کلر سیداں
12۔ جی وی ٹی آئی گوجر خان ٹی ٹی آئی (خواتین) کوٹلی ستیاں

(ب) فرنیچر و دیگر بنیادی آلات و مشینری ہر ادارے میں موجود ہے۔

(ج) نو ادارے جن کی تفصیل جز (د) میں دی گئی ہے۔

(د) مندرجہ ذیل انسٹرکٹرز کی اسامیاں تقریباً پچھلے دو سال سے بوجہ ban خالی ہیں۔

سیریل نمبر	انسٹیٹیوٹ	خالی اسامیاں	تعداد
1	جی ٹی ٹی آئی ڈھوک سیداں	چیف انسٹرکٹر بی ایس 17	1
		سینئر انسٹرکٹر بی ایس 16	1
		انسٹرکٹر بی ایس 14	3
2	جی ٹی ٹی آئی مری	چیف انسٹرکٹر بی ایس 17	3
		سینئر انسٹرکٹر بی ایس 16	1
		انسٹرکٹر بی ایس 14	2
3	جی وی ٹی آئی کرتارپورہ	جونیئر ٹریڈ انسٹرکٹر بی ایس 8	2
4	جی وی ٹی آئی گوجر خان	جونیئر ٹریڈ انسٹرکٹر بی ایس 8	1
5	جی وی ٹی آئی کہوٹہ	ٹریڈ انسٹرکٹر بی ایس 10	1
6	جی وی ٹی آئی آباد مندرہ	انسٹرکٹر بی ایس 14	1
7	جی وی ٹی آئی آباد کہوٹہ	انسٹرکٹر بی ایس 14	2
8	جی وی ٹی آئی آباد گوجر خان	انسٹرکٹر بی ایس 14	3
9	جی ٹی ٹی سی کوٹلی ستیاں	ٹریڈ انسٹرکٹر بی ایس 11	1

(ہ) خالی اسامیاں banکی وجہ سے پر نہیں کر پائے البتہ کلاسز چلانے کے لئے بعض اسامیوں کے بدلے(daily basis) پر تعیناتی عمل میں لائی گئی ہیں۔

ضلع راولپنڈی: ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ کی تعداد وان میں شعبہ جات کی تفصیلات

*1484: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیاوزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع راولپنڈی میں کتنے ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹس فار بوائز ہیں؟

(ب) ان انسٹیٹیوٹس میں کون کون سے کتنے شعبہ جات ہیں؟

(ج) کتنے شعبہ جات کے اساتذہ نہ ہیں اور کب سے؟

(د) ان انسٹیٹیوٹس کے انچارج صاحبان نے 2013 کے دوران اساتذہ کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے اپنے ہیڈآفس کو بذریعہ لیٹر اطلاع کی، ان لیٹرز کی کاپیاں لف کریں، اگر ایسا نہیں کیاتوکیوں؟

(ہ) ان اداروں میں جو، جو مسنگ فسلیٹیز ہیں، اس بارے متعلقہ انسٹیٹیوٹس کے سربراہان نے اپنے ہیڈآفس میں بذریعہ لیٹر اطلاع کی، اگر ہاں توان لیٹرز کی کاپیاں فراہم کریں اور اگر نہیں تواس کی وجوہات سے ایوان کوآگاہ کریں؟

(و) کیاحکومت ان اداروں کی مسنگ فسلیٹیز کوکب تک پورا کرنے کاارادہ رکھتی ہے؟

(ز) ان اداروں کی مسنگ فسلیٹیز کی ادارہ وار تفصیل سے بھی آگاہ کریں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) ضلع راولپنڈی میں ایک ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ فار بوائز ہے، جس کا نام گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ گوجرخان ہے۔

(ب) جی ٹی ٹی آئی گوجرخان میں درج ذیل شعبہ جات ہیں۔

1)	الیکٹرونک اپلیکیشن	2)	موٹر وائنڈنگ
3)	ڈرافٹسمین سول	4)	ایچ وی اے سی آر
5)	آٹواینڈفارم مشینری	6)	مشینسٹ
7)	آٹوالیکٹریشن	8)	میسن
9)	پینٹر بلڈنگ	10)	پلمبر
11)	فٹرجنرل	12)	ڈریس میکنگ

13)	ویلڈر	14)	کمپیوٹر آپریٹر
15)	موبائل ریپیئر	16)	مکینسٹ
17B)	ڈرافٹسمین سول	18B)	الیکٹریشن

(ج)

1۔	موٹر وائنڈنگ	1
2۔	ڈرافٹسمین (سول)	1
3۔	آٹو الیکٹریشن	1
4۔	الیکٹرونک اپلیکیشن	1
5۔	کارپینٹر	3
6۔	ویلڈر	2
7۔	الیکٹریشن	2
8۔	آٹو مکینک	2
9۔	آٹو اینڈ فارم مشینری ریپیئر	1
10۔	شیٹ میٹل	1
11۔	بلڈنگ پینٹر	1
12۔	ٹیلرنگ	1
13۔	پلمبر	1
14۔	مشین شاپ	1
15۔	میسن	1
16۔	ایچ وی اے سی آر	1

(د) خالی اسامیوں کے بارے میں ہر ماہ ضلعی آفس ٹیوٹا راولپنڈی کی رپورٹ ٹیوٹا سیکرٹریٹ لاہور بھجوادی جاتی ہے لیکن نئی تقرریوں پر پابندی کی وجہ سے خالی اسامیاں مشتہر نہ کی جا سکیں ہیں۔

(ہ) نصاب کی تبدیلی کی وجہ سے جی ٹی ٹی آئی گوجر خان میں اضافی ٹریننگ سہولیات درکار ہیں ان سہولیات کی نشاندہی متعلقہ ادارہ کے پرنسپل نے کر دی ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) جی ٹی ٹی آئی گوجر خان میں درکار اضافی ٹریننگ سہولیات کا کیس فنڈز کی منظوری / دستیابی کے مراحل میں ہے اور درکار اضافی ٹریننگ سہولیات جلد فراہم کر دی جائیں گی۔

(ز) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع لاہور: فیکٹریوں میں لگائے گئے بوائلرز کی انسپکشن کی تفصیلات

*1622:ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع لاہور میں سال12-2011 اور2013 کے دوران کل کتنی فیکٹریوں میں بوائلر لگائے گئے نیز کتنی فیکٹریوں میں لگائے گئے بوائلر کی انسپکشن کی گئی اور کتنی فیکٹریوں کی انسپکشن نہیں کی گئی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ضلع لاہور میں محکمہ انڈسٹریز کے پاس پورے ڈویژن کے لئے فیکٹریوں کی چیکنگ اور کارروائی کے لئے صرف ایک انسپکٹر موجود ہے کیا حکومت انسپکٹرز کی تعداد بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ قانون کا عملی نفاذ نہ ہونے کے باعث گنجان علاقوں شاہدرہ، گلبرگ، مصری شاہ، شاد باغ، ٹاؤن شپ، داروغہ والا، ملتان روڈ اور بند روڈ کے ساتھ ساتھ دیگر علاقوں میں استعمال شدہ بوائلرز کی خریداری اور تنصیب کا رجحان عام ہو چکا ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) ضلع لاہور میں سال12-2011 اور2013 کے دوران کل 165 فیکٹریوں میں بوائلرز لگائے گئے نیز160 فیکٹریوں میں لگائے گئے بوائلرز کی انسپکشن کی گئی اور پانچ فیکٹریوں کی انسپکشن نہیں کی گئی یہ پانچ فیکٹریاں گیس اور بجلی کی لوڈ شیڈنگ کی وجہ سے بند ہیں۔

(ب) ایک انسپکٹر کے ساتھ لاہور کا ایک زون ڈپٹی چیف انسپکٹر آف بوائلرز کو بھی دیا گیا ہے اور ساتھ ساتھ چیف انسپکٹر آف بوائلرز بھی انسپکشن کرتے ہیں۔ فی الحال حکومت بوائلر سرکل (ڈویژن) لاہور میں انسپکٹرز کی تعداد بڑھانے کا ارادہ نہیں رکھتی۔

(ج) فروری2012 میں گورنمنٹ آف پنجاب نے رہائشی علاقوں میں انسپکشن بحال کر دی ہے۔ انسپکٹوریٹ آف بوائلرز نے انسپکشن کرنا شروع کر دی ہے اور تمام یونٹوں کی انسپکشن کی جا رہی ہے اور کچھ رہائشی علاقوں میں غیر قانونی بوائلرز کا آپریشن بھی روک دیا ہے۔

چکوال: پولی ٹیکنیکل کالج میں کلاسوں کے اجراء کی تفصیلات

*1935: جناب ذوالفقار علی خان: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تھوہا بہادر، ضلع چکوال میں ایک پولی ٹیکنیکل کالج کی عمارت پچھلے سات سال سے 22 کروڑ روپے کی خطیر رقم سے مکمل ہے اور خالی پڑی ہے، اب تک اس میں لیب بنائی گئی ہے اور نہ ہی اس میں کلاسیں شروع کی گئی ہیں؟

(ب) اس تاخیر کی کیا وجوہات ہیں اور اس کالج میں کلاسز کا اجراء کب تک ہو سکے گا؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ عمارت کا ابھی تک صرف 82 فیصد کام مکمل ہوا ہے اور یہ عمارت اس سال کے اختتام تک مکمل ہو جائے گی۔ لیب بنانے کے لئے ضروری آلات و ساز و سامان خریداری کے مراحل میں ہے۔

(ب) تاخیر کی وجہ فنڈز کی کمی ہے۔ اِس کالج میں کلاسز کا اِجراء تعلیمی سال 15-2014 سے ہو جائے گا۔

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

مجلس خصوصی نمبر 1 کے مسودات قوانین کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب سپیکر: میاں نصیر احمد صاحب مجلس خصوصی نمبر 1 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹیں ایوان میں پیش کریں۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میں

1. The Punjab Commission on the Status of Women Bill 2013. (Bill No.10 of 2013)
2. The Punjab Payment of Wages (Amendment) Bill 2013. (Bill No.11 of 2013)
3. The Employees Cost of Living (Relief) (Amendment) Bill 2013. (Bill No.12 of 2013)

4. The Punjab Minimum Wages for Unskilled Workers (Amendment) Bill 2013. (Bill No.13 of 2013)
5. The Punjab Shops and Establishments (Amendment) Bill 2013. (Bill No.14 of 2013)
6. The Punjab Workmens Compensation (Amendment) Bill 2013. (Bill No.15 of 2013) and
7. The Punjab Weights and Measures (International System) Enforcement (Amendment) Bill 2013. (Bill No.16 of 2013)

کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر1 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: جی، رپورٹیں پیش کر دی گئیں۔ اب تحاریک استحقاق کا وقت شروع ہوتا ہے۔ جناب ابو حفص محمد غیاث الدین صاحب کی تحریک استحقاق نمبر10/2013 ہے۔ جی، آپ اپنی تحریک استحقاق پڑھیں۔

اے سی شکر گڑھ اور ڈی سی اوناروال کا معزز ممبر کے ساتھ ہتک آمیز رویّہ

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 25۔نومبر 2013 بروز سوموار اے سی، شکر گڑھ نے تجاوزات ختم کرنے کے سلسلہ میں تقریباً 161 دکانداروں کو نوٹس دیا جس پر تحریر تھا کہ دکاندار مورخہ 27۔نومبر 2013 بوقت 12 بجے تک اپنی دکانوں سے سامان نکال لیں لیکن AC شکر گڑھ نے اپنے اعلان کے برعکس مورخہ 26۔نومبر 2013 کو 12 بجے دن ہمراہ رینجر و پولیس ایکشن کرنے کے لئے مشینری لے کر دکانیں گرانے کے لئے آ گیا۔ دکانداروں نے جواباً عرض کی ابھی چوبیس گھنٹے الٹی میٹم کے بقایا ہیں۔ اے سی نے دکانداروں کی ایک نہ سنی اور دکانیں گرانا شروع کر دیں۔ دکانداروں کی یونین کے عہدیداروں نے مجھ سے بذریعہ فون رابطہ کیا اور تمام صورتحال سے آگاہ کیا۔ میں نے اے سی شکر گڑھ کو فون کیا جو اس نے فون سننے سے انکار کر دیا۔ میں چونکہ لاہور تھا۔ میں نے بالمشافہ ملاقات جناب حمزہ شہباز سے کی جملہ حالات بتائے انہوں نے اپنے پی اے کو ہدایت کی کہ وہ DCO نارووال کو فون کریں کہ جب تک شہری

اپنی دکانوں سے سامان نہ نکال لیں اس وقت تک ایکشن روک دیا جائے۔ محترم حمزہ شہباز کے پی اے کے فون کرنے کے باوجود اے سی نے ایکشن نہ روکا۔اس کے بعد میں نے دکانداروں کے نمائندوں کے ہمراہ DCO کے ساتھ میٹنگ کر کے معاملات سلجھانے کے لئے DCO مذکور کے دفتر آ گئے۔ مورخہ 27۔نومبر 2013 کو دوران میٹنگ DCO نے تلخ کلامی کرتے ہوئے تحکمانہ انداز سے میری اور میرے ساتھ آئے ہوئے تاجر یونین کے احباب کی بے عزتی کی اور دفتر سے چلے جانے کا کہا۔ AC شکر گڑھ اور DCO نارووال نے ایسا کر کے نہ صرف میرا بلکہ جملہ عوامی نمائندوں کا استحقاق مجروح کیا ہے لہذا اے سی شکر گڑھ اور DCO نارووال کے خلاف میری تحریک استحقاق کو منظور فرما کر استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے اور ان دونوں کو معطل یا تبدیل کر کے فوری انکوائری کی جائے اور دکانداروں کا جو کروڑوں کا نقصان کیا گیا ہے اس کا ازالہ کیا جائے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس تحریک استحقاق کا نوٹس مجھے ابھی موصول ہوا ہے تو اس کو آپ اگلے ہفتہ تک کے لئے pending کر دیں تاکہ اس کا جواب حاصل کیا جا سکے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں اس میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ روزمرہ کا معمول بن گیا ہے کہ bureaucrats کی طرف سے منتخب نمائندوں کو due respect نہیں دی جاتی اور ان کی تذلیل کی جاتی ہے۔ عوامی منتخب نمائندے عوامی حقوق یا عوامی مسائل کے حل کے لئے جب کہیں جاتے ہیں تو ان bureaucrats کا روّیہ انتہائی غلط ہوتا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارے فاضل ممبر نے جو تفصیل بتائی ہے کہ prior notice کے بغیر وہاں جا کر لوگوں کا کروڑوں روپے کا نقصان کرنا سخت زیادتی ہے۔ ہم اپوزیشن کی طرف سے ان کو support کرتے ہیں کہ ان کی یہ تحریک استحقاق مجلس استحقاقات کے سپرد ہونی چاہئے اور اس میں جو بھی ذمہ داران ہیں ان کو ایوان کے سامنے آنا چاہئے۔ یہ حق bureaucracy کو نہیں دیا جا سکتا کہ وہ لاکھوں ووٹوں سے منتخب ہونے والے ممبران اسمبلی کی توہین اور تذلیل کریں۔

جناب سپیکر: رانا صاحب نے جواب کے لئے وقت مانگا ہے لہذا اس تحریک استحقاق کو اگلے ہفتہ تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میں نے بھی ایک تحریک استحقاق آپ کے پاس جمع کرائی تھی جس کو آپ نے approve کر کے استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیا تھا۔ اس استحقاق کمیٹی کی آج سے دو مہینے پہلے ایک میٹنگ ہوئی تھی جبکہ concerned آفیسر اس میٹنگ میں نہیں آئے تھے اس وعدے پر کہ دس دن بعد وہ میٹنگ میں آئیں گے اور دوبارہ میٹنگ convene کی جائے گی مگر دو مہینے گزر گئے ہیں اور اس پر کوئی action نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: اس کمیٹی کے چیئرمین صاحب اِدھر تشریف فرما ہیں؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں نے پہلے جو بات عرض کی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! ہم اس پر extension دے رہے ہیں اور اس آفیسر کو حاضر ہونا پڑے گا۔ Don't worry

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں second کرنا چاہ رہا تھا جو بات میں نے پہلے عرض کی ہے۔ جو یہ تحریک استحقاق accept ہوئی تھی اس میں بھی پولیس افسران کے روّیے کو کسی نے serious نہیں لیا اور نیچے سے ایک انسپکٹر level کے بندے کو رپورٹ میں شامل کیا جس میں سارے واقعات مکمل طور پر غلط درج تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ پنجاب کا سب سے معزز ایوان ہے تو اگر اسمبلی کا یہی حال رہنا ہے، یہاں کے منتخب نمائندوں، آپ کے حکم اور یہاں کی کمیٹیوں کا یہ حشر ہونا ہے تو ہمیں اس بات کو سنجیدہ لینا چاہئے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: جی، ہم نے اس کا notice لے لیا ہے۔ اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ رانا صاحب! آپ کے پاس تحریک التوائے کار نمبر 18/13 شیخ علاؤالدین صاحب کی ہوگی جو بڑی دیر سے چلی آرہی ہے کیا اس کا جواب آگیا ہے؟

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس کا جواب آگیا ہے۔

جناب سپیکر: راناصاحب! جو بات مولانا صاحب نے کی ہے وہ آپ نے بھی سنی ہے لہذا next week تک اس کا ہر صورت مکمل طور پر جواب آنا چاہئے بصورت دیگر جو میں سوچ رہا ہوں اس کے مطابق ہمیں کچھ کرنا پڑے گا۔ اگر کسی ممبر کی تضحیک ہوتی ہے اور ہم خاموش ہو کر بیٹھ جائیں تو it does not look nice.

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جس طرح قائد حزب اختلاف نے فرمایا کہ یہ معمول بن گیا ہے۔

جناب سپیکر: دیکھیں، ہمارے پاس جو تحریک آتی ہے اسے ہم کمیٹی کے سپرد کرتے ہیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! دوسری طرف بھی جس طرح یہ معمول بن گیا ہے تو ہماری طرف سے بھی یہ معمول سالہا سال سے بنا ہوا ہے کہ جب یہ لوگ کمیٹی کے سامنے پیش ہوتے ہیں تو وہاں پر معافی تلافی ہو جاتی ہے۔ میں پچھلے پانچ سال اس بات کا انتظار کرتا رہا ہوں کہ استحقاق کمیٹی کسی کے خلاف action propose کر کے معزز ایوان میں بھیجے تو اس پر عملدرآمد ہو۔ معاملہ یہ ہے کہ اگر استحقاق کمیٹی اپنے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے کسی بھی معاملے میں کوئی رپورٹ ایوان کو بھیجے گی اور یہ ایوان آپ کی زیر صدارت اور راہنمائی میں اس پر جو بھی action تجویز کرے گا تو میں گورنمنٹ کی طرف سے یہ یقین ہی دلا سکتا ہوں کہ اس کے اوپر من و عن عمل ہو گا اور کسی بھی بیوروکریٹ کو اس بنیاد پر معاف نہیں کیا جائے گا کہ اس نے معزز ممبر کی insult کی ہے لیکن یہ حق میں معزز ممبر سے نہیں چھین سکتا کہ وہ اگر اپنے معاملے میں کسی کو درگزر کرے اور معاف کر دے تو یہ ہر معزز ممبر کا اپنا استحقاق ہے۔

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھیں۔

پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد کو پی ایم ڈی سی کی منظوری کے بغیر چلایا جانا

(---جاری)

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض ہے کہ ڈینٹل سیکشن پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد ایک پبلک سیکٹر ادارہ ہے اور یہ 17-دسمبر 2008 کو بمطابق پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل قائم ہوا ہے۔ ان کے regulations کے تحت اس ادارے کا نام PMDC سے منظور ہونا ضروری تھا۔ پرنسپل میڈیکل کالج فیصل آباد نے ڈینٹل سیکشن کی inspection

کے حوالے سے پنجاب گورنمنٹ کو درخواست ارسال کی جسے حکومت پنجاب نے وفاقی حکومت وزارتِ صحت کو کارروائی کے لئے ارسال کر دیا۔ بعدازاں پرنسپل نے دوبارہ حکومت پنجاب کو یادداشت مورخہ 14-08-2012 کو ارسال کی کہ ادارہ ہذا کی PMDC سے رجسٹریشن کی منظوری دی جائے تاکہ طالبعلموں کا final year کا امتحان بروقت لیا جا سکے۔ پنجاب حکومت نے دوبارہ PMDC کو بذریعہ مراسلہ مورخہ 13-10-2012 کو یادداشت ارسال کی کہ ڈینٹل سیکشن پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد کو رجسٹرڈ کیا جائے تاکہ طلباء کا مستقبل محفوظ ہو سکے۔ PMDC نے بذریعہ مراسلہ 13-10-2012 کو پنجاب حکومت کو مطلع کیا کہ کالج ہذا نے باقاعدہ تفصیلی پر proforma ارسال نہ کیا ہے۔ حکومت پنجاب نے PMDC کا یہ مراسلہ باقاعدہ پرنسپل پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد کو ضروری کارروائی کے لئے بھجوا دیا ہے اور اس کی تمام خط وکتابت اور Annexure میرے پاس ہیں۔ اگر محترم ممبر دیکھنا چاہیں تو میں انہیں پیش کر سکتا ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں، اس پر اب کیا بحث ہو گی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ منسٹر صاحب تین سو طلباء کے بارے میں فرمائیں۔ مراسلے تو آ بھی رہے ہیں جا بھی رہے ہیں جبکہ طلباء کا حشر ہو گیا ہے۔ آپ ذرا غور فرمائیں کہ میں نے تین سو طلباء کی بات کی ہے جس کا مجھے بھی پتا ہے کہ یہ سارا کچھ illegal ہوا ہے لیکن ان طلباء کا کیا قصور تھا جن کو admission دیا گیا جن کا future at stake ہے۔ اس کا منسٹر صاحب کے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جہاں تک پنجاب حکومت کا اس میں عمل دخل ہے اس حد تک اس جواب میں پوری وضاحت سے عرض کر دیا گیا ہے کہ انہوں نے اپنے part پر پورا عمل کیا ہے۔ اب جس ادارے کی طرف سے delay ہو رہا ہے وہ وفاقی ادارہ ہے۔ اس معاملے کو اگر تحریک التوائے کار کے طور پر ہی اٹھانا ہے تو اس کو قومی اسمبلی میں اٹھایا جائے یا پھر اس ادارے کے سربراہ کو اس کی کاپی آپ کی direction کے ساتھ ارسال کر دی جائے یا اگر آپ مناسب سمجھیں تو اس بارے میں ایک کمیٹی تشکیل دے دیں کیونکہ واقعی یہ معاملہ کافی serious ہے اور تین سو طلباء کا معاملہ ہے۔ کل کو پھر یہ معاملہ agitation میں چلا جائے گا۔ کمیٹی ان کو یہاں پر بلائے یا متعلقہ وفاقی منسٹر ان کے ساتھ بات کریں اس طرح ہی یہ معاملہ resolve ہو سکتا ہے

باقی تحریک التوائے کار کی حد تک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کا جو جواب بنتا تھا وہ ان کی خدمت میں عرض کر دیا گیا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اس پر کمیٹی بنائیں کیونکہ تین سو طلباء کا مسئلہ ہے اور جتنا جلدی ہو سکے کچھ کریں کیونکہ یہ جون سے چل رہا ہے اور اب تک ان طلباء کو کچھ پتا نہیں کہ ان کا کیا بننا ہے؟

جناب سپیکر: میں اپنے چیمبر میں بیٹھ کر اس پر کمیٹی بنا دوں گا۔

شیخ علاؤالدین: بہت شکریہ

جناب سپیکر: اگلی تحریک التوائے کار نمبر 21/13 بھی شیخ صاحب کی ہے۔

دریائے راوی لاہور میں زہریلا پانی اور کوڑا کرکٹ ڈالنے سے زیر زمین پانی بھی زہریلا ہونے کا خدشہ

(۔۔۔جاری)

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس کا جواب بھی موصول ہو چکا ہے۔ یہ درست ہے کہ لاہور شہر کی فیکٹریوں، رہائشی آبادیوں اور صنعتی آبادیوں کا گندہ پانی بغیر کسی معالجہ کے مختلف مقامات سے دریائے راوی میں ڈالا جاتا ہے جو کہ آبی آلودگی کا باعث ہے اور اس آلودگی سے مچھلیوں اور سبزیوں کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ تاہم یہ مکمل طور پر درست نہ ہے کہ دریائی آلودگی کی وجہ سے لاہور شہر کے شہری بیمار ہو رہے ہیں۔ جہاں تک زہریلی دھاتوں کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں عرض ہے کہ دریائی پانی کی وجہ سے زہریلی دھاتوں کا ارتقاض ماحولیاتی لحاظ سے تجاوز نہیں کرتا تاہم نامیاتی اور جراثیمی آلودگی ماحولیاتی مسائل کے باعث ہے۔ جہاں تک کوڑا کرکٹ دریائے راوی میں ڈالنے کا تعلق ہے تو اس بارے میں سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور اور لاہور ویسٹ مینجمنٹ ایجنسی بہتر بتا سکتی ہیں۔ راوی کو آلودگی سے پاک کرنے کے سلسلے میں مفادِ عامہ کے تحت استغاثہ نمبر۔۔۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب! ذرا دوبارہ پڑھیں۔ آپ نے کیا کہا ہے؟

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور اور سالڈ ویسٹ مینجمنٹ ایجنسی اس بارے میں بہتر بتا سکتی ہے۔

جناب سپیکر: آپ نے اُن سے ابھی تک پوچھا کیوں نہیں ہے، یہ کیا بات ہوئی؟

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! پوچھ کر بتا دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: دیکھیں، آپ کچھ خیال کریں۔ پوری تحقیق کرنے کے بعد آپ کو یہاں جواب پڑھنا چاہئے۔ اس کو ہم pending کر دیتے ہیں۔

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس کو pending کر دیں۔

جناب سپیکر: اس کا جواب آپ کو دو دن کے اندر اندر سوموار کو دینا پڑے گا۔

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: اگلی تحریک التوائے کار نمبر 22/13 بھی شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔

لاہور میں متروکہ وقف (ہندو اوقاف) کی سینکڑوں کنال اراضی خلاف قانون و پالیسی ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی کے نام منتقل

(۔۔۔جاری)

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! بمطابق رپورٹ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر لاہور رقبہ ملکیتی ٹھاکر دوارہ نوانکوٹ لاہور واقع موضع موداسنگھ والا بر مشتمل چار قطعات نمبران خسرہ 194 رقبہ تعدادی پانچ کنال 17 مرلے، خسرہ نمبر 195 رقبہ تعدادی سات کنال دو مرلے، خسرہ نمبر 196 رقبہ تعدادی چھ کنال آٹھ مرلے، خسرہ نمبر 197 رقبہ تعدادی چھ کنال سات مرلے کل رقبہ 25 کنال 16 مرلے منجانب Evacuee Trust Property Board بحق ذوالفقار علی ولد محمد شریف ساکن مکان نمبر 11/1 گلی نمبر 11 گورومانگٹ گلبرگ III لاہور، اظہر اقبال ولد نذیر احمد ساکن ڈیرہ چاہل تحصیل کینٹ ضلع لاہور بحصہ برابر بروئے دستاویز نمبری 776 بہی نمبر 1، بہی نمبر 501 مورخہ 2005-01-26 مصدقہ سب رجسٹرار عزیز بھٹی ٹاؤن بالعوض مبلغ 44 لاکھ 37 ہزار 600 روپے فروخت ہوئی ہے جس کا انتقال نمبر 1022 مورخہ 2005-03-14 تصدیق ہوا۔ نقل دستاویز وغیرہ نقل انتقال لف ہے۔

اسی طرح دستاویز نمبری 7151 بہی نمبر 1 جلد نمبر 566 مورخہ 2009-8-10 مصدقہ سب رجسٹرار واہگہ ٹاؤن کے تحت رقبہ ملکیتی ٹھاکر دوارہ نوانکوٹ لاہور واقع موضع موداسنگھ والا نمبران

خسرہ 111,112,113,114,116,117,131,132 to 135, 137 to 156,162, 167,169,174,176, من کل رقبہ تعدادی 307 کنال 9 مرلے منجانب Evacuee Trust Property Board بحق ڈی ایچ اے رجسٹرڈ ہوا۔ دستاویز ہذا بغرض ادائیگی اشٹام ڈیوٹی مالیتی 6 لاکھ 90 ہزار روپے تحریر ہوئی جبکہ Evacuee Trust Property Board اور ڈی ایچ اے میں یہ معاہدہ طے پایا کہ اس زمین کے عوض ڈی ایچ اے محکمہ Evacuee Trust Property Board کو 25 فیصد پلاٹ رہائشی بشکل پانچ مرلہ، دس مرلہ، ایک کنال دینے کا پابند ہوگا۔

جناب سپیکر! ما بعد انتقال نمبری 1418 مورخہ 2010-04-10 رقبہ تعدادی 299 کنال 9 مرلے بحق ڈی ایچ اے تصدیق ہوا۔ دستاویز نمبری 7151 کی کاپی بھی جواب میں لف ہے اور انتقال نمبر 1416 منظور شدہ 2010-04-10 کی evidence بھی لف ہے۔ دستاویز نمبری 7151 متذکرہ بالا میں اجازت منجانب وزارت اقلیتی امور گورنمنٹ آف پاکستان چٹھی نمبر 4/11/2007/P/11 مورخہ 2009-04-28 کا تذکرہ کیا گیا ہے جس کی کاپی بھی لف ہے۔ رپورٹ موصول ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر لاہور کے ساتھ کاپی چٹھی نمبری 4025 مورخہ 2009-08-03 منجانب سید آصف ہاشمی جو اس وقت چیئرمین Evacuee Trust Property Board تھے، منجانب سب رجسٹرار واہگہ ٹاؤن لاہور جس کے تحت مسٹر سلیم مسیح سیکرٹری آئی اینڈ پی Evacuee Trust Property Board کو رجسٹری execution دستخط کرنے کا اختیار دیا تھا جس کی کاپی بھی لف ہے۔ اس طرح ہر دو دستاویزات کی روشنی میں ہر دو انتقالات درج و تصدیق ہونا پائے گئے ہیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! پہلے یہ بتائیں کہ اب یہ محکمہ پنجاب حکومت کے پاس ہے یا نہیں؟

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! ہے اور اس کا case بھی چل رہا ہے اور کچھ ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں اور سید آصف ہاشمی کے بارے میں حکومت نے لکھا ہے کہ انٹرپول کے ذریعے اسے واپس لایا جائے۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! وقف کی ہوئی زمین کی sale ہو سکتی ہے اور نہ ہی plotting ہو سکتی ہے کیونکہ یہ ادارہ وفاقی حکومت کے ماتحت ہوتا ہے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اٹھارہویں ترمیم کے بعد یہ وفاقی حکومت کے ماتحت نہیں ہے بلکہ یہ صوبوں کے پاس ہے اور Evacuee Property بھی دو قسم کی ہوتی ہے اس لئے کچھ حصہ وفاقی حکومت کے پاس ہوتا ہے اور جو باقی ہے the after Concurrent List ختم ہونے کے بعد اور اٹھارہویں ترمیم کے بعد یہ پنجاب کے پاس ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ حقیقت ہے کہ اس پر سپریم کورٹ نے action لیا ہے اور سید آصف ہاشمی کے خلاف انٹرپول کو بھی کہا گیا ہے۔ میری گزارش یہ تھی اور آج بھی یہ ہے اور آپ بھی یہ سمجھتے ہیں کہ یہ پراپرٹی transfer نہیں ہو سکتی تھی، اگر جمع بندی میں Evacuee Trust Property Board کے نام تھی یا کسی بھی قسم کی، چاہے وہ مسلم اوقاف ہے یا ہندو اوقاف ہے۔ آپ خود جانتے ہیں کہ اوقاف کی پراپرٹی جو transfer ہوئی ہے، کیونکہ وہ jurisdiction رجسٹرار کی تھی، وہ پنجاب حکومت کی تھی، اگر وہ نہ کرتا تو یہ اربوں روپے کا نقصان نہ ہوتا۔

جناب سپیکر! دوسری بات ہے کہ اب یہ ساری کی ساری deal null & void ہو گئی ہے لیکن جب میں نے یہ تحریک التوائے کار پیش کی تھی تو میرا اس وقت سوال یہ تھا کہ اس کا کس طرح انتقال ہو گیا اور اس ریونیو افسر سے پوچھنا چاہئے کہ یہ انتقال کیسے ہو گیا جب یہ پراپرٹی جمع بندی میں وقف تھی؟

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس میں ایف آئی اے نے ان سب کے خلاف مقدمہ درج کیا ہے اور تین لوگ 14 دن کا جسمانی ریمانڈ کاٹ کر judicial lock up میں ہیں جبکہ اس کے چیئرمین سید آصف ہاشمی کی گرفتاری کے بھی سپریم کورٹ نے orders دیئے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے اور اگلی تحریک التوائے کار ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی ہے جس کا نمبر 410/13 ہے۔ وہ تو موجود نہیں ہیں لیکن منسٹر صاحب! کیا اس کا جواب آپ کے پاس ہے؟

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جی، جناب سپیکر! اس کا جواب ہے۔

جناب سپیکر: تو پھر پڑھ دیں۔

پنجاب میں ہیپاٹائٹس کے مرض میں مسلسل اضافہ

(۔۔۔جاری)

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض ہے کہ ہیپاٹائٹس جیسے موذی مرض کے متعلق پیش کی جانے والی تحریک التوائے کار قابل ستائش ہے اور اس وقت حکومت اس مرض پر قابو پانے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کر رہی ہے:

صوبے کے تمام ٹیچنگ اور ضلعی ہیڈکوارٹرز ہسپتالوں میں ہیپاٹائٹس فلیگ قائم کئے گئے ہیں جہاں مریضوں کو نہ صرف مفت علاج بلکہ اس موذی مرض سے بچنے کی آگاہی بھی فراہم کی جاتی ہے۔

ہیپاٹائٹس جیسے متعدی مرض سے مناسب احتیاط اپنا کر بخوبی بچا جا سکتا ہے اس سلسلے میں آگہی مہم چلائی جا رہی ہے جس میں مندرجہ ذیل طریقے شامل ہیں:

1۔ ریڈیو اور ٹی وی پر آگہی کے اشتہارات، سکولوں اور کالجوں میں آگہی کے لیکچرارز، تمام اضلاع کے ای ڈی او (صحت) اور ضلعی ہیڈکوارٹرز ہسپتالوں کے اندر ورکشاپس اور سیمینارز۔

2۔ ضلعی سطح پر ضلع کے ای ڈی او (صحت) کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ ہر ماہ ہیپاٹائٹس کے ویکسینیشن کیمپ لگائے جائیں گے اور آگہی کے لئے ورکشاپس اور سیمینارز منعقد کئے جائیں گے کیونکہ ہیپاٹائٹس کی آگہی مہم سے ہی اس موذی مرض سے بچا جا سکتا ہے اور تمام اضلاع ایسا ہی کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! مندرجہ بالا مقاصد کے لئے گورنمنٹ نے فنڈز مختص کر رکھے ہیں جو ہیپاٹائٹس کی آگہی مہم میں صرف کئے جا رہے ہیں۔ اس سال ہر مہینے ہر ضلعی حکومت کی ہدایت کے تحت مندرجہ ذیل اقدامات کئے جائیں گے:

1۔ ہیپاٹائٹس واک اور سیمینار کروائے گا۔ مزید لیڈی ہیلتھ ورکرز پروگرام کے تحت گھروں میں ہیپاٹائٹس کی آگہی سے متعلق پمفلٹ تقسیم کئے جائیں گے۔

2۔ بی سی سی کے تحت تمام پروگرام بنائے جائیں گے جس میں حجام سے ملاقات، ٹیٹو میکرز سے ملاقات جو جسم کے مختلف حصوں پر ٹیٹو بناتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: حجام سے ملاقات نہ کی جائے؟

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس میں ملاقات ہے۔

جناب سپیکر: اچھا۔ جی، ٹھیک ہے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): Blood bankers سے ملاقات اور anti-quackery مہم بھی اس میں شامل ہو گی تاکہ اس موذی مرض سے نجات مل سکے۔

جناب سپیکر: شاباش۔ جی ٹھیک ہے یہ تحریک التوائے کار بھی dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 13/414 شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔ اس کا جواب آگیا ہے؟

پنجاب میں لاکھوں گاڑی مالکان قیمت ادا کرنے کے باوجود نمبر پلیٹوں سے محروم (---جاری)

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جی، جناب سپیکر! اس کا جواب بھی آگیا ہے جس کے مطابق اس ضمن میں عرض ہے کہ یہ بات درست ہے کہ پنجاب میں تقریباً 17 لاکھ گاڑیوں کو نمبر پلیٹیں نہیں دی جا سکیں تاہم یہ تمام گاڑیاں قانون کے مطابق موٹر رجسٹریشن اتھارٹیز کے پاس رجسٹرڈ ہو چکی ہیں اور مالکان بازار سے بنوائی گئی نمبر پلیٹس گاڑیوں پر آویزاں کر کے اپنی گاڑیاں استعمال کر رہے ہیں۔ نمبر پلیٹ مہیا نہ کرنے کی وجہ سابقہ سپلائر سے contract کو 31-10-2011 ختم ہونا ہے۔ اس کے بعد تین دفعہ ٹینڈرز call کئے مگر تینوں دفعہ process مکمل نہ ہو سکا جس کی وجہ bids کا Technical evaluation کے معیار پر پورا نہ اترنا تھا۔ چوتھی دفعہ ٹینڈر process ہو رہا ہے اور تھری ایم کمپنی کو محکمہ نے blacklist کر دیا تھا جس کے خلاف کمپنی نے ہائیکورٹ میں Writ Petition فائل کی جسے ہائیکورٹ نے مورخہ 20-06-2013 کو dismiss کر دیا۔ نئے ٹینڈر میں تھری ایم کا شرکت کرنے کی بجائے لاہور ہائیکورٹ کا مورخہ 23-08-2012 کو جاری کردہ حکم امتناعی تھا۔ تھری ایم کو pre qualification میں تکنیکی بنیاد پر مورخہ 24-05-2013 کو disqualify کر دیا گیا ہے لہذا اسے ٹینڈر کا ایوارڈ ہونا بعد از قیاس ہے۔ موٹر مالکان کو گاڑیوں کی نمبر پلیٹس کی مسلسل دستیابی کے لئے ٹینڈر under process ہے جس میں technical evaluation مکمل ہو چکی ہے اور اب صرف financial evaluation ہونا باقی ہے۔ نیز نمبر پلیٹوں کی Out Sourcing کے

لئے بھی چیف منسٹر صاحب کے حکم کے مطابق کمیٹی تشکیل دی جا چکی ہے جس کا کام آخری مراحل میں ہے۔مزید برآں06-05-2013سے موٹر مالکان سے نمبر پلیٹوں کی قیمت بھی نہیں لی جارہی ہے۔

جناب سپیکر!جہاں تک Standardized Number Plates کی فراہمی کا مسئلہ ہے اس کو حل کرنے کے لئے محکمہ ٹینڈر کو final کرنے جارہا تھا مگر چیف منسٹر پنجاب نے مورخہ 26-07-2013 کو ایک سترہ رکنی کمیٹی بنادی ہے جو لاء اینڈ آرڈر، سکیورٹی اور دہشت گردی کی موجودہ گھمبیر صورتحال کے تناظر میں "نئے نمبر پلیٹ فراہمی سسٹم" کو Information Technology کی بنیاد پر منظم و مربوط نظام پر استوار کرنے کے لئے اپنی سفارشات پیش کرے گی۔ان سفارشات کے آنے تک نئی فرم سے نمبر پلیٹیں فراہمی کے عمل کو روکنے کا کہا گیا ہے لہذا اب اس کمیٹی کی سفارشات کا انتظار ہے جس کے بعد ہی اس مسئلہ کا قطعی حل ممکن ہے۔شکریہ

شیخ علاؤالدین:جناب سپیکر!انہوں نے یہ بات تو مان لی کہ 17لاکھ گاڑیوں کی نمبر پلیٹیں جن کے عوام سے پیسے لئے گئے ہیں وہ نہیں دی گئیں۔دوسری بات یہ ہے کہ ایک طرف ہم دہشت گردی روکنے کی بات کرتے ہیں تو جب ہم نمبر پلیٹیں نہیں دے سکتے تو ہم مجرموں کو کیسے پکڑ سکتے ہیں جو اپنی مرضی کی پلیٹیں لگا کر گاڑیاں چلاتے ہیں؟ میں یہ کہتا ہوں کہ پوری دنیا میں کوئی گاڑی سڑک پر نہیں آسکتی جب تک کہ اس کی نمبر پلیٹ نہ لگے اور یہاں گورنمنٹ یہ مسئلہ حل کرنے میں کمیٹیاں بناتی ہے۔جو17لاکھ لوگوں سے پیسا لیا گیا یہ کس کی جیب میں گیا؟

جناب سپیکر:شیخ صاحب!آپ ٹائم کا خیال کریں۔

شیخ علاؤالدین:جناب سپیکر!دیکھیں تو سہی کہ 17لاکھ لوگوں کا پیسا کس کے پاس گیا؟

جناب سپیکر:Rule 83(g) کے تحت اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔اب تحریک التوائے کار کا ایک بڑا خوبصورت نمبر ہے یہ تحریک چودھری عامر سلطان چیمہ، سردار محمد آصف نکئی اور ڈاکٹر محمد افضل کی طرف سے تھی۔اس تحریک التوائے کار کا نمبر421/13ہے۔جی،منسٹر صاحب!

جوزف کالونی بادامی باغ لاہور کے متاثرہ افراد کا امدادی چیک نہ ملنے پر شدید احتجاج

(---جاری)

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور(جناب خلیل طاہر سندھو):جناب سپیکر!بحوالہ قومی اخبارات مورخہ6۔اگست2013کو شائع ہونے والی خبر کے ضمن میں عرض ہے کہ جوزف کالونی بادامی باغ کے تمام متاثرہ خاندانوں کو مالی امدادChristian Communityکے مقامی لوگوں پر مشتمل کمیٹی کی تجویز وتصدیق کردہ لسٹ کے مطابق ادا کر دی گئی ہے۔اس بات میں کوئی حقیقت نہ ہے کہ جاری کردہ چیکdishonour ہو گئے ہیں بلکہ تمام جاری کئے ہوئے چیکclearبھی ہو گئے ہیں۔اس سلسلے میں کسی فرد کی جانب سے بھی چیکdishonour ہونے کی اب تک کوئی ایک شکایت بھی موصول نہ ہوئی ہے۔

جناب سپیکر!جو اس وقت کی فیڈرل گورنمنٹ تھی ان کے چیکdishonour ہوئے تھے ہماری پنجاب حکومت نے ہر ایک گھر کو امداد دی ہے۔اگر ایک گھر میں پانچ خاندان ہیں تو ان کو پانچ لاکھ کے حساب سے25لاکھ روپے دیئے ہیں۔

جناب سپیکر:جی،ٹھیک ہے اس تحریک التوائے کار کو بھیdispose ofکیا جاتا ہے۔کیا اگلی تحریک التوائے کار نمبر422/13کا جواب آ گیا ہے؟

پنجاب کے ادارہ صحت میں متعدی بیماریوں اور سانپ کے کاٹے کے علاج کے لئے ادویات کی عدم دستیابی

(---جاری)

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور(جناب خلیل طاہر سندھو):جناب سپیکر!جی،اس کا جواب آ گیا ہے۔ اس ضمن میں گزارش ہے کہ پنجاب کے تمام اضلاع میں سانپ کے کاٹے کی ویکسین دستیاب ہے جو کہ بھارت کی بنی ہوئی ہے۔ابNIHکی تیار شدہ ویکسین وافر مقدار میں موجود ہے جو کہ اضلاع اپنی ضرورت کے مطابق خرید رہے ہیں جبکہ دیگر متعدی امراض کے علاج کے لئے ادویات وافر مقدار میں موجود ہیں اور تمام مریضوں کو مفت مل رہی ہیں۔یہ بات قابل ذکر ہے کہ اب تک56افراد سانپ کے کاٹنے سے ہسپتالوں میں آئے اور تمام لوگ صحت یاب ہو کر واپس گئے اور یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اب تک سانپ کے کاٹنے سے کوئی ہلاکت کی رپورٹ موصول نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر:اس تحریک التوائے کار کوdispose ofکیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 426/13جناب امجد علی جاوید کی ہے۔اس کا جواب پڑھ دیں۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ کے مین بازار میں سینکڑوں چھابڑی فروش اور ریڑھی بانوں کو بغیر پیشگی نوٹس کے بے دخل کرنے سے پریشانی کا سامنا

(۔۔۔جاری)

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن ٹوبہ ٹیک سنگھ سے جو رپورٹ موصول ہوئی ہے اس کے مطابق تحریر ہے کہ ٹی ایم اے ٹوبہ ٹیک سنگھ عوام الناس کی آمد و رفت میں سہولت کے لئے گورنمنٹ کی ہدایات کی روشنی میں شہر میں وقتاً فوقتاً ناجائز تجاوزات کے خلاف کارروائی کرتی رہتی ہے۔ متذکرہ صدر بازار کے ریڑھی، چھابڑی والوں کو بھی متعدد بار کہا گیا کہ رمضان کے دنوں میں بازار میں لوگوں کا رش ہوتا ہے اس لئے آپ اپنی ریڑھی، چھابڑیوں کو محدود حصہ میں رکھیں اور لوگوں کی آمد و رفت میں آسانی پیدا کریں۔ اس ضمن میں میونسپل / ضلعی انتظامیہ نے بھی نمائندگان ریڑھی، چھابڑیوں سے میٹنگ کر کے میونسپل انتظامیہ سے تعاون کے لئے کہا مگر انہوں نے صدر بازار میں بہتری لانے کی بجائے بضد ہو کر بازار کو ریڑھی، چھابڑیوں سے بند کر دیا اور پبلک کی گزر گاہ میں انتہائی رکاوٹ کا باعث بنے لہذا عوام الناس کی شکایت اور پریشانی کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ٹی ایم اے نے ضلعی انتظامیہ اور پولیس کی معاونت سے مورخہ 21-07-2013 کی شام کارروائی کرتے ہوئے ناجائز تجاوزات کو ختم کر دیا اور صدر بازار کو عوام الناس کی سہولت اور گزر گاہ کے لئے کھول دیا جسے عوام الناس نے سراہا۔ ٹی ایم اے کا یہ اقدام پبلک کے بہترین مفاد میں تھا اور سامان جو موقع سے اٹھایا گیا تھا اصل مالکان کے حوالے کر دیا گیا۔ اب یہ ریڑھی، چھابڑی والے مین جھنگ روڈ نزد ماڈل بازار میں ریڑھی، چھابڑی لگا کر کاروبار کر رہے ہیں۔ ناجائز تجاوزات کے خلاف ٹی ایم اے کی مہم جاری ہے جس میں صدر بازار اور دیگر ملحقہ بازاروں سے پختہ و عارضی ناجائز تجاوزات ختم کروائی جا رہی ہیں۔

جناب سپیکر: اگلی تحریک التوائے کار نمبر 428/13 میاں محمد رفیق آف ٹی ٹی سنگھ کی ہے۔ اس کا جواب پڑھ دیں۔

مین بازار ٹوبہ ٹیک سنگھ کے دکانداروں کا ٹی ایم اے کے عملہ سے ساز باز کر کے سینکڑوں چھابڑی فروشوں کو بے دخل کرنا

(---جاری)

وزیراقلیتی امور اور انسانی حقوق(جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر!تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن ٹوبہ ٹیک سنگھ سے موصولہ رپورٹ کے مطابق عرض ہے کہ ٹی ایم اے ٹوبہ ٹیک سنگھ عوام الناس کی آمد و رفت میں سہولت کے لئے گورنمنٹ کی ہدایات کی روشنی میں شہر میں وقتاً فوقتاً ناجائز تجاوزات کے خلاف کارروائی کرتی رہتی ہے۔

جناب سپیکر!یہ تحریک بالکل ویسی ہی ہے جیسی جناب امجد علی جاوید کی تھی اور اس کا جواب بھی ویسا ہی ہے۔اگر آپ کہتے ہیں تو میں اس کو پڑھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: اس کو rule 83 (c) کے تحت dispose of کیا جاتا ہے۔ میاں صاحب کہاں ہیں، کیا وہ ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر!وہ باہر نہیں گئے ہیں بلکہ ان کو چیف منسٹر صاحب نے بلایا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: اگلی تحریک التوائے کار 436/13 جناب محمد سبطین خان کی ہے۔ وہ یہاں نہیں ہیں لیکن منسٹر صاحب!آپ اس کا جواب پڑھ دیں۔

ضلع میانوالی کے حلقہ پی پی-46 کے قصبہ علووالی کی سڑکوں اور قابل کاشت رقبہ کو مون سون کی بارشوں اور دریائے سندھ کے سیلابی ریلے سے بچانے کے لئے دفاعی بند تعمیر کرنے کا مطالبہ

(---جاری)

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! تحریک التوائے کار ہذا کے ضمن میں عرض ہے کہ حلقہ پی پی-46 میں واقع قصبہ علووالی تحصیل پپلاں ضلع میانوالی مون سون کی بارشوں کی وجہ سے دریائے سندھ کے سیلابی ریلے سے شدید کٹاؤ کی زد میں ہے۔ اس صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے علووالی کے مقام پر ہنگامی طور پر flood fighting کی جا رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے

فضل و کرم سے موضع علو والی سیلاب سے محفوظ ہے۔ علاوہ ازیں اس علاقے کو مکمل طور پر محفوظ بنانے کے لئے ایک J-Head Spur مع کھدائی تعمیر کرنے کی تجویز زیر غور ہے۔ اس کے لئے 357.922 ملین روپے تخمینہ لاگت کا PC-1 تیار ہو چکا ہے۔ منظوری اور فراہمی فنڈز کے بعد موقع پر کام شروع کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 438/13 جناب منان خان کی ہے۔ منسٹر صاحب! اس کا جواب بھی پڑھ دیں۔

تحصیل شکر گڑھ میں واقع نور کوٹ قلعہ احمد آباد سے گزرنے والے نالہ کی خستہ حال پل کی ہنگامی بنیادوں پر مرمت کا مطالبہ

(۔۔۔جاری)

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ مذکورہ پُل انتہائی خستہ حالت میں ہے اور اس کے دو درے (Span) خطرناک حالت میں ہیں۔ پل کی مخدوش حالت کے پیش نظر اس کو ہر قسم کی heavy traffic کے لئے بند کر دیا گیا ہے اور اس کے دونوں اطراف barrier لگا کر رکاوٹ بنا دی گئی ہے۔ متبادل راستہ diversion کے لئے تخمینہ لاگت 9,81,000 روپے تیار کر لیا گیا ہے۔ کام الاٹ کرنے کے لئے 20۔ دسمبر کا اشتہار اخبار میں بھجوا دیا گیا ہے اور diversion کا کام مکمل ہونے کے بعد ہر قسم کی ٹریفک کے لئے بند کر دیا جائے گا۔ چونکہ یہ پل انتہائی اہم ہے اس لئے اس پل کی مرمت کے لئے Director Bridges Highway Department سے رابطہ کیا گیا ہے اور ان کی demand کے مطابق مکمل survey mapping کروا کر ان کے دفتر جمع کروا دیا گیا ہے جن کی تفصیل تتمہ (الف) پر لف ہے۔ جونہی Director Bridges کے آفس سے اس کی مستقل مرمت کا estimates ملتا ہے تو اس کے مطابق ضلعی حکومت نارووال سے فنڈز حاصل کر کے پل کی مرمت کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: آپ اس کام کو expedite کروا دیں اور اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 441/13 ہے۔ منسٹر صاحب! کیا اس کا جواب ہے؟

صوبہ میں چکن کے گوشت اور انڈوں کی قیمتوں میں مزید اضافہ

(---جاری)

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس کا جواب ہے۔ اس ضمن میں عرض ہے کہ مرغی کے گوشت کی قیمت کا تعین ایک طے شدہ کمیٹی کرتی ہے جس میں پاکستان پولٹری ایسوسی ایشن، پولٹری ٹریڈ ایسوسی ایشن، پولٹری فارمز ایسوسی ایشن کے نمائندے اور سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کا نمائندہ شامل ہوتا ہے۔ یہ کمیٹی طلب و رسد کی بنیاد پر form rates نکالتی ہے جو بعد ازاں طے شدہ calculation کے بعد زندہ مرغی اور گوشت کی قیمت مارکیٹ کمیٹی کو بھیجی جاتی ہے جس سے ہر دن مرغی کی قیمت عوام تک پہنچ جاتی ہے لہذا قیمت کے اُتار چڑھاؤ کا تعین مکمل طور پر طلب اور رسد کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر 31۔اگست 2013 کو بالترتیب زندہ مرغی اور گوشت مرغی کی قیمت 137 روپے اور 199 روپے تھی جو کہ نہایت ہی مناسب تھی۔

جناب سپیکر! اس سلسلے میں جواب سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کی جانب سے موصول ہوا ہے اور ہم نے طلب و رسد کی بنیاد پر ان کی قیمتوں کا تعین کیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ محترمہ کنول نعمان صاحبہ کی تحریک التوائے کار نمبر 449 ہے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! تحریک التوائے کار ہذا کے ضمن میں عرض ہے کہ موضع جوگیرہ تحصیل و ضلع جھنگ میں دریا چناب کے بائیں کنارے پر کٹاؤ کی وجہ سے آبادی وزرعی رقبہ جات کا جو نقصان ہو رہا ہے اس کے متعلق چیف انجینئر اریگیشن سرگودھا نے وقف تجویز کر کے سیکرٹری محکمہ آبپاشی کو ورکنگ پیپر بحوالہ نمبری M/25/538 مورخہ 13-08-01 ارسال کئے ہیں جو محکمہ میں عملدرآمد کے لئے زیر غور ہیں۔ موضع جوگیرہ میں دریائے چناب کے بائیں کنارے پر کٹاؤ کی اریگیشن ریسرچ انسٹیٹیوٹ سے ماڈل سٹڈی کروائی جا رہی ہے جس کے بعد مسئلے کا درست حل تجویز کیا جائے گا۔ مزید برآں علاقہ میں سڑکوں کی ٹوٹ پھوٹ اور دریا میں کسی جگہ پر کشتیوں کا عارضی پل بنانا محکمہ مواصلات کے ذمہ ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، Not moved and dispose of

رپورٹ

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: اب ملک مظہر عباس راں صاحب مجلس خصوصی نمبر 2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

تحریک استحقاق نمبر 6/13 کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

ملک مظہر عباس راں: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"تحریک استحقاق نمبر 6 بابت 2013 پیش کردہ ڈاکٹر نوشین حامد ایم پی اے صاحبہ کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"تحریک استحقاق نمبر 6 بابت 2013 پیش کردہ ڈاکٹر نوشین حامد ایم پی اے صاحبہ کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"تحریک استحقاق نمبر 6 بابت 2013 پیش کردہ ڈاکٹر نوشین حامد ایم پی اے صاحبہ کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

پوائنٹ آف آرڈر

سانحہ راولپنڈی پر دیئے گئے توجہ دلاؤ نوٹس پر بات کرنے کا مطالبہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میری عرض یہ ہے کہ ہم نے اور ہمارے راولپنڈی کے دوستوں کی طرف سے ایک توجہ دلاؤ نوٹس جمع کروایا ہوا ہے جو سانحہ راولپنڈی سے متعلق ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ چونکہ current واقعہ ہے اور اس کے اثرات نہ صرف پورے صوبے بلکہ پورے ملک کے اندر محسوس کئے جا رہے ہیں تو میں اس حوالے سے آپ سے گزارش کروں گا کہ اس توجہ دلاؤ نوٹس پر ہمیں بات کرنے کی اجازت دیں۔ اس میں ایک تو بڑی سیدھی سی بات ہے کہ حکومت نے 9 اور 10 محرم کو ڈبل سواری پر پابندی لگائی، موبائل سروس پورے دو دن بند کی اور پورے ملک کا رابطہ کٹ گیا۔ زندگی رُک کر اور تھم کر رہ گئی۔ یہاں بڑے بلند و بانگ دعوے ہوئے کہ اپوزیشن دیکھے گی کہ کس طرح سے حکومت نے فول پروف انتظامات کئے۔۔۔

جناب سپیکر: میری آپ سے گزارش یہ ہے کہ آپ کی تحریک استحقاق یا تحریک التوائے کار یا کوئی چیز اس بارے میں میرے پاس موجود نہیں ہے۔۔۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! توجہ دلاؤ نوٹس ہے۔۔۔

جناب سپیکر: کس کے پاس ہے؟ جی، ہمیں دکھائیں۔ ہمارے پاس اس کا کوئی توجہ دلاؤ نوٹس ہے؟

(اس مرحلہ پر سیکرٹری اسمبلی نے جناب سپیکر کو بتایا کہ یہ نوٹس ہمیں آج 6:00 بجے موصول ہوا ہے)

چلیں! اب آپ جو فرمانا چاہتے ہیں آپ کہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہم نے آج بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں بات کی تھی کہ ہمارے راولپنڈی کے دوست اس پر ضرور بات کرنا چاہتے ہیں۔ میں دو منٹ میں اس کو open کرتا ہوں پھر جو متعلقہ ہمارے ایم پی اے ہیں اور جن کے حلقے میں یہ سارا سانحہ ہوا ہے وہ اس پر اظہار خیال کریں گے۔ میں عرض یہ کر رہا تھا کہ حکومت کی تمام تر احتیاطی تدابیر۔۔۔

جناب سپیکر: بہتر رہے گا کہ Monday کو اور پھر اس کے بعد Thursday کو بھی آپ کو ٹائم ملے گا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میرا یہ خیال ہے کہ ہم نے جو بات آپس میں کی تھی کہ یہ مسئلہ اس طرح کا ہے اب بھی وہاں پر حالات نارمل نہیں ہیں اور ہمارے معزز ممبران جو وہاں سے elect ہو کر آئے ہیں وہ اس پر اظہار خیال کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے جواب میں رانا ثناء اللہ خان جو وزیر قانون ہیں وہ جو بھی مؤقف دیں لیکن ہم نے آپس میں یہی بات کی تھی کہ اس پر بات آج ضرور ہو گی۔

جناب سپیکر: یہ آپ جیب میں ڈالے پھر رہے ہیں۔ میرے تک تو آپ نے ابھی پہنچایا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ آپ کے ہاں جمع ہے۔ آپ ہمیں اس پر دو منٹ دے دیں اور متعلقہ جو ہمارے ممبر صاحبان ہیں۔۔۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!۔۔۔

MR SPEAKER: Let me hear also.

جی، رانا صاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں تو یہ بات ہوئی تھی کہ اس سے متعلقہ جو دوسرے معاملات بھی ہیں اس کے لئے اور لاء اینڈ آرڈر پر بحث کے لئے ایک دن بلکہ محترم قائد حزب اختلاف نے فرمایا تھا کہ دو دن رکھیں تو میں نے یہ عرض کیا تھا کہ آپ ایک دن جو بعد میں بدھ کا دن مختص ہوا ہے اس دن بھی اس پر بات کر لیں۔ اگر سپیکر صاحب نے یہ محسوس کیا کہ اس پر ایک اور دن کا اضافہ کیا جائے تو پھر ایک اور دن کا اضافہ کرتے ہوئے جمعرات تک لے جائیں گے اور اس دن ہم legislation نہیں کریں گے۔ اسی طرح سوموار کا دن price hike پر discussion کے لئے مقرر ہوا ہے۔ اب اس میں یہ ہے کہ اگر تو سانحہ راولپنڈی میں جو واقعات اب تک ہوئے ہیں ان کے متعلق کوئی short information جو میرے پاس آج تک ہے وہ لینا چاہتے ہیں تو وہ میں دینے کو تیار ہوں لیکن اگر یہ اس پر detailed information چاہتے ہیں اور in black and white چاہتے ہیں تو وہ جس طرح سے طے ہوا ہے کہ آج یا کل توجہ دلاؤ نوٹس جمع کروا دیں اور next Thursday کو اس پر جو مفصل حقائق ہیں اس سے متعلق ایوان کو آگاہ کیا جائے گا۔ اگر انہوں نے سیاسی تقریر کرنی ہے اور اس میں پھر ڈبل سواری تک جانا ہے تو وہ پھر اور بات ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، تھوڑا سا ہمیں rules کو بھی follow کرنا ہے۔۔۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: میری ایک بات سنیں۔ میں Monday کو آپ کی بات مکمل سنوں گا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میری آپ ایک request سن لیں۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں! پہلے میری بات سنیں۔ یہ Rule 64 ہے۔ Time of calling attention, Rule 64 کے تحت آپ بحث Monday اور Thursday کو کر سکتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میری ایک عرض سن لیں۔ جب ہم نے وہاں پر بات کی تھی تو اس پر وزیر قانون۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ بولیں جو مرضی بولنا چاہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ ایک اتنا important issue ہے اور ہمیں اگر rules suspend کر کے بھی اس پر بات کرنی پڑے تو ہمیں بات کرنی چاہئے۔ ایوان میں ہم کس لئے آئے ہیں؟ ہم اس ایوان کے اندر پنجاب کے عوام کے custodian ہیں۔ اگر پنجاب کے عوام کے جان و مال کا تحفظ حکومت دینے میں ناکام ہے، انتظامیہ ناکام ہے، وہاں پر درجنوں لوگ مارے گئے ہیں، کروڑوں روپے کی املاک تباہ و برباد ہوئی ہیں اور یہاں پر ہمیں یہ کہا گیا کہ یہ فول پروف سکیورٹی سسٹم ہے۔ کسی جگہ 10 ہزار، کسی جگہ 8 ہزار کی سکیورٹی تعینات ہے۔ میڈیا پر روز چل رہا ہے کہ اتنے لوگ محرم کے جلوسوں کے ساتھ ساتھ ہیں اور ہر طریقے سے ہم نے بندوبست کر لیا ہے۔ آپ دیکھئے کہ خود وزیر قانون نے پریس کانفرنس کے اندر کہا کہ جس روز یہ واقعہ ہوا پونے دو بجے کے قریب فوارہ چوک کے پاس اہل تشیع حضرات کافی تعداد میں جمع تھے، وہاں سے 100 سے ڈیڑھ سو افراد کی ٹولی گئی اور انہوں نے مدرسہ تعلیم القران پر حملہ کیا۔ وہاں پر جو ذمہ داران تھے جن میں کمشنر صاحب، CCPO صاحب اور دیگر ذمہ داران اڑھائی بجے پہنچے۔ رانا ثناء اللہ خان نے پریس کانفرنس میں جو سارے واقعات اور شواہد بتائے ہیں میں ان کے حوالے سے بات کر رہا ہوں کہ اندھیر خدا کا کہ اگر وہاں 100 سے 150 بندوں کو روکنے کے لئے 10 سے 20 پولیس والے بھی ہوتے تو یہ اس طرح کا دردناک اور افسوسناک واقعہ رونما نہ ہوتا۔ یہ صرف راولپنڈی کی بات نہیں کر رہا پورے ملک میں sectarian کی یہ صورتحال پیدا ہو گئی، سارے ملک کے اندر شیعہ سنی فساد ہونے کا خطرہ پیدا ہو گیا اور ہر طرف عوام

پریشان ہو گئے کہ یہ کیا ہے؟ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر ہم یہاں پر بیٹھے ہیں تو routine سے ہٹ کر کسی بھی اس طرح کے اہم واقعہ پر بات کرنا پنجاب کے منتخب لوگوں کا حق ہے اور اس پر بات ہونی چاہئے اس لئے میری آپ سے درخواست ہے کہ یہ اس طرح کا جو واقعہ ہے اگر ہم یہاں پر discuss نہیں کرتے تو ہم یہاں پر کس لئے بیٹھے ہیں؟ ہمیں سب کو مل کر دیکھنا ہو گا کہ عوام کے جان و مال کے تحفظ کی ذمہ داری آپ نے انتظامیہ، پولیس، کمشنر اور سکیورٹی ایجنسیوں پر ڈال دی لیکن یہ کس جگہ flop ہوا؟ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ total collapse تھا اور جس طرح سے ان دو دنوں کے اندر جنگل کا قانون راولپنڈی کے اندر رہا میرے فاضل دوست جن کا یہ حلقہ ہے وہ بتائیں گے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس پر detailed بات ہونی چاہئے اور جو ذمہ داران ہیں ان کو قرار واقعی سزا دی جانی چاہئے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: پھر ہم جمعرات کو اس پر بحث نہ رکھیں؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اتنا بڑا حادثہ ہو گیا اور ہم چپ کر کے بیٹھیں رہیں؟ ہمیں یہاں پر بھی بات کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ میرا mike کھولا جائے۔

جناب سپیکر: جی، ان کا mike کھول دیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! خُدا کے لئے ہماری بات سُنیں، انتظامیہ ہماری بات نہیں سُنتی، آپ ہماری بات نہیں سُنتے تو ہم لوگ کہاں جائیں؟ یہ جو دس محرم کا واقعہ ہے۔ یہ واقعہ کوئی حادثاتی طور پر نہیں ہوا، یہ واقعہ انتظامیہ کی نااہلی اور انتظامیہ کی نالائقی کی وجہ سے ہوا ہے، اس کی سب سے بنیادی وجہ 11۔ مئی کا الیکشن تھا۔ 11۔ مئی کے الیکشن کے بعد راولپنڈی کے ساتھ لاوارثوں جیسا سلوک کیا گیا۔ راولپنڈی کی انتظامیہ اور راولپنڈی کے منتخب نمائندوں کے درمیان کوئی رابطہ نہیں ہے۔ انتظامیہ نے راولپنڈی کے منتخب نمائندوں کو پچھلے چھ مہینے سے کسی معاملے میں اعتماد میں نہیں لیا، محرم آیا مگر انتظامیہ ڈینگی کے پیچھے لگی ہوئی تھی، انتظامیہ بلدیاتی حلقے بنا رہی تھی، ایک بھی اجلاس انتظامیہ اور منتخب نمائندوں کا نہیں ہوا۔ اس مقدس دن کو ہم کس طرح پُرامن طور پر گزاریں؟ جہاں حادثہ ہوا وہ کوئی بہت بڑی جگہ نہیں تھی، وہاں کوئی لاکھوں لوگ نہیں تھے، صرف اور صرف غفلت، نااہلی، بے حسی اور غیر ذمہ داری کی وجہ سے گیارہ لوگ مر گئے، چالیس لوگ لاپتا ہیں، چار دن شہر جام رہا اور ہم گھروں میں بند رہے۔ ہمارا کہنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ خُدا کے لئے آپ جو سزا ہمیں پچھلے چھ مہینے سے دے

رہے ہیں وہ صرف اور صرف اس لئے کہ شاید راولپنڈی کی عوام نے ن لیگ کے خلاف فیصلہ دے دیا ہے۔اس کی ہمیں اتنی سزا تو نہ دیں اور ہماری زندگیوں کے چراغ تو نہ گل کریں۔

جناب سپیکر: کوشش کریں کہ اس کو politicize نہ کریں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر!میں politicize نہیں کر رہا بلکہ میں آپ کو facts بتا رہا ہوں۔

جناب سپیکر: میں آپ سے جو بات کر رہا ہوں اس کے مطابق چلیں۔ ایسے میں اجازت نہیں دوں گا۔(قطع کلامیاں)

جناب محمد عارف عباسی: اگر انتظامیہ منتخب نمائندوں کے ساتھ رابطہ میں رہتی، ہم بیٹھ کر معاملات کو سلجھاتے تو یہ دردناک واقعہ، پنڈی کی تاریخ کا بدترین واقعہ کبھی پیش نہ آتا۔

محترمہ تحسین فواد: بھائی!جب یہ واقعہ ہوا تب تو آپ کہیں نظر نہیں آئے۔اب آپ یہاں آکر باتیں کر رہے ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: میری بہن!میں وہیں پر تھا۔آپ لوگ یہاں بھی نہیں سُن سکتے؟آپ حوصلہ پیدا کریں۔گیارہ لوگ شہید ہوئے ہیں،آپ حوصلہ پیدا کریں۔ آپ لوگوں کی نااہلی کی وجہ سے۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ صرف مجھ سے بات کریں۔Order please, order in the House.

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر!میں آپ کو انتقام کی مثالیں دینا چاہتا ہوں۔پنڈی کا شہر گندگی کا گڑھ بنا رہا، ہم نہیں بولے۔ہماری اسّی فیصد lights بند رکھی گئیں، ہم نہیں بولے لیکن یہ جو حادثہ ہوا ہے، یہ جو واقعہ ہوا ہے ہماری پنڈی کی تاریخ کا بدترین حادثہ تھا،پنڈی پُرامن شہر تھا کبھی یہاں پر ایسے واقعات نہیں ہوئے۔ہمارے ساتھ بہت زیادتی ہوئی ہے۔خدا کے لئے سیاست سے ہٹ کر سوچیں،خدا کے لئے ہمیں اتنی سزا نہ دیں کہ ہمیں کوئی اور طریقہ اختیار کرنا پڑے۔پنڈی کے لوگوں کا فیصلہ دل سے مان لیں اگر انہوں نے (ن) لیگ کے خلاف فیصلہ دے دیا ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ انتظامیہ کو یہ instructions دی جائیں کہ آپ منتخب نمائندوں کے ساتھ نہ ملیں،آپ منتخب نمائندوں کو ساتھ لے کر نہ چلیں، میں آپ کو پورے وثوق کے ساتھ یہ کہہ رہا ہوں اگر انتظامیہ اور شہر کے منتخب نمائندے

ایک جگہ بیٹھتے،اس چیز کو plan کرتے تو یہ واقعہ کبھی نہ ہوتا۔میری آپ سے صرف یہ دردمندانہ التماس ہے کہ خُدا کے لئے اس شہر کو مزید تباہی کی طرف نہ لے کر جائیں۔

جناب سپیکر: اللہ خیر کرے۔

جناب محمد عارف عباسی: اب بھی وقت ہے انتظامیہ اور منتخب نمائندے مل بیٹھیں تاکہ آئندہ آنے والے وقت میں ہم ان چیزوں سے بچ سکیں۔

جناب سپیکر: جنھوں نے اس میں تعاون کیا ہے ان سب کا شکریہ اور علماء کرام کا بھی شکریہ۔آپ کی مہربانی۔

جناب محمد عارف عباسی: لاء منسٹر سے کہیں کہ اس کا جواب دیں۔

جناب سپیکر: جی،لاء منسٹر بولیں گے،وہ اس کا جواب دیں گے۔

معرز ممبران حزب اقتدار: جناب سپیکر!ان سے کہیں کہ دوبارہ تقریر کریں،سمجھ نہیں آئی۔

جناب سپیکر: ایسے نہ کریں،آرڈر پلیز۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ /قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جو واقعہ راولپنڈی میں ہوا اس پر پوری قوم کو افسوس ہے اور جو واقعات ہوئے وہ میڈیا کے ذریعے تمام لوگوں تک پہنچے ہیں۔جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ وہاں پر کس سے کیا کوتاہی ہوئی،کس نے اپنے فرض کی ادائیگی میں غفلت سے کام لیا؟وہ رپورٹس آچکی ہیں،اس سے متعلق معزز ایوان کو بھی اور عوام کو بھی آگاہ کیا جائے گا لیکن اگر آپ اس واقعہ کو کسی اور طرف کھینچنا یا گھسیٹنا چاہیں اور اس کے بعد آپ اتنے جذباتی انداز میں گفتگو کریں کہ آپ کی بات کسی کو سمجھ نہ آئے۔

MR SPEAKER: All of us are Pakistani.

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ /قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ اس معزز ایوان کے شایانِ شان روّیہ نہیں ہے۔میں یہ عرض کروں کہ پورے پنجاب کی بات ہوئی۔پورے پاکستان،پورے پنجاب میں دہشت گردی کا threat تھا،خود کش حملے کا threat تھا، کہیں بم بلاسٹ کا threat تھا،اس سے متعلق جو arrangements کئے گئے تھے ان arrangements میں،میں یہ سمجھتا ہوں کہ پورے پنجاب پر بھرپور توجہ دی گئی،عوامی نمائندوں کو اس میں شامل رکھا گیا

اب اگر ہمارے بھائی یہ سمجھتے ہیں کہ انتظامیہ ان کو بھی انتظامی امور میں شامل رکھے تو آپ کسی دن debate کر لیں اور اس بات کا فیصلہ کر لیں کہ اپوزیشن کا role کیا ہے اور حکومت کا role کیا ہے ؟ اگر میرے ان بھائیوں کا حکومتی اختیارات استعمال کرنے کو دِل چاہتا ہے تو میں ان سے یہ عرض کروں گا کہ یہ حکومت میں شامل ہو جائیں، ہم ان کو شامل کرنے کے لئے تیار ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

اور یہ کہنا کہ ہمارے ساتھ مشورہ نہیں کیا گیا۔ بات یہ ہے کہ اس واقعہ میں پورے پنجاب میں 7 بجے تک ہر طرف سے مکمل اَمن وامان اور peace کی رپورٹ تھی۔ ماسوائے اس ایک واقعہ کے جو راولپنڈی میں ہوا اور اس واقعہ کی جوڈیشل انکوائری ہو رہی ہے۔ اس جوڈیشل انکوائری سے پہلے میں کوئی ایسی بات نہیں کرنا چاہتا جو sub-judice معاملہ کے اوپر ایک رائے کے مترادف ہو لیکن میں اتنا عرض کر دوں کہ وہاں موقع پر دو ایس پی صاحبان کی ڈیوٹی تھی، وہاں پر دو reserves موجود تھے۔ یہ جلوس فوارہ چوک پر رُکتا ہے اور وہاں پر نماز ظہرین ادا کرنے کے بعد یہ جلوس تقریباً تین ساڑھے تین بجے اس مسجد کے سامنے سے گزرتا ہے اس دن جلوس بھی اپنی جگہ پر بالکل ٹھیک روکا گیا اور وہیں پر انہوں نے نماز ظہرین ادا کی۔ مسجد میں دو بجے تک جمعہ ختم ہونا تھا کوئی تقریباً ڈیڑھ اور دو بجے کے درمیان مبینہ طور پر، میں اس کے اوپر کوئی رائے قائم نہیں کرتا وہاں پر یہ کہا گیا کہ مسجد سے کوئی تقریر ایسی ہوئی ہے جس پر باہر جو لوگ تھے وہ مشتعل ہوئے وہاں پر یہ واقعہ ہوا، کچھ لوگوں نے مسجد پر پتھراؤ کیا، کچھ مسجد کے اندر سے نعرہ بازی ہوئی اور یہ معاملہ بڑھتے بڑھتے آگے گیا جس کے نتیجے میں لوگوں کو شہید کیا گیا، مسجد اور مارکیٹ کو آگ لگائی گئی۔ وہاں پر پورے جلوس کو CCTV coverage حاصل تھی اور اس کے علاوہ سپیشل برانچ کی coverage تھی۔ ہمارا پرائیویٹ میڈیا وہاں پر موجود تھا وہاں پر جو footage بنی ہے، اس footage سے وہ تمام لوگ جو پولیس سے بندوقیں چھین رہے ہیں، جو فائرنگ میں ملوث ہیں، جو آگ لگانے میں ملوث ہیں، جن لوگوں نے اس معاملے کو اس حد تک پہنچایا ان تمام کی identification ہو چکی ہے ان میں سے بہت سارے لوگوں کو شامل تفتیش کیا گیا ہے اور جن کے خلاف جرم یا الزام ثابت ہو رہا ہے ان کو گرفتار بھی کیا گیا ہے۔ یہ تفصیل، جس طرح میں نے عرض کیا ہے کہ جس دن توجہ دلاؤ نوٹس آئے گا تو میں اس معزز ایوان کے سامنے رکھوں گا۔ اب اس میں معاملہ یہ ہے کہ وہاں پر اگر کسی آفیسر نے اپنے فرض میں غفلت برتی ہے تو یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ اس کی fact finding کروائے اور اس کے بعد اس کے خلاف جو Rules اور قانون کے مطابق ایکشن بنتا ہے وہ کیا جائے لیکن اس سارے معاملہ میں یہ کہنا کہ راولپنڈی کو سزا نہ دی جائے، یہ کہنا کہ معلوم ہوتا

ہے راولپنڈی اس ملک کا حصہ نہیں ہے، جس دن یہ واقعہ ہمیں رپورٹ ہوا اسی وقت within one hour میں آئی جی پنجاب، چیف سیکرٹری، ہوم سیکرٹری، اور وزیر تحفظ ماحول کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ صاحب ہم وہاں پر پہنچے، وہاں پر ہماری تمام political قیادت موجود تھی اور جو وہاں کی انتظامیہ ہے وہ بھی موجود تھی۔ یہ فیصلہ خالصتاً انتظامیہ کا تھا، یہ professional decision تھا اس میں ٹرپل بریگیڈ کے کمانڈر سرفراز، رینجرز کے بریگیڈیئر خالد اور تمام متعلقہ لوگوں کی رائے تھی کہ جو صورتحال پیدا ہوئی ہے اس کی بنیاد پر فوری طور پر کرفیو کا نفاذ کیا جائے تاکہ امن کو restore کیا جائے اور لوگوں کی جائیداد کی حفاظت کی جائے۔ اس کے بعد جس طرح سے تمام معاملات کو کنٹرول کیا گیا ہے، اس دن یعنی جس دن لیاقت باغ میں نماز جنازہ تھی تو یہ پورا خطرہ موجود تھا کہ جب dispersal ہوگا تو پورے شہر میں ہنگامے نہ پھوٹ پڑیں، لوگوں کو نقصان نہ پہنچے یا کوئی اس قسم کے واقعات نہ ہوں۔ اس کو manage کیا گیا، کنٹرول کیا گیا، لوگوں کے ساتھ بات چیت کی گئی، لوگوں کو involve کیا گیا، engage کیا گیا اور اس معاملے میں خود چیف منسٹر صاحب وہاں پر تشریف لے گئے۔ ان لوگوں کے ساتھ جو اس معاملے کو سلجھا سکتے تھے، تقریباً تین گھنٹے تک انہوں نے بات کی اور اس کے بعد وہ معاملہ بالکل پُرامن طریقے سے disperse ہوا۔ اس کے بعد احتجاج بھی آپ کے سامنے ہے کیونکہ احتجاج کی کال تھی، اس کو بھی بہتر انداز سے manage کیا گیا۔ اب بات یہ ہے کہ اس معاملے پر سیاست کرنا یا اس قسم کی گفتگو کرنا، وہاں پر ایک خود ساختہ فرزند راولپنڈی ہیں انہوں نے بھی عجیب قسم کی باتیں کی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ لوگ باہر سے آ گئے تھے، لوگ ادھر سے آ گئے تھے۔۔۔

جناب سپیکر: چھوڑیں ان کو A man who is not a member of this House ان کے متعلق بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس میں بات یہ ہے کہ اس قسم کی گفتگو، اس قسم کے حساس اور نازک معاملے میں، جس میں فرقہ واریت بھی ہے جس میں لوگوں کے stake بھی ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ اس بارے میں ہمیں اس قسم کی گفتگو نہیں کرنی چاہئے بلکہ جو حقائق ہیں ان کو آپ سامنے رکھیں۔ میں حکومت پنجاب اور وزیراعلیٰ پنجاب کی طرف سے یقین دلاتا ہوں کہ اس معاملے میں جن لوگوں سے غفلت ہوئی ان لوگوں کو بھی، جو لوگ مجرم ہیں، جن لوگوں نے یہ جرم کیا ہے، جن لوگوں نے مسجدوں کو آگ لگائی ہے، جن لوگوں نے امام بارگاہوں کو آگ لگائی ہے، جن لوگوں نے پرائیویٹ پراپرٹی کو آگ لگائی

ہےان لوگوں کو identify کرکے سزادیں گے اور کسی کے ساتھ زیادتی نہیں ہوگی۔اس کے علاوہ جوڈیشل انکوائری ہو رہی ہے facts finding commission نے انکوائری کی ہےاور ایک بہترین dedicated officers کی ٹیم جو کہ under the command of additional IG (CTD) تفتیش کررہی ہے۔اس میں انصاف کے تمام تقاضوں کوپورا کیا جائے گااوراس کے مطابق جس کا جوکردار ہےاس کو کیفرکردار تک پہنچایا جائے گا۔

MR SPEAKER: He should be satisfied now. (Intrupption)

قائد حزب اختلاف(میاں محمودالرشید):جناب والا!ابھی وزیر قانون نے یہ کہا کہ وہاں پر سیاسی قیادت بھی موجود تھی ہم نے لوگوں کو on-board لیا، مقامی لوگوں کو ساتھ لیا، ہمارے دوستوں کا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ وہاں کے جو elected لوگ ہیں، ممبران اسمبلی ہیں اگر ان کا تعلق تحریک انصاف سے ہے توکیاوہ دائرہ پاکستان سے خارج ہیں؟ کہیں پر کوئی واقعہ ہوتاہے،اس حلقہ سے پی پی پی، تحریک انصاف یا مسلم لیگ(ق)کا کوئی شخص،ایم پی اے یاایم این اے elected ہے تواس کو onboard لیا جانا چاہئے۔ وزیر موصوف خود بھی وہاں پر گئے ہیں،ساری سیاسی قیادت بھی وہاں پر گئی ہے لیکن وہاں کے جو elected نمائندے ہیں وہ وہاں پر ٹکریں مارتے رہے ہیں مگر کسی نے انہیں پوچھاتک نہیں۔ہم بات یہ کر رہے ہیں کہ جو وہاں کے elected لوگ ہیں اور اسی شہر کے جو elected members ہیں ان کو on board لیا جائے۔جہاں کہیں بھی اس قسم کا واقعہ ہو وہاں کے elected لوگوں کو on-board لیا جائے۔

چودھری سرفراز افضل:یہ وہاں پرآئے ہی نہیں توانہیں on-board کیسے لیتے؟

قائد حزب اختلاف(میاں محمودالرشید):اس کا تعلق کسی بھی جماعت سے ہواگر وہ وہاں کا elected نمائندہ ہے۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر:ان کی بات سننے دیں۔

قائد حزب اختلاف(میاں محمودالرشید):ان منتخب ممبران کو بھی اگر راناثناء اللہ خان صاحب اور وہاں کی انتظامیہ confidence میں لے لیتے اور انہیں بھی on-board لیتے تو شاید اس سے عوام کی مشکلات کم ہو جاتیں اوران کو شکایت کرنے کا موقع نہ ملتا۔میری آئندہ کے لئے بھی یہی استدعا ہے کہ پورے پنجاب کے اندر کسی بھی ایریا میں اس قسم کا کوئی واقعہ ہوتا ہے تواس میں وہاں کے elected لوگوں کو شامل کیا جانا چاہئے،چاہے ان کا تعلق کسی بھی پارٹی سے ہو حکومت کو on board لینا چاہئے اور

ان کے ساتھ negotiate کرنا چاہئے تاکہ ان کو احساس ہو کہ ہم بھی لوگوں کے ووٹوں سے منتخب ہو کر آئے ہیں۔

جناب سپیکر: بہت مہربانی۔

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں قائد حزب اختلاف کی نیت اور خواہش کو بھی appreciate کرتا ہوں لیکن دیکھیں گزارش یہ ہے کہ وہاں پر جو سانحہ ہوا اور اس کے جو متعلقہ فریق بنتے تھے ماسوائے ان لوگوں کے جنہوں نے پیچھے بیٹھ کر منصوبہ سازی، سازش میں حصہ لیا ہوگا، یہ سب چیزاب سامنے آ جائے گی لیکن میری گزارش یہ ہے کہ ٹھیک ہے، انہوں نے کہا کہ ان لوگوں کو بھی جو اس حلقہ سے تعلق رکھتے ہوں on-board لیا جائے حالانکہ یہ professionally خالصتاً انتظامی معاملہ ہے لیکن انہوں نے کہا کہ ان کو بھی confidence میں لے لینا چاہئے۔ میری ان سے بھی یہ گزارش ہے کہ جو اس حلقے سے لوگ ہوں، جہاں پر خدانخواستہ کوئی واقعہ پیش آئے انہیں بھی چاہئے کہ یہ وہاں پر چلے جایا کریں۔ (نعرہ ہائے تحسین) وہاں پر زخمیوں کو اُٹھایا کریں اور وہاں پر لوگوں کو سمجھایا کریں۔ میں دعوے سے کہتا ہوں کیونکہ میں وہاں پر تقریباً دس دن بیٹھا رہا ہوں مجھے یہ بتائیں کہ جب یہ واقعہ ہوا تو وہاں کی جو منتخب قیادت تھی جس کا میں نے پہلے بھی ذکر کیا ہے۔ پہلے دن سے لے کر پورے دس دن تک ان میں سے کوئی آدمی موقع پر گیا ہو، موصوف مجھے بتائیں کہ کتنے دن یہ ہسپتالوں میں گئے ہیں، کتنے زخمیوں کی انہوں نے مرہم پٹی کی ہے، کتنے لوگوں کو انہوں نے اس معاملے میں relief فراہم کیا ہے؟ صرف political point scoring کے لئے ایک سیاسی تقریر کرنے سے سارے معاملات حل نہیں ہو جاتے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد عارف عباسی: جناب والا! اگر آپ مجھے موقع دیں تو اس سلسلے میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، میں اب آپ کو اجازت نہیں دوں گا۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب والا! میں صرف ایک منٹ بات کروں گا۔

جناب آصف محمود: جناب والا! میں بھی اس سلسلے میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں۔ Please have your seats. I say, have your seats.

جناب آصف محمود: جناب والا! اب جواب تو دینے دیں۔

جناب سپیکر:آپ تشریف رکھیں ۔ میں جواب الجواب نہیں سننا چاہتا۔ قائد حزب اختلاف اور وزیر قانون نے بہت اچھی بات کی ہے۔اب آپ مہربانی فرمائیں اس پر مزید بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔بہت شکریہ

جناب آصف محمود:جناب والا!آپ جواب تو دینے نہیں دیتے۔

سرکاری کارروائی

ہنگامی قوانین

(جو پیش ہوئے)

ہنگامی قانون(ترمیم)لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی مجریہ2013

جناب سپیکر:میں نے یہاں پر اکھاڑہ نہیں بنانا،آپ کی مہربانی اور شکریہ۔ایوان کا وقت ختم ہونے میں ابھی تین منٹ باقی ہیں۔اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔آج کے ایجنڈے پر درج ذیل سرکاری کارروائی ہے۔ سب سے پہلے Lahore Development Authority (Amendment) Ordinance 2013کو لیتے ہیں۔

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Lahore Development Authority (Amendment) Ordinance 2013.

MR SPEAKER: The Lahore Development Authority (Amendment) Ordinance 2013 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill, introduced in the House, under Rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and it is referred to the Special Committee No.1, with direction to submit its report within one month.

ہنگامی قانون شفافیت اور حق رسائی معلومات پنجاب مجریہ2013

MR SPEAKER: Now, the Punjab Transparency and Right to Information Ordinance 2013. Minister for Law may lay the Punjab Transparency and Right to Information Ordinance 2013.

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Punjab Transparency and Right to Information Ordinance 2013.

MR SPEAKER: The Punjab Transparency and Right to Information Ordinance 2013 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill, introduced in the House, under Rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and it is referred to the Special Committee No.1, with direction to submit its report within one month.

ایوان کا ٹائم پندرہ منٹ بڑھایا جاتا ہے۔

ہنگامی قانون (ترمیم) سوشل سکیورٹی صوبائی ملازمین مجریہ 2013

MR SPEAKER: Now, the Provincial Employees Social Security (Amendment) Ordinance 2013. Minister for Law may lay the Provincial Employees Social Security (Amendment) Ordinance 2013.

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Provincial Employees Social Security (Amendment) Ordinance 2013.

MR SPEAKER: The Provincial Employees Social Security (Amendment) Ordinance 2013 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill, introduced in the House, under Rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and it

is referred to the Special Committee No.1, with direction to submit its report within one month.

ہنگامی قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب مجریہ 2013

MR SPEAKER: Now, the Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2013. Minister for Law may lay the Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2013.

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2013.

MR SPEAKER: The Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2013 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill, introduced in the House, under Rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and it is referred to the Special Committee No.2, with direction to submit its report within one month.

ہنگامی قانون (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب مجریہ 2013

MR SPEAKER: Now, the Punjab Local Government (Second Amendment) Ordinance 2013. Minister for Law may lay the Punjab Local Government (Second Amendment) Ordinance 2013.

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PPARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Punjab Local Government (Second Amendment) Ordinance 2013.

MR SPEAKER: The Punjab Local Government (Second Amendment) Ordinance 2013 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill, introduced in the House, under Rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and it is referred to the Special Committee No.2, with direction to submit its report within one month.

ہنگامی قانون (تیسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب مجریہ 2013

MR SPEAKER: Now, the Punjab Local Government (Third Amendment) Ordinance 2013. Minister for Law may lay the Punjab Local Government (Third Amendment) Ordinance 2013.

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PPARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Punjab Local Government (Third Amendment) Ordinance 2013.

MR SPEAKER: The Punjab Local Government (Third Amendment) Ordinance 2013 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill, introduced in the House, under Rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and it is referred to the Special Committee No.2, with direction to submit its report within one month.

ہنگامی قانون (چوتھی ترمیم) مقامی حکومت پنجاب مجریہ 2013

MR SPEAKER: Now, the Punjab Local Government (Fourth Amendment) Ordinance 2013. Minister for Law may lay the Punjab Local Government (Fourth Amendment) Ordinance 2013.

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PPARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Punjab Local Government (Fourth Amendment) Ordinance 2013.

MR SPEAKER: The Punjab Local Government (Fourth Amendment) Ordinance 2013 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill, introduced in the House, under Rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and it is referred to the Special Committee No.2, with direction to submit its report within one month.

آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہوا۔اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 2۔دسمبر 2013 سہ پہر 3:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔